

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

# کتاب مستطاب الثانی

ترجمہ  
اصول کافی جلد اولہ

حضرت ثقت الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

تبیحہ  
مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الامروہوی  
بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی  
مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز سٹریٹ (ریبرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

# فہرست کتاب الشانی ترجمہ اصول کافی

## جلد اول

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر	نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
	عرض مترجم	۱	باب ۱	بذل علم	۸۸
	پیش لفظ	۲	باب ۲	بغیر علم بات کہنے کی مانعت	۹۰
	کتاب اربعہ احادیث اور ہم	۶	باب ۳	بغیر علم عمل کرنے والا	۹۲
	کافی اور اس کے مصنف کے متعلق	۶	باب ۴	استعمال علم	۹۲
	مقدمہ	۸	باب ۵	علم کو ذریعہ بنانا مال کھانے	
	تبصرے	۲۰		اور فخر کرنے کا	۹۴
باب ۱	کتاب العقل والجهل	۲۵	باب ۱۳	عالم پر لزوم حجت اور اس پر سخت گیری	۹۹
باب ۲	فرض علم و وجوب طلب علم		باب ۱۴	نوا اور	۱۰۱
	و ترغیب علم	۶۷	باب ۱۵	روایت کتب و حدیث و فضیلت	
باب ۳	صفت علم و فضیلت علم و علماء	۷۰		کتابت و تمسک بالکتب	۱۰۴
باب ۴	بیان اصناف مردم	۷۳	باب ۱۹	تقلید	۱۰۷
باب ۵	ثواب عالم و متعلم	۷۵	باب ۲۰	بدعت و رائے و قیاس	۱۱۳
باب ۶	صفت علماء	۷۸	باب ۲۱	ہر مسئلہ میں کتاب و سنت کی طرف	
باب ۷	عالم کا حق	۸۱		رجوع کرنا، حلال و حرام اور ہر وہ	
باب ۸	موت علماء	۸۲		چیز جس کی طرف انسان محتاج ہے	
باب ۹	مجالہ علماء اور ان کی صحبت	۸۳		کتاب و سنت میں پائی جاتی ہے	۱۲۳
باب ۱۰	عالم سے سوال اور مذاکرہ	۸۶	باب ۲۲	اختلاف حدیث	۱۲۸



صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر	عنوان
۲۳۲	تاویل لفظ صمد	۱۲۰	باب ۱۸	۲۳	باب ۲۳
۲۳۷	حرکت و انتقال	۱۲۱	باب ۱۹		اخذ بالسنۃ و شواہد کتاب
۲۴۲	بیان عرش و کرسی	۱۲۵	باب ۲۰		کتاب التوحید
۲۵۳	بیان روح	۱۴۲	باب ۲۱		حدوث عالم و اثبات المحدث
۲۵۵	جوامع التوحید	۱۴۷	باب ۲۲		اس کا بیان کہ اللہ شے ہے
۲۷۱	باب النوادر	۱۴۹	باب ۲۳		وہ نہیں پہچان گیا مگر اپنی ذات سے
۲۷۴	باب البداء	۱۷۱	باب ۲۴		ادنے معرفت
۲۸۳	سات چیزوں کے بغیر آسمان و زمین میں کچھ پیدا نہیں ہو سکتا	۱۷۳	باب ۲۵		باب المعبود
۲۸۶	باب مشیت و ارادہ	۱۷۸	باب ۲۶		باب الیون و المکان
۲۹۱	استلاء و اختیار	۱۸۰	باب ۲۷		باب النسب
۲۹۱	سعادت و شقاوت	۱۸۲	باب ۲۸		کیفیت میں کلام کرنے کی ممانعت
۲۹۲	خیر و شر	۱۹۲	باب ۲۹		ابطال رویت
۲۹۴	الحج و القدر و الامر	۱۹۹	باب ۳۰		اس وصف کی ہنر جو خدا نے
۳۰۵	بین الامرین	۲۰۷	باب ۳۱		اپنے لیے نہیں بیان کیا
	الاستطاعة	۲۰۸	باب ۳۲		نہی جسم و صورت
	بیان و تعریف و لزوم حجت	۲۱۰	باب ۳۳		مجموعہ - صفات الذات
	تمتہ باب سابق	۲۱۵	باب ۳۴		تمتہ باب سابق
	مخلوق پر خدا کی جہتیں	۲۱۹	باب ۳۵		ارادہ صفات فعل سے ہے
	ہدایت من جانب اللہ ہے	۲۲۴	باب ۳۶		اور تمام صفات فعل
			باب ۳۷		حدوث الاسماء
			باب ۳۸		اسماء کے معنی اور ان کا اشتقاق
			باب ۳۹		تمتہ باب سابق - اسمائے اللہ
			باب ۴۰		اور اسمائے مخلوق کے معنی میں فرق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## عرض مترجم

خاق کون و مکان کی حمد اور محمد و آل محمد پر درود و سلام

منظور ہے گزارشِ احوال واقعی ۔۔۔ اپنا بیان حسن طبیعت نہیں مجھے

اب کہ میری عمر کا قدم ۸۱ ویں سال کی منزل میں پہنچا زندگی کے اندست رفتہ دور پر ایک طائرانہ نظر ڈال رہا ہوں ان ۸۱ سال کے اندر کیا کیا ہے کیسی دشوار گزار منزلیں سامنے آئیں۔ ایک طویل داستان ہے جس کا مفصل حال میری سوانح عمری سے معلوم ہو سکے گا۔ اگر چھپ گئی جتنی تعلیم کے بعد شوق کے بارے میں عوم و ادادہ نے جانا کا ہی اور جگر کاری کا ایک لمبا چوٹا پردہ گرام میرے شباب کے سامنے دکھا۔ ہمہ گیر طبیعت نے ہر گوشہ پر نظر ڈال کر بہت کر رفیق کار اور قلم کو دار و ادراتِ فنی کا آئینہ دار بنا کر تصنیف و تالیف کے وسیع و عریض میدان میں دوڑ گئی شروع کر دی اور مختلف مضامین کی جستجو اور اربابِ علم و فضل کی تحقیقات معلوم کرنے کے شوق میں کتب بینی کے مشغلہ کو جنون کی حد تک پہنچا دیا نہ دن کو چین نہ رات کو آرام۔

تمتعِ زہرِ گوشہ یا قسم ۔۔۔ زہرِ خرمنے خوشہ یا قسم

شوق نے کدو کاوش میں لذت تو پیدا کی مگر بڑی تکلیف کے ساتھ، کتابوں کا ذخیرہ کرنا مجھ جیسے بے سرباب آدمی کے لئے آسان کام نہ تھا، بہت سی ضرورتوں سے دست کش ہو کر اس شوق کو سال ہا سال پورا کرتا رہا۔ مختلف نگارندوں سے برسوں کی محنت کے بعد جو پھول جمع کئے تھے ان کے ٹکڑے بنا کر اہل نظر کے سامنے پیش کرنے کا شوق بھی رہا۔ میرے سامنے ایک ملامتِ خیر سمندر تھا جس کے ہولناک گردابوں میں کبھی کبھی ایسا چھٹتا تھا کہ کھنا دشوار ہو جاتا تھا، تخیل کی دنیا میں کتنے چراغ جلے اور کچھ گئے تالیف کی سطح پر کتنے نقشے بنے اور بگڑ گئے۔ نادیدہ راہیں بولیں ہی لے ہوتی ہیں۔ ہر کام کی ابتدائی منزلیں بڑی ہی سہجہ اور سستہ توڑ ہوتی ہیں۔

کہ عشقِ آسان نمود اول ولے افتاد شکل با

یہ خدا کا فن تھا، حوادث کے سیلاب و انفار کا لام تیز آمدنیوں میں میرے ارادوں کے جھنڈے سرنگوں

نہ ہوئے اور جو قدم آگے بڑھ گئے تھے وہ پیچھے نہ رہے۔

جہاں تک مجھے یاد ہے میں نے ۱۹۱۸ء میں اپنے کیت قلم کو میدانِ تصنیف و تالیف میں جولان کیا تھا۔



ان ۴۴ سال کی طویل مدت میں آتش شوق کی شعلہ فشانی روز بروز بڑھتی ہی چلی گئی جو قلم انگلیوں کی گرفت میں آیا تھا آج تک نہ چھوٹا جس طرح ایک حریص مال اپنی زندگی کا ہر لمحہ اس فکر میں گزارتا ہے کہ اس کی دولت میں روز افزا اضافہ ہو سکے بھی یہ دھن تھی کہ تصنیف و تالیف کا وزن بڑھتا ہی جائے اس مشقت آگیاں دھن میں معلوم کتنے قلم چلتے چلتے گھس گئے اور کتنے ریم سفید سے سیاہ بن گئے اس کتب بین اور خامہ فرسائی کے شوق نے راتوں کی نیند میں حرام کر دی اور دنوں کا بین رخصت کر دیا۔

شب تاریک و بیم جاں و گرد لبے چنیں سال چہ سے دانشدہ حال ماسبک ساراں سا ملہا  
تصنیف کے ساتھ ساتھ ۱۹۴۰ء سے رسالہ نور کے کم از کم ۴۴ صفحات ہوا پر کرنے کا بار بھی سر پر آیا جس نے اوقات فرصت تنگ سے تنگ تر بنا دیئے۔ محکمہ تعلیم میں ملازمت کی اہم ذمہ داریاں بھی اپنے آہنی پنجوں میں جکڑے چلی آرہی تھیں ۳۸ سال تک ہندوستان کے شب و روز اسی مشغلے میں گزرتے رہے۔ مئی ۱۹۵۰ء میں جب پاکستان آیا تو اپنے اس دشمن آیام و آتش شوق کو سایہ کی طرح اپنے ساتھ لایا۔ یہاں بھی نہ دن بدلے نہ راتیں۔ وہی محنت پڑ وہی، وہی جگر کاوی۔ یہاں اگر ملازمت کا طوق خاں دار تو گردن میں نہ تھا۔ لیکن جامعہ امامیہ کی تاسیس و تنظیم کا ایسا بھاری بوجھ سر پر آیا جس سے آج تک چھٹکارہ نہ ملا۔ کئی سال ایسے گزرے کہ اس کے سوا اور کسی کام کی طرف توجہ کرنا دشوار ہو گیا۔ ان فرض و جاں بازیاں وہی رہیں میدان بدل گیا

۱۹۱۸ء سے اب کہ ۱۹۹۷ء تک کیا کیا لکھا گیا ایک طولانی داستان ہے مختصر یہ ہے کہ تصانیف کی تعداد دو سو تک پہنچ گئی ہے اس میں ۸ صفحے سے لے کر ۸۰۰ صفحے تک کی کتاب ہے۔ جب تک ہندوستان میں رہا۔ ادبی اور مذہبی دونوں قسم کی کتابیں لکھی جاتی رہیں لیکن پاکستان میں اگر تمام تر توجہ مذہبی کتابیں لکھنے کی طرف مبذول ہو گئی۔ حدیث کی مشہور کتاب جامع الاخبار کا ترجمہ تحفۃ الابرار کے نام سے ہندوستان ہی میں چھپوا دیا تھا۔ پاکستان میں ترجمہ کی خدمت ۱۹۶۲ء سے شروع ہوئی۔ پہلے مناقب ابن بشیر آشوب علیہ الرحمہ کا ترجمہ مجمع الفضائل کے نام سے قسطاً قسطاً رسالہ نور میں شائع کرنا شروع کیا۔ جو ستمبر ۱۹۶۴ء تک ۶۱ جلدوں میں مکمل ہو گیا۔

اگرچہ اب دماغی قوتیں ایک بڑی حد تک منجمد ہو چکی تھیں اور پیرائے سالی کے تبرکات نے اس قابل نہیں رکھا تھا کہ کوئی اہم خدمت انجام دے سکوں۔ مگر شوق کی ستم ظریفی دیکھئے کہ اس نے ہمت کی تنہا فاکسٹر چنگاریاں کو ہوا دینی مشروع کر دی۔ حوصلہ نے لگا کر خبردار قلم ہاتھ سے نہ رکھنا۔ ابھی ایک ضروری کام اور کرنا ہے اصول کاں کا ترجمہ ابھی تک شائع نہیں ہو رہا ہے قوم کی اس ضرورت کو بھی پورا کرتے جاؤ۔ اگر زندگی نے مہلت دی تو لگے ہاتھوں یہ میدان بھی مار لو گے اللہ مرنے کے بعد لوگ یہ شعر پڑھ دیا کریں گے۔



لکھے جب تک لکھ گئے نامے ۔۔۔ چل دیئے ہاتھ میں قلم تھاے

افسردہ طبیعت نے ضد کیا اب میرا زور ختم ہو گیا وہ قدم تھک چکے جنھوں نے لمبے چوڑے ہمدان میں دھنکائی تھی جنھوں نے ہولناک خارزاروں کو اپنے تلوؤں سے کچلا تھا اب ان ہاتھوں میں دم نہیں جنھوں نے چہرہ چھ گھنٹے بعد از قلم چلا یا تھا اور پہاڑ کھود کھود کر نیکانہ نکالا تھا۔ جوش طبیعت پر اس بڑی گت ہے اور قوت مافظہ مغلوج ہو کر رہ گئی ہے اتنی دشوار گزار منزل ان تھکے ہائے قدم بھی طبیعت اور ٹوٹی ہمت سے کیسے سر ہوگی۔ کاش یہ کام جلدی میں ہوتا تو اس بلغ کی بہاری کچھ اور ہوتی، اس تصنیف کا رنگ ہی نرالا ہوتا۔ اب سوکھے دریا میں سیلاب کہاں، بجھی آگ میں شعلے کہاں، مگر وقتی ضرورت اور اہم دینی خدمت کے پیش نظر اس باریک نظر کو اٹھانا ہی پڑا۔ جیسا اللہ نعم الوکیل، لڑتے ہاتھوں میں قلم لے کر اول خدائے پھر چہانہ معصومین علیہم السلام کی ارواح طیبہ سے طالب امداد ہوا انہی کی تائید پر مجبور رہ کر کہے بن ایمان افروز اور حقیقت آگین احادیث کا ترجمہ اپنے ذمہ لے لیا۔ ہمدان سیان کا پیکر ہوں اور میری کی کد کو ب میں پڑا ہوا ہر قدم پر ٹھوکر کھانے کا اسکان ہے اہل نظر سے چشم پوشی کی امید۔

یہ ترجمہ نومبر ۱۹۶۱ء رسالہ نور میں شائع ہونا شروع ہوا تھا جنوری ۱۹۶۲ء میں مجدد اللہ جلد اول کا ترجمہ مکمل ہو گیا میں اپنے معبود بحق کا کہاں تک شکر یہ ادا کروں کہ اس نے یہ سعادت عظمیٰ میرے نام پر لکھی اور روزِ حشر میرے لئے ذریعہ بخشش قرار دیا

۵۔ میں سعادت بزور بازو نیست ۔۔۔ تانہ بخشید خدائے بخشندہ

روز قیامت جب سب لوگ اپنا اپنا نامہ اعمال لئے ہوئے ہوں گے میں اپنا یہ ترجمہ بغل میں دبائے بارگاہ باری میں عرض کروں گلے خانِ برحق لئے معبود مطلق تیرا یہ گنہگار دیہ کار بند اپنی بخشش کا ایک ذریعہ لے کر آیا ہے پالنے والے میں نے تیری پیاری پیاری باتوں کو ان لوگوں کے سامنے پیش کیا جو عربی زبان سے نا بلد تھے اور جو اپنے ہادیانِ دین کی حدیثوں سے فیضیاب ہونے کو ترستے تھے لہذا میری اس محنت کے صلہ میں میرے معاصی کو بخش دے مجھے اپنے ان مقدس بندوں کی خدمت میں پہنچا دے جسکی ہدایات کو منجی احادیث کو میں نے اس کتاب کے ذریعے اہل ایمان کو پہنچایا۔ تیری پاک ذات غفور و رحیم ہے تو فدا نواز ہے تیری رحمت بہانہ ڈھونڈتی ہے ۔

رحمت حق بہسانہ نے جوید رحمت حق بہسانہ سے جوید

ہر ماہ رسالہ نور کی کچھ کاپیاں زیادہ چھپوالی جاتی تھیں جن کی تعداد دو سو سے زائد نہ تھی ترجمہ تمام ہونے کے بعد ان سب شماروں کو کتابی صورت میں لایا گیا خدا کا شکر ہے کہ میری یہ خدمت قوم کو پسند آئی انھوں نے مجھے تحسین و آفرین کے خطوط لکھے۔ میری ہمت افزائی کی اور ہر طرف سے اس کتاب کی طلبی ہوتی جب میں نے یہ دیکھا کہ یہ دو سو نسخے بہت جلد ختم ہونے والے ہیں تو جدید ایڈیشن کی تیاری کی خدا کرے یہ خوشنام کتاب کی صورت میں جلد شائقین تک پہنچ جائے۔ السعی منی والاقام من اللہ۔

## پیش لفظ

قرآن کریم کے بعد ہمارے ہر ایات کا سب سے بڑا سرچشمہ چاروہ معصومین علیہم السلام کی احادیث ہیں بغیر ان کے احکام قرآنی سمجھ میں نہیں آسکتے۔ قرآن کے اجمال کی تفصیل، تشابہات کی تادیل، آیات کی شان نزول، واقعات کی توضیح، احکام کی عملی صورت، ناسخ و منسوخ، مام و خاص کا علم احادیث معصوم کے سوا اور کسی ذریعہ سے نہیں ہو سکتا۔ معصوم کے سوا ہم کسی کے قول کو قابل وثوق اور لائق اعتماد نہیں جانتے کیوں کہ اہل البیت اور اہل ہانی البیت دگر والا ہی گھر کی باتوں کو خوب جانتے ہیں جن کے گھر میں قرآن نازل ہوا ہو ان سے بہتر قرآن کا سمجھنے والا کون ہو سکتا ہے اور سوائے معصومین کے دوسرے کے بیان کو وثوق کے ساتھ کیسے مانا جاسکتا ہے۔

صرف قرآن ہماری ہدایت کے لئے کافی نہیں۔ کیونکہ وہ صامت ہے کسی آیت کے غلط مفہوم سمجھنے والے کو وہ لوگ نہیں سکتا اس کے عمل کی اصلاح نہیں کر سکتا۔ اس لئے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن کے ساتھ ایک معصوم گروہ کو کیا ہے جس کا نام اہلبیت و محترت ہے۔ حدیث نقلین اس پر شاہد ہے لہذا معلوم ہوا کہ ہر زمانہ میں ایک معصوم ذات جو مکتب من لدن کی سند یافتہ ہو اور جس نے دنیا کے کسی مدرسہ میں تعلیم حاصل نہ کی ہو وہ سبہ و نسیان سے تبرا ہو قرآن کے ساتھ ساتھ ہے تاکہ گم کردہ راہوں کو صحیح راستہ پر لگائے اور اس کی تعلیم میں کسی وقت بھی غلطی کا امکان نہ ہو اور اس کے عمل میں نادستی اور ناہمواری آج نہ ہو کے لئے بھی نہ پائی جائے اس کا علم وہی ہو کسی نہ ہو۔ صرف یہی ایک صورت ایسی ہے کہ ہر تعلیم قابل قبول ہو سکے۔

جن لوگوں نے اہلبیت کا دامن چھوڑا اور علوم الہیہ کو دوسرے دروازے سے لیا۔ وہ فی کل دایرہوں کا مصداق بن کر رہے اسی کا یہ نتیجہ تھا کہ اسلام اتنے فرقوں میں تقسیم ہو گیا اور مزہ ہے کہ ہر فرقہ اپنے آپ کو قرآن ہی میں تسک بتاتا ہے۔ اے ہذا بشی عجب۔ اگرچہ اپنے روزگار کی بدتمیزی، تعصب کیشی اور اسلام دشمنی نے ہمارے آئندہ کو علوم دینیہ کے نشر کا اور آیات قرآنی کی صحیح تفسیر بیان کرنے کا موقع نہ دیا اور ان میں سے اکثر کو قید و بند کی تکالیف میں مبتلا رکھا مال و دولت کے پرستاروں اور سلطنت کے خواہاںوں کی مخالفت ہمارا اور ان کے وفادار کو کم کرنے کے لئے کوئی دقیقہ اٹھانہ رکھا اور تاہم انکی ہدایت کی روشنی لوگوں تک نہ پہنچے دی۔ خدا کے یہ برگزیدہ بندے کسی حالت میں بھی اپنے فرض سے غافل نہ رہے تیرہ و تار قید خانوں میں بھی تعلیم و تبلیغ کا سلسلہ بدستور جاری رہا۔ چونکہ ان کی مقدس زندگی کا مقصد ہی صرف یہ تھا کہ خلق اللہ کی ہدایت کریں لہذا اس راہ میں جن تکالیف کا بھی ان کو سامنا ہوا انخوشی و خاطر ان کو برداشت کیا۔ زمانہ کی ظلم پسندی اور ستم ظریفی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ جو لوگ ان کی خدمت میں علم دین حاصل کرنے کے لئے آتے تھے ان پر سلطنت کی کردی نظر ہوتی تھی



ان کو حکومت کا باقی اور غدار قرار دیا جاتا تھا معاشی مراعات ان سے سلب کر لی جاتی تھیں طرزِ طرز سے ان کو ستایا جاتا تھا۔ انتہایہ ہے کہ اس منہوس دور میں آئمہ اہلبیت میں سے کسی کا نام لے کر کوئی حدیث نقل کرنا ناقابلِ معافی جرم تھا اس کے قتل کے لئے تلوار تھی بازہر کی پڑیا۔ ایسی حالت میں یہ معجزہ ہی کہا جاسکتا ہے کہ ان ہولناک واقعات کے ہوتے بھی ان حضرات کا کلام محفوظ رہا ہمارے آئمہ میں سب سے زیادہ احادیث بیان کرنے کا موقع حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام کو ملا۔ کیوں کہ سلاطین وقت اس زمانہ میں سلطنت کے پیچیدہ مسائل سے درچار تھے اور سلطنت کا انقلاب رنگ لایا تھا۔

حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہم السلام مسجد رسول میں درس دیتے تھے۔ دورِ دوسرے لوگ احادیث سننے کے لئے مدینہ طیبہ میں آتے تھے۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے حدیث نقل کرنے والے چار ہزار آدمی تھے ان میں امام ابو حنیفہ، امام مالک، سفیان ثوری، شعبہ ابو امامہ دیکھی انصاری جیسے لوگ جو سوا اٹھ سو آئمہ حدیث سمجھتے ہیں۔ شامل تھے اس عہد مبارک میں چار سو کتب احادیث مدنی ہوئیں جن کو اصول اربعہ کہا جاتا ہے دشمنانِ اہلبیت کے تعصب آگین دور اور ہیمانہ دست برد نے انہیں تباہ و برباد کر دیں کوئی کسر ٹھکانہ رکھی۔ نہایت بے ہمدی سے بنی اُمیہ اور بنی عباس کے دور میں شیعوں کے کتب خانے نہ تھے کتب خانے گئے یہی وہ احادیث کا ناپید اگنا رہا جس سے آج تک کتب اربعہ احادیث کا چمنستان تروتازہ ہے۔ یعنی کافی۔ استبصار من لا یحضرہ الفقیہ ماورئہ تہذیب الاحکام سے شہستان ایمان و عرفان ادب اور ابوان فقہ اہلبیت میں فیما باری ہے۔

زمانہ کی نامساعدت، سلسلتوں کی انقلابی پہلے علامتے اسلام کے انتہائی تعصب اور بادشاہان وقت کی عزتِ رسول سے دشمنی نے مسلمانوں کو ان حضرات کی احادیث سے ایسا ناکارہ بنا دیا کہ لوگوں نے ان کو کسی موضوع پر ردِ خورِ افتناء سمجھا کیا پسینہ کر آپ کو تعجب نہ ہو گا کہ ابو ہریرہ جو فتح مکہ کے بعد ایمان لائے تھے اور جن کا شمار فقراء صنف میں تھا اور جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کا شرف زیادہ سے زیادہ ڈھائی سال ہی تک حاصل ہوا تھا ۵۳۷ھ احادیث مروی ہیں جن میں صرف مسیح بخاری میں ۴۴۰ ہیں اور حضرت علیؑ سے کل روایتیں ۵۸۶، اور جناب فاطمہ الزہراء صلوٰۃ اللہ علیہا سے کل ۱۹۔ باقی آئمہ سے مفرد محض، صحاح ستہ وغیرہ میں تاتلان حسین اور دیگر ہر نام دشمنانِ اہلبیت تک سے ایک رد نہیں، بہت سی حدیثوں کو نقل کیا گیا ہے۔ لیکن ان معصوم ہستیوں کو احادیث کے ہر سلسلہ میں نظر انداز کر دینا ضروری سمجھا گیا۔



# کتب اربعہ احادیث اور ہم

جب رسول اللہ نے قرآن کے ساتھ اہلبیت کو کیا ہے تو ہر شیعہ کا فرض ہے کہ قرآن کے ساتھ احادیث آئمہ کو بھی اپنے گھر میں رکھے۔ کیا ہمارے اس عمل سے رسول خدا اور آئمہ طاہرین خوش ہوں گے کہ ہم ان کی احادیث کو طاق نسیاں پر رکھ دیں اور کبھی یہ معلوم کرنے کی کوشش نہ کریں کہ ان حضرات نے ہدایات و ارشادات کے کتنے دروازے ہم پر کھولے ہیں کاش ان کو یہ پتہ ہو تاکہ قرآن کی طرح کتب احادیث کا گھر میں رکھنا بھی باعث رحمت و برکت ہے مومن کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کم از کم چالیس حدیثیں تو اُسے یاد ہوں لیکن یہاں تو یہ حال ہے کہ یاد ہونا تو ایک طرف چالیس حدیثوں کو کسی کتاب میں پڑھا بھی نہیں۔ صرف دو عظیمین و ذاکرین سے سرفراز ہو دو چار حدیثیں سن لی جاتی ہیں۔ حصول سعادت کے لئے نہیں کو کافی سمجھا جاتا ہے حالانکہ مجلس سے باہر تہنہ کے بعد شاید ہی ان میں سے ایک آدھ یاد بھی رہتی ہو۔

جو حضرات عربی زبان سے ناواقف ہیں وہ یہ فخر کر سکتے ہیں کہ احادیث رسول و آئمہ طاہرین پر ہمارا ایمان ہے لیکن یہ سب ذخیرہ عربی میں ہے لہذا ایسی صورت میں ہم ان سے کیوں گرفتار نہ ہوں؟ یہ فخر بالکل درست ہے جو بات سمجھ ہی میں نہ آئے اس سے دلچسپی کیسے پیدا ہو۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ کتب احادیث کے اردو ترجمے کی طرف ہمارے علمائے بہت کم توجہ دی ہے جس طرح قرآن کے متعدد ترجمے ہوئے ہیں احادیث کے بھی ہونے چاہئیں تھے خصوصاً اصولی کانی کی دونوں جلدوں کا ترجمہ تو ضرور ہی کرنا تھا۔ لیکن بد قسمتی سے اب تک ایسا نہ ہوا۔ لوگوں نے راقم الحروف کو بار بار اس کی طرف توجہ دلائی لیکن میں کئی سال تک اس لئے ٹالتا رہا کہ اگر مجھ سے بہتر آدمی اس کام کو کر گزرے تو اچھا ہو۔ کئی صاحبانِ علم کو میں نے خود توجہ دلائی۔ لیکن جب کسی طرف سے مدد لئے درخواست ہوئی، مجبوراً یہ اہم خدمت مجھے ادا کرنا پڑی۔ خدا میری اس خدمت کو قبول فرمائے۔

حضرات اہلسنت نے نہ صرف صحاح ستہ کا بلکہ اپنے مذاہب کی تمام مشہور کتابوں کا ترجمہ کرا کے چھپوا دیا ہے جن سے عوام النہا تک فائدہ حاصل کر رہے ہیں مگر ہم اپنے علم کلام و حدیث کی مخصوص کتابوں میں سے کسی کا بھی ترجمہ نہ کر پائے حالانکہ اہل علم کے نزدیک کوئی بڑی بات نہ تھی۔ لیکن ایسا ہوا نہیں جو ہمہ عربی اور فارسی کے جاننے والے روز بروز کم ہوتے جا رہے ہیں۔ لہذا شدید ضرورت ہے کہ اپنی خاص خاص کتابوں کے ترجمے جلد از جلد شائع کئے جائیں۔

## کانی اور اس کے مصنف کے متعلق

کتب احادیث میں کانی کو ایک خاص درجہ حاصل ہے اس کتاب کے مؤلف رئیس المحدثین العظام رؤس التالہین



الکرام المحلی بالمجد والاکرام جناب ثقه الاسلام شیخ ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی الرازی عطا اللہ ترقیہ و نور اللہ مفعہ ہیں۔ جو پونہ صدی ہجری کے آغاز میں تھے (۵۳۲۹-۶۹۴۰) جناب کلینی علیہ الرحمہ نے حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے زمانہ فیبت صغریٰ میں ان احادیث کو ۲۰ سال کی مدت میں مدون کیا۔ بعض کابر کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کافی میں سولہ ہزار ایک سو ننانوے احادیث ہیں اس کتاب میں ضعیف روایتیں بھی ہیں جن کی توضیح علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول بشرح اصول کافی میں فرمادی ہے یہ قول کہ حضرت حجت نے اس کتاب کے متعلق فرمایا۔ ہذا کاف شیعنا (یہ ہمارے شیعوں کے لئے کافی ہے) صحیح نہیں۔ ہمارے کسی عالم نے ایسا نہیں کہا۔ اس میں صحیح مؤثق، قوی اور ضعیف ہر طرح کی احادیث ہیں چونکہ کلینی علیہ الرحمہ کو احادیث کی تلاش میں بیس سال تک برابر جا بجا جانا پڑا اور جہاں سے جو حدیث ملتی اس کو لے لیا۔ لہذا بہت سی احادیث ایسی بھی ان کو ملی ہیں جن کو لوگوں نے بصورت تفسیر بیان کیا۔ لیکن چونکہ اس میں زیادہ تر احادیث صحیح ہیں، لہذا یہ ہماری معتبر کتابوں میں ہے کافی کی بہترین شرح مرآۃ العقول عربی میں اور العانی فارسی میں ہے کافی سے پہلے حدیث کی کوئی اتنی بڑی اور جامع کتاب نہ تھی کالی کے بعد علمائے ان کتابوں کی طرف رجوع کم کر دی۔ اصول کافی جلد اول میں صرف مسئلہ امامت کے متعلق ۱۲۷ باب ہیں احادیث درج کی گئی ہیں ان کو پڑھنے سے معلوم ہوگا کہ امام منصور من اللہ کی شان کیا ہوتی ہے۔

شیخ ابو جعفر محمد کلینی رحمہ اللہ میں رستے کے قریب کلین میں پیدا ہوئے عظمت و شہرت و فن کے لحاظ سے جو درجہ ثقه الاسلام جناب کلینی کو حاصل ہوا وہ شیعہ محدثین میں کسی کو نہ مل سکا۔ ان کی کتاب کافی کتب اربعہ میں سب سے اہم خیال کی جاتی ہے ابن اثیر نے ان کو مجدد مذہب امامیہ مانا ہے ان کا کل خاندان جن میں بڑے بڑے علماء تھے۔ قریب کلین میں آباد تھا ان کی ولادت امام حسن عسکری علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی کلینی علیہ الرحمہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے احادیث کو اہل بیت کی صورت میں مدون کیا۔ وہ نقل احادیث میں اوثق الناس سمجھے جاتے تھے ان کی وفات بغداد میں ہوئی اور باب کوفہ کے مقبرہ میں دفن ہوئے۔ محمد بن جعفر حسینی نے ان کے جنازہ کی نماز پڑھی۔ علامہ سیدنا شمس مجتبیٰ نے روضۃ العارفین میں نقل کیا ہے کہ ایک ثقه عالم نے مجھ سے بیان کیا کہ بغداد کے ایک عالم نے جب کلینی علیہ الرحمہ کی قبر دیکھی تو پوچھا یہ کون ہے کسی نے کہا کہ یہ شیعہ عالم تھے اس نے کہا کہ ان کی قبر کھود ڈالو۔ جب قبر کھودی گئی تو ان کی میت موعفن بدستور قبر کے اندر موجود تھی اس نے حکم دیا کہ قبر بند کر دو اور اس پر قبہ بنا دو۔



کتاب اشانی ترجمہ اصول کافی جلد اول پر علمائے شیعہ کے

## تبصرے

از قلم حقیقت رقم سر ترجمہ الاسلامی سلطان المتکلمین شیخ المحدثین جناب علامہ محمد حسن صاحب مجتہد پرنسپل

دارالعلوم محمدیہ سرگودھا دامت برکاتہ و عمت افاضاتہ

باسمہ سبحانہ

## مقدمہ

تمہیلہ سرکار ادیب اعظم مظلوم کی نظر انتخاب اس گنہ گار پر پڑی اور حکم دیا کہ اشانی ترجمہ اصول کافی پر مقدمہ لکھوں میں اپنی گونا گوں مصروفیات کی کثرت اور وقت کی قلت کے باوجود اس امر کو باعث سعادت دارین سمجھتے ہوئے تعیل حکم کا وعدہ کر لیا۔ باوجود اپنی مدیم العسر صحتی کے خیال یہ تھا کہ کتاب کی جلالت قدر کے پیش نظر اس کے حسب حال قدرے مبسوط مقدمہ لکھا جائے گا اور اس میں تمام متعلقہ مباحث پر شرح و بسط سے تبصرو کیا جائے گا مگر سرکار موصوف نے یہ پابندی فائدہ کر دی کہ یہ مقدمہ آٹھ صفحات سے زائد نہ ہو اس لئے بموجب الامور مجبور و المجبور معذرت شدیداً اختصار سے کام لینا پڑا تاہم بمطابق مالا یدرک کلمۃ لا یتبرک کلمۃ اس مقدمہ کو جامع و مانع بنانا اور تمام متعلقہ امور پر کچھ نہ کچھ روشنی ڈالنے کی کوشش ضروری کی گئی ہے۔ ابد ہا یہ امر کہ ہم اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوئے ہیں اس کا فیصلہ قارئین کرام ہی عند المطالعہ کر سکیں گے۔ السعی منی ولا یتامر من اللہ

نفوی معنی کے اعتبار سے حدیث کلام کے مترادف ہے اور اصطلاح محدثین میں بنا بر خیر

**حدیث کی تعریف** حدیث اس چیز کا نام ہے جس میں قول یا فعل یا تقریر معصوم کی حکایت کی جائے محدثین کے نزدیک خبر بھی مجازاً اس معنی میں استعمال ہوتی ہے بلکہ سنت کو جس کی اصطلاحی حقیقی معنی قول یا فعل یا تقریر معصوم کے ہیں بعرفاناً حدیث کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے (از ہدیتہ المحدثین) ابتدائے اسلام میں لوگ حافظہ کے زور سے زبانی حدیثیں یاد کر کے بیان کیا کرتے تھے مگر مرور آیام سے اس کی تدوین و ترویج ہو گئی اور اس سلسلے کی ابتدا پہلی صدی ہی میں ہو گئی تھی اور بعد میں تو اس فن نے بڑی اہمیت حاصل کی اور اسلام میں بڑے بڑے جلیل القدر محدث اور حفاظ الحدیث بزرگ پیدا ہوئے۔

یہ حقیقت ہے کہ علوم اسلامیہ میں علم الحدیث ایک نہایت عظیم الشان اور جلیل القدر

**فن حدیث کی تفصیلات** علم ہے اس میں نجات دارین اور اصلاح نشا تین پوشیدہ ہے یہی علم تمام حقائق و معارف



کاسر شہ اور ستر آن فہی کا واحد ذریعہ ہے اور معصوم کی سیرت و کردار ابدان کے اخلاق و اطوار معلوم کرنے اور اپنی سیرت و کردار کو ان کے اخلاق و محاسن آداب کے آئینہ میں تشکیل دینے کا سبب ہے انہی حقائق کی بنیاد پر حکماء ربانین یعنی آئمہ طاہرین اپنے نام لیواؤں کو اس علم شریعت کے حاصل کرنے اس کے پڑھنے پڑھانے اور لکھنے لکھانے کی بہت ترغیب و تحریص دلاتے تھے چنانچہ حضرت صادق آل محمد مفضل سے فرماتے ہیں اکتب و بشا علمک فی اخوانک فان مت فاوثر کتک بنیک فاتدیاقی علی الناس زمان مریخ لایا لنسوان الا بکتبہم (اصول کافی ص ۲۹ طبع لکھنؤ) لکھو اور اپنے علم کو اپنے بھائیوں میں نشر و اشاعت کرو اور مرتے وقت اپنی اولاد کو کتب کا وارث بناؤ کیونکہ لوگوں پر ایک مشکل دور آئے گا جس میں ان کی کتابوں ہی سے مانوس ہوں گے یہی بزرگوار فرماتے ہیں اکتبوا فانکم لا تحفقون حتی تکتبوا لکھو کیونکہ جب لکھو گے نہیں تو اس وقت تم احادیث کو یاد نہیں رکھ سکتے۔ نیز آنجناب فرماتے ہیں حدیث تآخذہ من مآقی خیر من (الدیاد ما فیہا من ذہب ففسہ) (بحار الانوار جلد ۱۰ طبع ایران) یعنی صرف ایک حدیث جو کسی صادق القول شخص سے حاصل کی جائے تمام دنیا اور جو کچھ اس دنیا میں از قسم طلا و نقرہ ہے اس سے بہتر و برتر ہے سرکار علامہ مجلسی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ولعمری لقد وجدنا سفینۃ نجات مشحونۃ بذخائر السعادت والفیہا منیرا بالنیرات المنجیۃ من ظلم الجهالات (ابی ان نال) تمام اشر علی حکمتہ الاولیاء صنفوا ولم یطبع بحقیقۃ الا فیہا (بحار الانوار جلد ۱۰ ص ۳۸) مجھ اپنی زندگی کی قسم میں نے احادیث کو ایسی کشتی نجات پایا ہے جو سعادت کے ذخیروں سے بھر پور ہے اور مینار ہائے نور سے اس طرح مزین و معمور پایا ہے جو مہالت کی تاریکیوں سے نجات دینے والے ہیں میں کہیں کوئی ایسی بات نہیں پائی ہے جس کا پتھر احادیث میں نہ ہو۔

مگر افسوس ہے کہ باایں ہمہ مسلمانوں میں ہمیشہ سے ایسا گروہ بھی موجود رہا ہے جو نہ فتنہ ایکار حدیث | صرف یہ کہ حدیث کی افادیت کا منکر ہے بلکہ وہ یہ کہتا ہے۔ ۵۔

ایں دفتر بے معنی غرق مے ناب اولی

اس فتنہ کا حجر اساس تو پیغمبر اسلام کے آخری لمحات حیات میں آنجناب کے مطابق قلم و ودوات کے حجاب میں حسنا کتاب اللہ بخاری شریف طبع مقبائی دہلی جلد ۱ ص ۲۳۸، مشکوٰۃ ص ۵۴۸ طبع اصح المطابع دہلی) کہہ کر دکھایا گیا تھا اور انہی حسنا کتاب اللہ کے تائل کے دور خلافت میں حدیث بیان کرنے والوں کے درے لگتے تھے (الفاروق شبلی نعمانی طبع غلام علی اینڈ سنز لاہور ص ۲۴)۔

یہ نظریہ فاسدہ اسلام کے مختلف ادوار سے گزر کر مولوی چکڑالوی اور مسٹر پرویز کے وقت خوب برگ و بار لے آیا اب جبکہ اپنے اصلی رنگ و روپ اور حقیقی خد و خال کے ساتھ منظر عام پر ظاہر ہوا ہے تو حسنا کتاب اللہ



کے قائل بھی چلا آٹھے ہیں اور اس خیال کے ابطال پر متعدد کتب و رسائل لکھ ڈالے ہیں مگر ان حضرات کیوں سمجھائے کہ  
 ”اے باد صبا! میں ہمہ آودہ تست“ اور خود کردہ را علاج نیست۔ بہر حال ابتر یا قریباً سبلمان اس حقیقت کو  
 تسلیم کرتے ہیں کہ اگر احادیث سے انکار کر دیا جائے تو نہ قرآن کے حقیقی مطالبہ یعنی سمجھ میں آسکتے ہیں نہ حقائق اسلام معلوم  
 ہو سکتے ہیں اور نہ اصول فرس مکمل ہو سکتے ہیں آیہ مبارکہ **هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ  
 مُتَشَبِهَاتٌ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلَةٍ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالزَّيْغُونَ فِي  
 الْبُيُوتِ يُقَوِّنُونَ لَكُمُ الْبَغْيَ فَمِنْ جُندِ رَبِّنَا وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ** ۱۰

قرآن کو آسان بنانے والے حضرات یہ بھول جاتے ہیں کہ قرآن ضرور آسان ہے مگر جب اس کا بیان پیغمبر  
 اسلام کی زبان فیض ترجمان سے ہو **فَأَنشَأْنَا مِنْكَ لِقَاءَ مَنَّا قُرْآنًا** ۱۱/۳۴۰ و خان پ ۲۵ ع ۱۶ اے پیغمبر! تم نے قرآن  
 کو تمہاری زبان پر آسان کیا ہے اس لئے ارشاد قدرت ہے

(نمل پ ۱۲ ع ۱۲) اے رسول! ہم نے قرآن تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں پر واضح کرو کہ خدا نے کیا نازل کیا ہے اور کیا منشاء  
 قدرت ہے اگر تمام اہل زبان یا عربی و ان حقائق و قرآن کو سمجھ سکتے تو پھر پیغمبر اسلام کی ضرورت ہی کیا تھی ان کا تو وظیفہ  
 ہی یہ تھا **يَتْلُوا آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ** ۱۲/۲۵ کہ وہ آیات الہیہ کی تلاوت کریں۔ لوگوں کا تزکیہ  
 نفوس کریں اور قرآن و حکمت کی تعلیم دیں۔ ان حقائق سے واضح و آشکار ہو گیا کہ حقائق و معارف قرآن پیغمبر اسلام  
 سمجھ اور سمجھا سکتے ہیں یا پھر وہ نجات قدسیہ اس کی اہلیت رکھتے ہیں جو اہلیت رسول، جانشین رسول اور وارث علم  
 رسول ہیں جن کے متعلق خدا فرماتا ہے **ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ**  
**سَابِقٌ بِالْخَيْرَاتِ** ۱۲/۳۴۰ اے اللہ! وہ الفضل الکبیر ۳۲/۳۴۰ اے اللہ! ہم نے قرآن کا وارث ان مخصوص لوگوں کو بنایا ہے جن کو ہم نے  
 اپنے تمام بندوں میں منتخب کر لیا ہے یہ منتخب شدہ آئمہ اہل بیت علیہم السلام ہی ہیں (نیابیع المودۃ طبع بمبئی ۱۰۴۷  
 المطالب فراید اسمطین کتبہ ہلسنت) بنا بریں صحیح تعلیم قرآن وہی ہے جو اس خانوادہ علم و عصمت سے منقول ہو اور صحیح  
 حدیث نبوی بھی وہی ہے جو اس معدن صدق و صفا کے واسطے سے ٹری ہو **وَلَقَدْ أَجَاءَ مِنْ أَتَادِهِ**

ووال انا سا قولہم وحدیثہم  
 روی جددنا عن جبریل عن الباری  
 جعفری باش گرخدا خواہی  
 ورنہ درہر طسرتی گمراہی

احادیث کی اہمیت اور آئمہ دین کی تعلیم و تلقین کا نتیجہ  
 اصحاب آئمہ علیہم السلام کا حدیث میں اہتمام  
 تھا کہ انکے اصحاب الطیاب احادیث کے جمع کرنے اور ضبط تحریر  
 میں لانے کے متعلق بہت گہری دلچسپی لیتے تھے اور اس سلسلے میں فوق العادت اہتمام کرتے تھے اس امر کا اندازہ اس بات



سے ہسانی لگایا جاسکتا ہے کہ صرف حضرت اقدس آلِ محمد علیہم السلام کی خدمت میں زانوئے تلمذتہ کرنے والے اور اس چشمہ فیض سے استفادہ کرنے والوں کی تعداد چار ہزار بیان کی گئی ہے اس عہدِ علم و فضل انگیز میں احادیث کی چار سو کتب لکھی گئیں جو اصولِ اربعہ نامہ کہلاتی ہیں دوسرے اصحابِ ائمہ کا اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے ۵

قیاس کن زلمستان من بہار مرا۔

جن اصول اربعہ کا سطور بالا میں تذکرہ کیا گیا ہے چونکہ یہ کتب باتِ عامہ طور پر مرتب و مکتوب نہ تھیں بلکہ اصول و فروع تفسیر و اخلاق وغیرہ متفرق موضوعات کے بارے میں ائمہ طاہرین کے ارشادات باہم گڈمڈ تھے کیوں کہ لکھنے والے حضرات قسم و دعات ساتھ لے کر حاضر ہوتے تھے اور جن متفرق مسائل و موضوعات پر گفتگو ہوتی وہ فوراً قلم بند کر لیتے۔ لہذا ضرورت تھی کہ اس کو مرتب و مکتوب کیا جائے اور پورے مس سلیقہ سے ان کی لائی آبدار و درہائے شہوار کو مسلک ترتیب و تہذیب میں پر دیا جائے۔ اس عظیم خدمت کے لئے جس بطل جنیل کو سب سے پہلے توفیق و تائید ایزدی حاصل ہوئی وہ قدوة الانام کہف العلماء الاعلام و بلاد المحذین العظام ثقہ الاسلام حضرت مولانا الشیخ محمد بن یعقوب الکلینیؒ اسکن اللہ بحیوۃ دارالاسلام کی ذاتِ بابرکات تھی جنہوں نے اپنی عمرِ کریمانہ کے پورے بیس سال (قصص العلماء جلد ۲ ص ۱۸ طبع بمبئی و قوائد مدینہ جلد ۲ ص ۶۵ طبع ایران و کشف المحجۃ المشہورہ المبحرہ فی طبع نجف مشرف) صرف کر کے ان اصول اربعہ کی تدق گردانی کر کے اور کچھ علماء و فضلاء کی خدمت کر کے اور کچھ راویانِ اجبار سے استفادہ کر کے، غرض کہ اس مدتِ مدید میں کوچہ گردی اور کوہ پیمائی سب ہی کچھ کر کے ایک جامع کتاب بنام الکافی قوم و ملت کے سامنے پیش کی جو صحیح معنوں میں اسلام کا دائرہ المعارف ہے۔

اصول کافی کتب اربعہ کافی من لایحضرہ الفقیہ تہذیب الاحکام

اصول کافی کی بعض خصوصیات اور استبعاد میں سے سب سے پہلی اور سب سے افضل کتاب ہے جس روز سے یہ لکھی گئی ہے اس روز سے آج تک برابر مرجع فقہاء و محدثین ملاذ علماء عالمین اور روشنی چشم شیعہ بنی رہی ہے اور چند خصوصیات کی بنا پر دیگر کتب حدیث سے ممتاز مقام رکھتی ہے جن میں سے بعض خصوصیات یہ ہیں۔

۱۔ یہ کتاب حضرت صاحب الامر العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کی غیبتِ صغریٰ اور ثواب اربعہ کی موجودگی میں لکھی گئی ہے لہذا اگرچہ نہ تحقیق اس کتاب کا امام العصر والزمان عجل اللہ فرجہ کی بارگاہ میں پیش ہونا اور آنجناب کا یہ فرمانا کہ الکافی کافی شیعتنا پایہ نبوت کو نہیں پہنچ سکا۔ مگر اس کو آنجناب کے مخصوص و کلاہ کی موجودگی میں لکھا جانا اور اس حقیقت کا مسلم ہونا کہ یہ کتاب تمام ملت جعفریہ کی دینی فلاح و بہبود اور ان کی رشد و ہدایت کے لئے



لکھی جا رہی ہے جو زمانہ فہیت میں ان کی توجہ کا مرکز بنے گی مگر اس کے باوجود ان کی زندگی نہ ناجیہ مقدسہ سے کسی توقع مبارک کا صادر ہونا اور نہ وکلاء امام کا روکنا ٹوکنا۔ اس سے کم از کم ان کی تائید و رضائے سکوتی تو ضرور ہو جاتی ہے اور یہی امر اس کتاب کی وثاقت و جلالت کی قطعی دلیل ہے (کنہ استدلال العلماء الجاسی فی امراۃ من جلد ۱) انہی حقائق کی بنیاد پر سید جلیل سید ابن طاووس علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے فتصانیف هذا الشیخ محمد بن یعقوب وروایات فی زمن الوکلاء من کورین بعد طریقاً ابی منقولاتہ وشیخ جلیل محمد بن یعقوب کی تصانیف وروایات کا وکلاء امام علیہ السلام کے دور میں ہونا ان کے منقولات کی تحقیق و وثاقت کی طرف ایک راستہ کھول دیتا ہے۔

۲۔ یہ کتاب پورے بیس سال کی تحقیق و تدقیق و توفیق و تتبع و تفحص اور تلاش و جستجو کے بعد لکھی گئی ہے جیسا کہ ابھی اس کا ذکر اوپر کیا جا چکا۔

۳۔ اس کتاب میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے (الانادنا) کہ پورا سلسلہ سند ذکر کیا جاتا ہے جیسا کہ محدث محسن بغض کاشانی نے ذکر کیا (جدالون جلد ۱ ص ۱۳) وهو التزام فی الکافی ان یشکر فی حدیثہ الانادرا جمیع سلسلہ السند بیتہ وبنی المعصوم۔ الفح

۴۔ اس کتاب میں یہ بھی التزام کیا گیا ہے کہ ہر باب میں اسی کے موافق احادیث درج کی جاتی ہیں اور اخبار متعاوضہ درج کرنے سے اجتناب کیا گیا ہے (روضۃ الجنات ص ۵۵ طبع اقل ایران) الانادرا

۵۔ کافی کی احادیث جو کہ سولہ ہزار ایک سو ننانوے (۱۶۱۹۹) قصص العلماء میں جلد ۲ ص ۱۸۷ و فوائد رضویہ جلد ۱ ص ۱۶۵ میں مجموعی طور پر برادران اسلامی کی بخاری و مسلم بلکہ تمام صحاح ستہ کی احادیث سے زیادہ ہیں کیونکہ احادیث بخاری و مسلم کی تعداد سات ہزار سو پچتر (۲۷۰۵) ہے اور اگر احادیث مکرر کو حذف کر دیا جائے تو باقی صرف چار ہزار احادیث رہ جاتی ہیں (مقدمہ ابن الصلاح نہایت الدرر ص ۲۲۵، کشف الخئون جلد اول ص ۵۲۳) (علی ما نقلہ شیخ عبدالحسین فی مقدمہ) غیر ذلک جو حصص الکبیرۃ انہی خصوصاً (کی بنیاد پر بلاخوت تردید کہا جاسکتا ہے کہ ابتدائے اسلام سے آج تک ان حدیث میں اصول کافی کے پایہ کی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی علمائے اعلام کی نگاہ میں کافی کی کیا قدر و منزلت ہے اس کا اندازہ مندرجہ

عظمت کافی اور نظر علمائے اعلام | ذیل چند اقتباسات (ماخوذ از مقدمہ شیخ عبدالحسین المظفر النجفی ص ۲۵) اطمینان

قلب کی خاطر مندرجہ ذیل کتب کی طرف رجوع کریں جن سے مقدمہ کی یہ عبارت ماخوذ ہے فیصح الاعتقاد ص ۲۷، بحار الانوار جلد ۱ ص ۲۸/۲۹، مرآۃ العقول جلد ۱ ص ۲۸، اصول الخبر ص ۵، لؤلؤ البحرین ص ۲۳۵ وغیرہ



سے آسانی ہو سکتا ہے۔

۱۔ حضرت شیخ مفید علیہ الرحمہ فرماتے ہیں الکافی ہر من اجل الكتب الشيعية واكثرها فائدة وكان تمام کتب شیعہ سے اجل و ارفع اور سب سے زیادہ مفید ہے (۲) حضرت شہید اول شیخ محمد بن مکیؒ اپنے اجازہ میں فرماتے ہیں کتاب الکافی فی الحدیث الذی لم یعمل الامامیہ مثله و حدیث میں اصول کافی وہ کتاب ہے کہ ایسی کتاب امامیہ نے نہیں لکھی ۳۔ محقق شیخ علی بن عبد العالی کرکی اپنے اجازہ میں لکھتے ہیں کتاب الکیں فی الحدیث المسمی بہ الکافی یعمل مثله وقد جمع هذا الكتاب من احادیث الشریعہ والاسرار الدینیہ مالا یوجد فی غیره و حدیث کی بڑی کتاب کافی جیسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی یہ کتاب اس قدر احادیث شریعیہ اسرار دینیہ کی جامع ہے جو اس کے علاوہ اور کسی کتاب میں نہیں ملتے (۴) محدث جلیل ملا حسن فیض کاشانی وانی میں رقمطراز ہیں الکافی اشرفها و از ثمنها و انما واجبها الاشتغال علی الاصول من بینہا و خلوة من الفضول و شتیما السخ۔ (تمام کتب اربعہ میں سے اشرف و واثق اتم و جامع کافی ہے کیونکہ یہ علاوہ فروع کے اصول پر بھی مشتمل ہے اور فضیل اور باعث عیب باتوں سے خالی ہے (۵) محدث امین استرآبادی نوآند مدینہ میں تحریر فرماتے ہیں۔ وقد سمعنا من مشائخنا و علمائنا السیاحیہ فی الاسلام کتاب بوازیہ اربہ ابندہ رہمنے اپنے اساتذہ اور علمائے سنبلہ کے کلام میں ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی جو کافی کے ہم پایہ ہو۔ (۶) مگر علامہ مجلسی علیہ الرحمہ مرآة العقول میں انانہ فرماتے ہیں کتاب الکافی اضبط الاصول و اجمعها و احسن مرلفات الفرقۃ الناجیۃ و اعظمها کتاب کافی تمام کتب سے زیادہ جامع محکم و متقن ہے اور فرقہ ناجیہ کی تمام کتب سے احسن و اعظم ہے ان حقائق کے بعد یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ ان الکافی ہو کتاب الجامع الاحادیث فی جمیع فنون العقائد و الاخلاق و الاداب الفقہ و جمیع فنون الاحادیث و قاطبۃ اقسام العلوم الالہیہ و الاسرار الربانیہ و المعارف الیقینہ الخارجہ من بیت العصۃ و الطہارۃ المملوئۃ کالی غنیمت و مقبولیت کا اس سے بخوبی پتہ چلتا ہے کہ وہ ہمیشہ ہر دور کافی کے بعض شروع و تراجم میں علماء و فضلاء کی توجہ کا مرکز بنی رہی ہے اس کی بے شمار شرحیں اور حاشی

موجود ہیں اور متعدد ترجمے ہوئے ہیں۔ بطور نمونہ بعض شروع و تراجم کا یہاں اجمالاً ذکر کرتے ہیں:-

- (۱) جامع الامادیث و الاقوال شیخ قاسم بن محمد الوندی (۲) کتاب الدار المنظوم و من کلام المعصوم شیخ علی بن محمد بن الحسن الشہید الثانی (۳) الروایۃ السامیۃ فی شرح الامادیث الامامیۃ السید محمد باقر داماد (۴) کتاب الشانی شرح اصول الکافی ایضاً خلیل بن الفارزی القزوینی (۵) شرح المحدث الامین الاشتهر آبادی (۶) شرح العالم ملا صالح المازندرانی (۷) شرح الفیلوسوف العظیم ملا صدق شیرازی (۸) الوافی الکافی للعالم الزبانی ملا حسن فیض کاشانی (۹) کشف الکافی شیخ محمد بن محمد شیرازی (۱۰) مرآة العقول فی شرح اخبار الرسول انعام اللہ علیہ



سمرۃ (۱۱) تحفۃ الاولیاء ترجمہ فارسی شیخ محمد علی اللہ کانی (۱۲) صافی ترجمہ شرح فارسی اصول کافی تلمیذ الجلیل  
انفرونی (۱۳) ترجمہ شریع فارسی شیخ محمد باقر الکوہ کثری (۱۴) ترجمہ اصول بعض اہل کتب اصول کافی اصول القول الشانی مولانا سید  
نہور حسن الکنوی قدس سرہ (۱۵) الشانی ترجمہ کافی تلمیذ ابن علی طبرسی ملام و ہوی مدظلہ (اسی ترجمہ پر ہم یہ مقدمہ  
لکھ رہے ہیں۔ اس پر تبصرہ بعد میں کیا جائے گا)

ایک مشہور اعتراض اور اس کا جواب | عام طور پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ حضرت شیخ کلینی علیہ الرحمہ نے  
مقدمہ کافی میں یہ ادا کیا ہے کہ انھوں نے اس کتاب میں تمام اخبار  
انہما صحیحہ جمع فرمائے ہیں چنانچہ ان کے میں الفاظ یہ ہیں (مقدمہ اصول کافی) المشتبہ اذ لیکون عندک کتاب کافی  
یجمع من جمیع فنون علم الدین ما یلتزم بہ المتعمد والیوم علیہ السیرۃ و یاخذہ من یرید علم الدین والعلیہ  
بالاثار الصحیحہ عن الصادقین علیہما السلام والسنن القامۃ القلیل العمل شیخ حالانکہ ہم یہ دیکھتے ہیں کہ کافی کی سولہ ہزار  
ایک سو نواوے احادیث میں صرف پانچ ہزار بہتر صحیح ہیں باقی ایک سو چوبیس سو اور ایک سو سولہ موثق اور  
تین سو دوقوی اور نو ہزار چار سو پچاس ضعیف ہیں (قصص اعلام جلد ۱ ص ۱۸۵) دریں حالات مؤلف ملام کی فرمائش کو  
کیونکر تسلیم کیا جاسکتا ہے۔

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض متقدمین و متاخرین کی اصطلاح سے عدم واقفیت کی وجہ سے پیدا  
ہوا ہے۔ ورنہ حقیقت حال سے واقف کار جانتے ہیں کہ مؤلف ملام کی فرمائش بھی صحیح ہے اور مذکورہ بالا تقسیم  
بھی درست ہے کہ حدیث صحیح کے بارے میں متقدمین و متاخرین کی اصطلاح علیحدہ علیحدہ ہے جسے نہ سمجھنے کی وجہ  
سے یہ اعتراض پیدا ہوا ہے اس اجمال کو بعد از ضرورت و گنجائش تفصیل یہ ہے کہ ہر خبر دو مال سے خالی نہیں یا  
متواتر ہوگی یا واحد یعنی اگر کسی خبر کو ہر طبقہ میں اس قدر جماعت کثیر نقل کرے جس کا کذب و افتراء پر اتفاق کرنا مادہ  
محال ہو تو اس کو خبر متواتر کہا جاتا ہے اور جو خبر ایسی نہ ہو وہ خبر واحد کہلاتی ہے (درہاتہ المحذنین ص ۳۵ نیابتہ الدرایہ)  
اب اس خبر واحد کا متقدمین کے نزدیک صرف دو ہی قسمیں تھیں صحیح اور غیر صحیح۔ خبر صحیح ہر اس حدیث کو کہتے تھے جس  
کے ساتھ کچھ ایسے قرائن داخلہ و خارجہ ہوں جن کی بناء پر اس پر استناد و تلقین کیا جاسکے، آئمہ اہل ہمارے قریب العہد ہونے  
کی وجہ سے متقدمین کے پاس ایسے قرائن بکثرت تھے کہ جو حدیث اس طرح محفوظ القرآن نہ ہوتی تھی وہ اسے غیر صحیح  
سمجھتے تھے چنانچہ محدث جلیل شیخ علی اکبر مروج الاسلام فرماتے ہیں (درہاتہ المحذنین ص ۱۳)

نزد قدما صحیح المطلق میفہد برآن حدیث کی معتمد بود با پنچہ اقتضای کرد استناد ایشان برآن (یہاں بخوف  
طوالت ان قرائن کا ذکر نہیں کیا جاسکتا اور متاخرین کے نزدیک اور اس اصطلاح کے بانی سید جلیل احمد بن



طائیں تو نہ، استاد حضرت علامہ علی یا بقول بعض علما خود علامہ علی تدریس سرور ہیں خبر واحد کے متعدد اقسام ہیں بعض اقسام کا تعلق راویان اخبار کے صفات و اطوار سے ہے اور بعض کا متن اخبار سے اور بعض کا ربط راویوں کے مذکورہ محذوف ہونے سے ہے نیز ان کے نزدیک صحیح کا میزان و معیار اور ہے۔ ہم یہاں خبر واحد کے صرف ان بعض اہم انواع و اقسام کا ذکر کرتے ہیں جن کا تعلق راویان اخبار کے عقائد و اعمال کے ساتھ ہے اور یہ بنابر مشہور پانچ قسمیں ہیں۔

براہیتہ الحیثین از ص ۳۵ تا ص ۴۵ و نہایتہ الدرایہ اصطلاح متاخرین میں حدیث صحیح اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلہ سند معتبر و انتہائی منتهی ہو تا ہوا اور ہر طبقہ میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری اور عادل ہوں۔

### حدیث صحیح

حدیث حسن اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کی سند معصوم تک منتهی ہو اور تمام طبقات میں اس کے راوی شیعہ اثنا عشری ہو مگر اس کی حالات کا تصریح نہ کی گئی ہو۔

### حدیث حسن

اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کے سلسلہ سند کے تمام راوی شیعہ اثنا عشری ہوں مگر ان کی مدح و ذم کے بارے میں کوئی نص موجود نہ ہو۔

### حدیث قوی

حدیث موثق اس حدیث کو کہا جاتا ہے جس کا سلسلہ سند معصوم تک ایسے راویوں کے ذریعہ تک منتهی ہو جو اگرچہ صادق الظہیر اور قابل ثقیل ہوں مگر ہوں ناسق العقیدہ و سوائے شیعہ اثنا عشریہ کے باقی تمام فرق اسلام اس میں داخل ہوں۔

### حدیث موثق

اصطلاح متاخرین میں حدیث ضعیف اس حدیث کو کہا جاتا ہے جو ان تمام مشرطہ طے غالی ہو اور جو اگرچہ صحیح حسن و قوی و موثق کے بیان میں ذکر کئے گئے ہیں (ولہ اقسام حدیدہ لیس مہنا موقع ذکر بالآخر المقطوع والمرسل والمجهول وغیرہ)

### حدیث ضعیف

ان حقائق کو دشمنی یہ حقیقت واضح و آشکار ہو جاتی ہے کہ حضرت ثقل الاسلام کلینی کی فرائض اور متاخرین کی تقسیم میں فی الحقیقت کوئی معارض و اختلاف نہیں ہے بلکہ اسباب منطلق کی علمی اصطلاح میں عام و خاص مطلق کی نسبت ہے یعنی ہر وہ خبر جو عند المتاخرین صحیح ہے وہ عند المتقدمین بھی صحیح ہے لیکن یہ ضروری نہیں کہ جو خبر عند المتقدمین صحیح ہو وہ عند المتاخرین بھی صحیح ہو۔ بنابرین اصول کافی کی تمام احادیث عند المتقدمین (ولا سمینا عند المؤلف العلام) صحیح ہیں مگر متاخرین کے نزدیک کچھ صحیح ہیں کچھ حسن، کچھ موثق کچھ ضعیف وغیرہ جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ ولا مشافہ فی الاصطلاح قتل برود و تشکر، ادلائک من المجاہدین

ایک ضروری وضاحت یہاں اس بیان کا اظہار بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ متاخرین کی اصطلاح کے مطابق



کافی ہیں ہر قسم کی صحیح حسن و قوی وثوق و ضعیف وغیرہ اقسام کی احادیث موجود ہیں مگر اس امر پر تمام علامہ اعلام کا اتفاق ہے کہ اس میں ایک حدیث بھی موضوع و مجہول نہیں ہے اور اس کے متعلق متاخرین کی یہ انتہائی چھان بین بھی محض اس لئے ہے کہ اگر کسی وقت بالفرض کتب اربعہ کی احادیث میں باہم تعارض واقع ہو جائے تو اس کے بل بوتے پر بعض روایات کو دوسری بعض پر ترجیح دی جائے ورنہ عدم تعارض کی صورت میں کافی کی تمام احادیث قابل اعتماد و عمل ہیں۔ چنانچہ خواص بحار الانوار سرکار علامہ مجلسی نے اس امر کی فصاحت کر دی ہے فرماتے ہیں والحق عندی ان وجود الخبر فی امثال تلك الاصول المقبول جمالیوث جواز العمل به کن لا بد من الرجوع الی الاسانید لترجع بعضها علی بعض عند التعارض الخ (مرآة العقول جلد اول) میرے نزدیک حق یہ ہے کہ کسی حدیث کا اصول کافی ایسی معتبرہ کتب میں پایا جانا حجاز عمل کے لئے کافی ہے ہاں تعارض کے وقت بعض احادیث کو دوسری بعض پر ترجیح دینے کے لئے سند کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے بعض علماء کا ارشاد ہے۔

قد اتفق اهل الامامة و جمهور الشیعة علی تفصیل هذا الکتاب و لاخذنه الثقة بخبره و الاکتفاء بحکامہ و هم مجمعون علی الاقرار بارتقاع درجة و علوقه و علی انه القطب الذی علیہ مدار روایات الثقات المعصومین و ضمیم بالضا و الاتقان الی ایوم و عندهم اجل و افضل من جمیع اصول الاحادیث (ماخوذ از مقدمہ مظفری ص ۲۵) یعنی تمام شیعہ خیر البریہ کا اس کتاب کی فضیلت اور اس کے قابل عمل و وثوق ہونے پر اتفاق ہے نیز ان کا اس امر پر بھی اجماع ہے کہ اس کتاب کا درجہ تمام کتب احادیث سے اجل و ارفع ہے اور یہ کتاب وہ قطب ہے جس پر قابل اعتماد راوی جو ضبط و اتقان میں مشہور ہیں کی روایات کا دار و مدار ہے۔

چونکہ کسی کتاب کی حقیقی قدر و قیمت معلوم کرنے کا ایک طریقہ اس کے مصنف و مؤلف ثقت الاسلام کلینی کی جلالت بھی ہے اس لئے کافی کی عظمت قدر معلوم کرنے کے لئے اس کے مؤلف علام کی جلالت و نبات کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ ویسے ہی وہ اس کے حقدار ہیں کہ ان کے ذکر خیر سے آراء و اہل طہقہ کے مشام کو معطر کیا جائے۔

ثقتہ الامامین شیخ عباس قمی نے ان الفاظ کے ساتھ ان کا ذکر فرمایا ہے شیخ الامام قدوة الانام کشف العلماء الاعلام و مفتی طوائف الاسلام و ملاذ احمدین النظام و مرجع المذہب فی فہیت الامام طہ الاسلام ابو جعفر ثقت الاسلام عطا اللہ مرقہ و اسکتہ المجموعہ دار السلام شیخ محمد بن و شمس ضیوع و اثنی و اثنتی اثنان در حدیث و القوائد الرضویہ فی احوال العلماء المذہب ابو جعفر جلد ۲ ص ۲۵) آپ کا اسم گرامی محمد کنیت ابو جعفر اور مشہور لقب ثقت الاسلام ہے اس دور میں آج کل کی طرح بے باق القاب کی بہتات نہ تھی بلکہ جو شخص فی الواقع میں لقب کا اہل ہوتا تھا اسے اس لقب سے ملقب کیا جاتا تھا کتب سیر و تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ طوائف اسلام کی نگاہ میں قابل وثوق و اعتماد و دلائق ہزار احترام و اکرام شخصیت کے مالک تھے



افراد ان کا قول و فعل سند سمجھا جاتا تھا اس لئے وہ ثقۃ الاسلام کے جلیل القدر نقیب سے یاد کئے جانے لگے مگر آج تو وہ  
و تشعب شعباً فکل جنیرہ؛ فیما امیر المؤمنین ومنبر فالامام طرہ ہے۔

آپ کی ولادت باسعادت اور ابتدائی نشوونما قرینہ کلیں برونن زبیر میں ہوئی جو کہ رسے کے مصنفات میں  
واقع ہے بلکہ ان کی تکمیل علوم و فنون اسلامیہ کے لئے بغداد کا رخ کیا جو کہ ان دنوں علم و عمل کا گہوارہ تھا ان کے بہت سے علماء  
و فضلا سے علمی و عملی استفادہ کیا یہاں تک کہ خود مرجع خلافت بن گئے۔

فریقین کے کتب سیر و تواریخ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بزرگوار فریقین  
ثقۃ الاسلام و نظر علمائے اعلام کے نزدیک صاحب بزرگوں اور عالی مقامات تھا اور اس امر کے ثبوت کے لئے

یہ بات کافی ہے کہ ابن اثیر حزری نے جامع الاصول میں ان کو قرن ثالث کا مجدد مذہب لکھا ہے جبکہ قرن دوم کا مجدد حضرت  
امام رضا علیہ السلام کو لکھا ہے اور قرن چہارم کا سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کو شمار کیا ہے یعنی نہ رہے کہ مجددیت والا نظریہ ہمارا  
نہیں بلکہ برادران اسلامی کا ہے وہ اس سلسلے میں ایک حدیث بھی بیان کرتے ہیں کہ حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم یبعث هذا  
الامام علی راس کل حائۃ سنة من بعدہ و حافظاً لتفعل۔ اس طرح ابن حجر عسقلانی ثسان المیزان میں طبری نے شرح مشکوٰۃ  
میں زبیری نے تابع العروس میں ان کا بہت وقیع الفاظ میں مذکر کیا ہے اپنے علمائے کرام میں سے (۱) بخاشی نے اپنے حوال  
میں ان کا ذکر ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے۔ شیخ اصحابنا فی وقتہ بالزلۃ و جہم و کان اوثق الناس فی الحدیث اتبہم  
وہ اپنے وقت میں ہمارے علماء کے درجے میں بزرگ رہے اور حدیث میں سب لوگوں سے زیادہ قابل وثوق و اعتماد تھے (۲)  
علامہ علی نے فاصح الرجال میں (۳) شیخ طوسی نے اپنی فہرست میں انہی الفاظ بلکہ ان سے بھی زور دار الفاظ کے ساتھ ان کا ذکر کیا  
ہے (۴) سید جلیل ابن طاووس نے کشف المحجوبین شیخ المتفق علی ثقہ و امانۃ محمد بن یعقوب الکلینی وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے  
(۵) مجلسی اول مرحوم نے شرح مشیخۃ من لا یحضر الفقیہ میں ورنے کے لئے میں لکھا ہے والحق انہ لم یکن مثلاً فیما  
رأینا فی علماؤنا و کان تبدیری فی اخبارہ و ترتیب کتابہ لیث انہ کان مزید امن عند اللہ تبارک و تعالیٰ  
جناب عن الاسلام و المسلمین افضل جزاء المحسنین (حق یہ ہے کہ جس قدر علماء ہم نے دیکھے ہیں ان میں ان کا کوئی مثل و  
نظیر نہیں ملتا اور جو شخص ان کی کتاب کی احادیث اور ان کے مجمع و ترتیب پر غور کرے اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بزرگوار  
مؤید من اللہ تبارک و تعالیٰ تھیں اور اللہ شہادت دے کہ انہی نے ہم اس المومنین میں ان کو رئیس الحمد میں شیخ الحافظ  
انجما ہے القاب جلیلہ کے ساتھ یاد کیا ہے (۶) علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں ان کے متعلق لکھا ہے۔

الشیخ الصدوق ثقۃ الاسلام مقبول طوائف الانام مدوح الخاص و العام محمد بن یعقوب الکلینی

(۸) شیخ اسد اللہ فوستری نے اپنی کتاب مقالیس الانوار میں ان کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے



ثقة الاسلام وقد وه الزمام وعلم الاعلام المقدم المعظم عند الخاص والعالم الشيخ ابی جعفر محمد بن یعقوب الکلینی (۹۱) مولانا سید محمد باقر خوانساری نے روایات الجنات میں باس طور پر تعارف کرایا۔ ہونے الحقیقة امین الاسلام وفی الطریقة ولی الاعلام وفی الشریعة جلیل قدام لیس فی وثاقتہ لاحد کلام ولا فی مکانتہ عند الامتہ الانام یہ بزرگوار اسلام کے امین طریقت میں علامۃ الاعلام کے رہبر اور شریعت میں جلیل القدر پیش رو ہیں اور ان کی وثاقت و زعمت منزلت میں کسی کو کوئی اختلاف نہیں (۱۱) حضرت شیخ عباس قمی کا کلام قبل ازیں پیش کیا جا چکا۔

جناب ثقة الاسلام کے اساتذہ و تلامذہ کی فہرست کافی طویل ہے آپ

**ثقة الاسلام کے اساتذہ و تلامذہ** کے اساتذہ میں بعض وہ بزرگوار بھی شامل ہیں جنہیں آئمہ اہل بیت علیہم السلام کی محبت کا شرف حاصل ہوا فوس ہے کہ ہم اختصار کے پیش نظر ان کے اسمائے گرامی پیش کرنے سے معذور ہیں۔ والعذر عتہ کرام الناس مقبول

کافی کے علاوہ سرکار ثقة الاسلام کی بعض تالیفات قیمہ کا بھی تذکرہ ملتا ہے جیسے کتاب

**تالیفات ثقة الاسلام** تجریر الروایا (۲) کتاب الرجال (۳) کتاب الرد علی القرامطیہ (۴) کتاب رسائل الائمہ (۵) کتاب ما قبل فی الامم من الشعر جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آئینہ عطا و دروس و تالیفات و تصنیف و تالیف میں بھی اس کی اہمیت کے پیش نظر خاص دلچسپی لیتے تھے۔ جزاء اللہ عنا خیر الجزاء۔

۳۲۹ھ میں یعنی امام عصر کی فیبت کبریٰ سے ایک سال پیشتر آسمان فضل و کمال کا یہ بدر

**وفات و مدفن** منیر غروب ہوا اس سال بے شمار ستارے ٹوٹے جس کی وجہ سے وہ سال "عام تناثر النجوم" کے نام سے مشہور ہوا۔ رئیس المحدثین شیخ صدوق کے والد ماجد حضرت شیخ علی بن الحسین بابویہ کی وفات بھی اسی سال ہوئی نیز حضرت صاحب عصر والزمان کے آخری نائب خاص جناب علی بن محمد مری کی وفات حسرت آیات بھی اسی سال ہوئی اعلیٰ اللہ مقام فی افراد لب الجنات بغداد میں دریائے دجلہ کے شرقی طرف ایک مسجد کے ساتھ جناب کا مدفن ہے جو آج کل ایک بازار میں واقع ہے جوہل بغداد کی غریب طرف کو عبور کرتے ہوئے بائیں طرف واقع ہے راقم آخر تم تیار نجف اشرف کے دوران کئی بار بغداد میں آپ کے عقبہ عالیہ کی زیارت سے مشرف ہوا ہے۔ الحمد للہ علی احسانہ

بعض کتب و سیر و تواریخ میں مذکور ہے (قصص العلماء جلد ۲ ص ۷۷/۱۸۸)

**ثقة الاسلام کی کرامت** و فوائد رضویہ جلد ۲ ص ۶۵۸ و روایات الجنات وغیرہ) کہ بعض ناصبی حکام وقت نے جب دیکھا کہ لوگ بڑے ذوق و شوق سے حضرات آئمہ اہلبیت کی زیارت پر جاتے ہیں تو ان کی آتش عداوت مشتعل ہو گئی اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے مرقد مقدس کو شگافتہ کرنے کا ارادہ کیا اور کہا کہ اگر شیعہ کا اعتقاد برحق ہے تو



اربعة کے آئند تراجم کی ضرورت تو عرصہ دراز سے ہمدردان دین محسوس کر رہے تھے مگر اس اہم کام کی انجام دہی کی کسی کو توفیق ایزدی شامل حال نہ ہوتی تھی۔ چنانچہ بعض علمائے کرام نے اس کام کو شروع بھی کیا۔ مگر وہ پاپہ تکمیل تک نہ پہنچا سکے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سعادت غلطی کاتبان تصاویر نے ہمارے بوڑھے بجاہد سرکار ادیب اعظم مدظلہ کے فضل میں لکھ دی تھی جو تقریباً نصف صدی سے تقریر و تحریک کے ذریعہ قوم و ملت کی گرانقدر خدمات انجام دے رہے ہیں دوسو سے زائد تصانیف و تالیفات و تراجم ان کے آثار خالدا ت ہیں اور جامعہ امامیہ کراچی کی تعمیر و ترقی ان کے ہا قیات الصالحات اور مجلہ نور کراچی ان نگارشات کی منہ بولتی تصویریں ہیں ہے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ۵۴/۳۱

زیر نظر ترجمہ صرف ترجمہ ہی نہیں بلکہ اس میں جا بجا مفید توضیحات و تشریحات بھی موجود ہیں اور ترجمہ کے ساتھ متن بھی ہے جس سے اس کی افادیت کو چار چاند لگ گئے ہیں اپنی عظیم الفرستی نے اس امر کی اجازت تو نہ دی کہ اس حسین وادی کی کما حقہ سیر کی جاتی اور اس چشمہ صافی سے کما حقہ استفادہ کیا جاتا۔ تاہم بعض مقامات باصرہ نواز ہوتے ہیں۔

قطرہ میں دجلہ دکھائی نہ دے اور جزیرہ میں کل و کھیل بچوں کا ہوا دیدہ بینا نہ ہوا  
اس ترجمہ کی شستگی اور شگفتگی میں کیا کلام ہو سکتا ہے جو سرکار ادیب اعظم مدظلہ کے خامہ فیض شامہ کا اثر ہو  
اللہ کرے زور قلم اور زیادہ

دعا ہے کہ خداوند کریم ان کی اس سعی کو مشکور فرمائے اور قوم کو ان کے اس عظیم کارنامے یعنی النشانی ترجمہ اصول کافی کی صحیح قدر و قیمت کرنے اور اس سے صحیح استفادہ کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

مجاہد النبی والہ الطاہرین صلوات اللہ علیہ وعلیہم اجمعین وآخ دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

**النشانی ترجمہ اصول کافی کے متعلق علمائے دین کے گرانقدر تبصرے**

از جناب فاضل جلیل عالم نبیل محقق بے عدیل سرکار علامہ مولانا و مقتدا السید مرتضیٰ حسین صاحب قبلہ

صدر الافاضل لکھنوی دامت برکاتہ و تقیم لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد الہ یا من خلق فریق و انعم فامین حمد الہ والآن حمد وصلوة علیک یا ابا القاسم محمد علیہ  
الکون وسر الوجود، مہبط الوحی واللہ وعلی اہل بیتک الذین اذہب اللہ عنہم الرجس وطہرہم تطہیرا۔  
دین کے علمی و علمی پہلو و ہا ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم ہوئے رسول اللہ نے حقائق بتائے، آپ نے نکات



سمجھائے آپ نے عبادات و معاملات کے حدود و فرائض ارشاد کئے تو دین کی تکمیل ہوئی۔  
 کَلِمَہ طِبَہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ عَلِيٌّ وَلِيُّ اللَّهِ وَصِيُّ رَسُولِ اللَّهِ خَلِيفَةُ بِلَا فَضْلٍ  
 نماز پنجگانہ ، ارکان ، واجبات ، مستحبات ، مکروہات و محرمات ،  
 روزہ ماہ رمضان ، حدود و فرائض ، مضطرات و مبطلات ۔  
 حج \_\_\_\_\_ عمرہ ، طواف ، سعی و عمرات ارکان و حدود

چند موٹے موٹے عنوان ہیں جن کے بارے میں ہمیں جو کچھ معلوم ہوا وہ آنحضرتؐ کی زبانی معلوم ہوا آپؐ کے زمانے  
 میں مسلمان بس طرح کلمہ پڑھتے تھے وہ آپؐ ہی کا بتایا ہوا تھا۔ آپؐ کے زمانہ میں لوگوں کی نماز رسول اللہؐ کی پیروی تھی  
 آپؐ نے فرمایا۔ نیت کرو تبکبیر کہو۔ سورت پڑھو، رکوع کرو، لوگوں نے اس پر عمل کیا۔ آپؐ نے روزے رکھے اور اس کے قانون  
 و قاعدے بتائے تو لوگوں کو رمضان کی عبادت کی مشعلی حیثیت معلوم ہوئی حج و جہاد کی تفصیلات اسی طرح فقہ کا  
 جزو اور دین کاظم قرار پائے۔

مہذب نبوی سے عہد امیر المومنینؑ تک آنحضرتؐ کو دیکھنے والے، آپؐ کے پیچھے نمازیں پڑھنے والے آپؐ کے  
 ساتھ جہاد کرنے والے بکثرت موجود تھے یہ لوگ جو کچھ کرتے ہوں گے وہ براہ راست بانی اسلام کی تعلیمات ہوں گی اور  
 اور جن کے عمل اس طریقہ کے خلاف ہوں گے ان کا دین سے تعلق نہ ہوگا یا پھر خبر ہوں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکیاں  
 ہونے والوں کے بعد اصول و فروع و عقیدہ اور عمل معلوم کرنے کے لئے عام طریقہ تو یہی رہا ہے کہ پہلے مسلمانوں کے طریقوں کو  
 اختیار کیا گیا اور عقلی طور پر مان لیا گیا کہ فلاں صحابی چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اس طرح نماز پڑھتے تھے  
 لہذا ہماری موجودہ نماز کا طریقہ ان کے واسطے سے طریقہ نماز رسالت مآبؐ ہے ہم جو کلمہ پڑھ رہے ہیں وہ اس لئے  
 سند ہے کہ ہم نے مسلمان فارسی کو اسی طرح پڑھتے اور سنا اور انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی طرح  
 سیکھا تھا۔ بس جہاں سے رسول اللہؐ کے قول و فعل کے بارے میں کسی دوسرے کا ذکر آیا وہاں سے روایت شروع ہوئی  
 ددی۔ یرویی، دواۓتہ، فضرب، یضرب کے باب سے تعلق رکھنے والا مصدر ہے۔ اس کے معنی ہیں  
 روایت کے معنی | اٹھانا، منتقل کرنا، نقل کرنا، کسی بات کا ایک سے دوسرے تک پہنچانا۔

”دینی نقطہ نظر اور علماء کے روزمرہ میں روایت کا مطلب ہے :- وہ بات جو یکے بعد دیگرے معلوم  
 تک پہنچ جائے، جو شخص وہ بات نقل، یا نقل در نقل کرے اسے راوی کہتے ہیں۔ روایت کی جمع،  
 ”رِایات“ اور ”راوی کی جمع“ رواۃ“ ہے۔

محدثین، علماء حدیث اور علماء روایت نے جو بحث کی ہے اس کا بیان سرورست مقصود نہیں صرف یہ سن لیجئے کہ







کا حافظہ کیسے ہے۔ دروغ گو ہے یا نہیں۔

ان مباحث کی طرف اشاروں سے میری مراد یہ ہے کہ فقط قول و فعل معصوم کے بارے میں کسی سے سن لینا کافی نہیں۔ بلکہ لغت و ادب، صرف و نحو، تاریخ و فقہ، اصول عقائد اور اصول درایت سے واقف ہونا بھی ضروری ہے پھر احادیث کا عام مطالعہ اس کی مشکلات کا علم ہو۔ جب جا کر حدیث پر بحث کرنے کا سول ہوتا ہے جدید علوم و مسائل پر یوں بحث کرنے کا جس کا دل چاہے بحث کرے۔ مگر حقیقتاً نہ ہر آدمی کی بات سمجھ دار آدمیوں کے نزدیک مسند ہوتی ہے نہ صاحبان فن اسے کوئی حیثیت دیتے ہیں۔ اب قانون ہی دیکھ لیجئے۔ اس علم پر بے شمار کتابیں موجود ہیں آپ بھی اس کا مطالعہ کر سکتے ہیں اور میں بھی انھیں دیکھ سکتا ہوں سوال یہ ہے کہ مردم کے قانون سے پاکستان کے دستور تک مطالعہ کر لینے کے بعد ہمیں یہ حق حاصل ہے کہ جس عدالت میں چاہیں کھڑے ہو کر کسی نکتے کی تشریح کر سکیں! نہیں کیونکہ قانون کا تنہا مطالعہ صاحب رائے نہیں بناتا۔ اس کے لئے تاریخ اصول استحقاق، فن بحث علم نظائر، اسالیب استدلال، اس نکتے پر اہل کمال کی بحث اور عدالتوں کے فیصلے پیش نظر ہوں اور ماہر سائنس کی قابلیت کو قابلِ سند مان کر سند بھی دی ہو۔ تفسیر و فقہ، حدیث اور تمام علوم دین کی یہی حالت ہے ہر علم سے پہلے کچھ مقدمات ہوتے ہیں ان مقدمات و مبادی کی تحصیل کے بعد اصل علم پر بحث و نظر سود مند بھی ہے اور سند بھی ورنہ مطالعہ تو وسیع نظر کا فائدہ تو دیتا ہے لیکن حق استدلال جداگانہ چیز ہے۔

شیعوں کو دینی مسائل میں ہمیشہ بڑی آسانیاں رہی ہیں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ و سلم کے بعد حضرت علی علیہ السلام ان کے بعد حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین موجود تھے یہ سلسلہ الذہب اور معصوم کے بعد معصوم کا سلسلہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت ۲۶۰ھ سب کے سامنے ہے حقیقت پسند مسلمان ان حضرات کی موجودگی میں دینی معاملات و احکام میں کسی غیر کی طرف متوجہ نہ ہو سکے۔ ان کا عقلی اور منطقی، مشاہداتی اور واقعاتی تاثر یہ تھا کہ احکام خدا و رسول کے شارح یہی ہیں اس بنا پر جو کچھ پوچھنا ہوتا تھا، انہی سے پوچھتے، انہی کو امام الکمل فی الکمل ملتے رہے ان کے اقوال و افعال مبارکہ لکھتے اور جمع کرتے نقل کرتے اور شیعوں تک پہنچاتے تھے۔

ہر امام کے اصحاب میں متعدد علماء مایہ ہیں جنہوں نے اپنے امام کے ارشادات جمع کئے اور باقاعدہ تالیفات یا دیگر چھوڑے امام جعفر صادق علیہ السلام کے عہد مبارک میں ایسے مشیعہ علماء کی بہت بڑی تعداد یکجا ہو گئی اور فقط اس زمانے میں چار سو ایسی کتابیں لکھی گئیں جو فن حدیث میں قابلِ فخر اضافہ تھیں۔ محدثین ان کتابوں کو اصول اربع ماہ کے نام سے یاد کرتے ہیں۔



اصحاب آئمہ کی تالیفات کے مستقل نام اور الگ الگ موضوع تھے ان کی ہر کتاب کو اصل کہا جاتا تھا حکومتوں کے یہی مدد و جزر اور شیعوں دشمن بادشاہوں کے ہاتھوں آئمہ اہلبیت علیہم السلام پر جو ظلم ڈھائے گئے وہ سب کو معلوم ہیں آخر شہادت ایزدی نے آخری امام حضرت جہدی علیہ السلام کو ہماری نگاہوں سے ہٹا کر پردہ غیب میں جلوہ نشیں ہونے کا حکم دیا۔ امام علیہ السلام بحمد زندہ یسوع و محفوظ طور پر موجود ہیں اور ہم صرف حضور ہی کی نگاہ فیض کی بدولت زندہ ہیں (مزید بحث و تفصیل کے لئے دیکھیے برقی کتاب تائید دین حدیث)

ڈھائی پونے تین سو برس میں ہمارے علوم و ذخائر پر کیا کیا گزری؟ وہ ایک طویل داستان ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آفاقیہ سے انہماک ہمارے علماء جہاں جلتے وہاں انہیں قتل قید اور جلا وطنی کے مصائب کا شکار ہونا پڑا تھا ان کے کتب خانے جلانے جلتے۔ ان کا اثاثہ ٹوٹا جاتا رہا۔ مگر یہ حضرات کسب علوم کے لئے ظلم و ستم سے بے پروا ہو کر کام کرتے رہے جس طرح ہوتا تھا چھپ چھپ کر علماء کے پاس ملتے اور احادیث و محدثوں کے ذخیرہ معلوم کرتے اور انہیں پڑھتے پڑھاتے اور لکھتے لکھاتے رہے۔

آخر تقریباً  $\frac{۳۲۵۰}{۶۸۶۳}$  میں ایک ایسے سرد مجاہد اور عالم جلیل کی ولادت ہوئی جسے سعادت کی وہ بلند تہۃ الاسلام کلینی | نعیم ہوئی جس کی مثال کیا ہے۔ اسے دو موجودہ طہران کے ایک موضع کلین میں جناب یعقوب کا گھر ملے و گھر تھا انہی یعقوب کو خداوند عالم نے ایک فرزند مرحمت فرمایا جو آگے بڑھ کر ابو جعفر محمد کلینی کے نام سے مشہور ہوا اور علماء محدثین اسلام نے تہۃ الاسلام کے لقب سے یاد کیا۔

ابو جعفر محمد بن یعقوب کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے امام حسن عسکری علیہ السلام کا خند مبارک پایا تھا شیعوں کے گیارہویں امام علیہ السلام کی شہادت کے وقت جناب کلینی بہت زیادہ کم سن تھے جب ہوش سنبھالا اور جوانی آئی تو جناب علامہ علوم دین کی تکمیل کر چکے تھے آپ نے شیعوں کی مشکلوں کا جائزہ لیا۔ دشمنوں کی منسوبہ بندیوں کا ملاحظہ فرمایا آپ کے سامنے کتب خانوں کی تباہی اور علماء کی پریشانیوں کی صورت حال تھی۔ خدا نے ہمت بلند ذہن رسا، حافظہ حیرت انگیز مرحمت فرمایا تھا اس لئے مکرہت چست کی اور فیصلہ فرمایا کہ کلینی جس طرح ہو سکے تعلیمات محمد و آل محمد کو ضائع ہونے سے بچاؤ، جو خدمت تم کر سکتے ہو کرو۔ لکھے اور یہ سوچ کر طلب حدیث اور جمع کتب کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔ میں سال کے بعد انکانی مرتب فرمائی۔

کتاب "انکانی" فن حدیث کی وہ معرکہ آرا کتاب ہے جس کے ابواب و فصول اس قدر جامع اور کافی | ایسے اچھے انداز سے مرتب کئے کہ اس کے بعد عام لوگوں کو اصول اربع ماہ اور سابقین کے ذخیرہ احادیث کا فرداً فرداً مطالعہ کرنے کی ضرورت نہ رہی۔ آپ کو جس قدر کتابیں مل سکیں۔ ان کو شیوخ روایت حدیث کے سلسلے سے جانچ کر اصول و فروع، عقائد و اعمال کی ترتیب سے مرتب کیا۔ بیس برس کی شب و روز کی محنت کا آج کوئی



کیا اندازہ کر سکتا ہے جبکہ امن کا دور ہے وسائل کی فراوانی، کتب خانوں کی بہتات، کام کرنے کی آزادی ہے۔ علامہ کلینی کا شہر شہر جانا گھر گھر سے کتابیں لانا، قریہ قریہ میں شیوخ کا پتہ معلوم کرنا، ان سے ملنا فیض اٹھانا احادیث جمع کرنا پھر ان میں سے انتخاب اور پھر ان کی ترتیب ایسا کام ہے اس پر بتنا بھی فخر کیا جائے کہ ہے جناب حسین علی شیون نے چھتیس شیوخ کے نام معلوم کئے ہیں اور بتایا ہے کہ کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے ان حضرات سے روایات لئے ہیں۔

تقریباً سولہ ہزار حدیثوں کا یہ مجموعہ فضائل صفات و قتل سے میراث بلکہ ضمیمہ تک ایکس بڑے اور کئی سو ذیلی ابواب پر مشتمل ہے۔ علامہ مرحوم نے بڑے موضوعات کو "کتاب" اور ذیلی عنوانات کو "باب" کے نام سے شروع کیا ہے۔

کتاب العقل سے کتاب الحجۃ کے آخر تک اور کتاب الکفر والایمان سے کتاب العشرۃ تک آٹھ کتابوں عنوانات کا مجموعہ "الاصول من الکافی" کے نام سے مشہور ہے اور کتاب الطہارت سے کتاب الایمان والندۃ والکفارات اور کتاب الروضہ کے آخر تک المغرور من الکافی ہے۔

کافی چونکہ عہد فضیلت صغریٰ اور زمانہ سفراء اربعہ میں تالیف کی گئی ہے اس لئے سندی کافی کی خصوصیات | حیثیت سے نہایت اہم کتاب ہے اس کے ترک و اسناد کی بڑی غفلت ہے تمام علماء اہل امامیہ اس کے خوش چین ہیں اور لوہری ملت اسلامیہ اس کا احترام کرتی ہے حضرت ثقبۃ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ نے احادیث کے نقل میں مندرجہ اصول پیش نظر رکھے ہیں۔

۱۔ حدیث کا پورا سلسلہ دعاۃ بیان کرتے ہیں یا ماخذ کا حوالہ دیتے ہیں۔  
۲۔ موضوع اور مسائل میں عقلی اور منطقی ترتیب قائم کی ہے مثلاً پہلے "عقل" کی اہمیت، پھر "علم" کا بیان، اس کے بعد توحید کے مسائل پھر حجت کے مباحث ایمان و کفر پر محمد و آل و محمد کے ارشادات "وما پر احادیث کا ذخیرہ" قرآن کی فضیلت سے متعلق روایات معاشرتی زندگی کے بارے میں تعلیمات دیں اسی طرح عملی زندگی کے لئے شریعت کے احکام کا ترتیبی بیان ہے۔

۳۔ ہر کتاب اور ہر باب میں احادیث کی ترتیب میں اس بات کا خیال رکھا ہے کہ پہلے ایسی احادیث دار کرتے ہیں جو مفہوم کے لحاظ سے زیادہ واضح ہوں پھر اس سے مختصر اس کے بعد اس سے زیادہ مختصر۔

۴۔ ابیات میں بالکل نئے سوالات اور نئے گوشوں کو عنوان بنایا ہے پھر اس کے ذیل میں آئمہ کے ارشادات کو جمع

۵۔ جناب کلینی رحمۃ اللہ علیہ نے شعبان ۳۲۹ھ میں رحلت فرمائی آپ کے مفصل حالات اور تالیفات کے بارے میں دیکھیے "تاریخ تدوین حدیث اور محدثین شیعہ" طبع داولپنڈی۔



کر لیا ہے جن سے توحید صفات اور اسماء کیفیات وحشیت و قدرت و اختیار جیسے اہم مباحث پر بسوڑا سوار یک جا ہو گیا ہے  
۵۔ متعارف اعلیٰ شہرت کم نقل کی ہیں۔ عنوان کی ذیل میں عموماً ایسا روایات جمع کی ہیں جو موضوع کو روشن اور  
مددگار ثابت کرتی ہیں۔

۶۔ کافی فنی طور پر علم حدیث کی پہلی کتاب ہے جس میں مطالعہ کی وسعت ہمسائل کی فراوانی اور مآخذ کو احتیاط سے  
جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے پھر تنقیح و تحقیق کے لئے عموماً راویوں کے نام لکھ کر مزید تحقیق کی گنجائش بھی رکھی  
ہے۔ مسلموں پر ہدی کتابوں میں کافی دلائل و دھماکے کتاب شاہک جات ہے اور سلف نے غلف تک سب اس کا احترام کرتے ہیں اس کی نقل، طباعت  
اور شروح نویسی مدارس اور تعلیم میں ہمیشہ اہتمام کیا گیا ہے فارسی و عربی میں متعدد شرحیں لکھی جا چکی ہیں جن میں سے کچھ چھپ چکے اور کچھ  
قلمی ہیں خواہش اور غلامی جمع بین الکتب الاربعہ کا کام بھی ہو چکا ہے۔

برصغیر کے مدارس دینیہ میں بھی کافی کی تعلیم عام ہے اور متعدد حضرات علمائے  
**آرد و ترجمہ کافی** | اس کی شرح اور ماشیہ کی طرف توجہ فرمائی ہے لیکن ہمارے بعد مزو کے مسائل اور  
حضرات اہلسنت کی طرف سے ہمارے ادب پر شدید حملوں کی وجہ سے ہماری مہم اتنی تیز نہ رہی کہ جس طرح مناظرہ کی بڑی  
سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی کتابیں لکھی گئی ہیں اس طرح حدیث اور خصوصاً کافی کی شرح پر مدد توں پوری توجہ نہ دی جا سکی  
زاد العالیہین جناب مولانا سید محمد تقی صاحب سوسوی کی ایک ضخیم لکھنؤ تالیف جس کی کم و بیش آٹھ جلدیں  
نولکھنؤ پریس لکھنؤ سے چھپ چکی ہیں اس کتاب میں امارت کا متنوع ذخیرہ شامل ہے سب سے زیادہ جمع کیا گیا لیکن  
یہ کتاب مستقل تالیف ہے۔

اصول کافی کے تراجم و شروح میں خالص اور فقط کافی پر آرد و میں جو کام ہوا ہے وہ نہ تو فرہستوں کے  
ذریعہ محفوظ ہو سکا نہ اشاعت پذیر ہوا مختلف چیزوں کی چھان بین اور مختلف حضرات کے مضامین سے جو کچھ علم ہوا  
اس کی تفصیل انشاء اللہ تاریخ تدوین حدیث کی دوسری اشاعت میں عرض ہوگی سر دست فہرست مختصر  
حاضر خدمت ہے۔

۱۔ آیتہ اللہ مولانا سید ظہور حسین صاحب قبلہ بن السید فرزند علی صاحب قبلہ بارسوی مولود ۱۲۸۲ھ ۱۸۶۵ء  
متوفی یکم ذی قعدہ ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۳۵ء اپنے عہد کے بہت بڑے مقدس عالم تھے فقہ و حدیث و  
تفسیر و کلام کے علاوہ منطق و فلسفہ و ہیئت میں یگانہ روزگار تھے عربی نظم و نثر میں متعدد چیزیں ان سے



یادگار میں نواب حامد علی خان صاحب اعلیٰ اللہ تعالیٰ نے چاہا تھا کہ پوری کافی اور کتب اربعہ کا ترجمہ کیا جائے اس لئے متعدد علماء کو رام پور بلایا۔ جناب مولانا سید ظہور حسین صاحب قبلہ کے سپرد کافی کا ترجمہ ہوا۔ لیکن پھر ایک دوسرا منصوبہ بن گیا جس میں صرف کافی کی کتاب الایمان والکفر کا ترجمہ داخل تھا یہ ترجمہ و شرح نواب صاحب رام پور کے حکم سے ۳۷۲ صفحات پر رام پور ہی سے شائع ہوئی۔

۲۔ مولانا ذوالفقار حسین صاحب قبلہ اپنے ایک مضمون ثقۃ الاسلام کلینی اور کافی میں لکھتے ہیں ایک صاحب جو حیدر آباد دکن کے رہنے والے تھے یا وہاں ان کا قیام تھا انھوں نے کافی کی کتاب الکفر والایمان کے کچھ جواب کا اردو میں ترجمہ کیا تھا۔ علامہ مولانا ظہور حسین صاحب نے جب کافی کا اردو ترجمہ شروع کیا تو موصوف نے اپنا ترجمہ بھیج دیا۔ تقریباً پندرہ برس ہوئے جب میں نے اس کو مولانا کے پاس دیکھا تھا ترجمہ مطلب خیر اور اچھا تھا افسوس ہے کہ مترجم صاحب کا نام مجھے معلوم نہیں ملے ص ۱۷۔

۳۔ جناب نواب سید محمد حسین صاحب کوثر کانپوری نے اصول کافی کا بہت بڑا حصہ اردو میں منتقل کر لیا تھا لیکن کتاب العقل والوجدان، کتاب العلم، کتاب المعاشرتین مجھے بلا متن شائع ہوئے۔

جناب مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امر دہوی مدظلہ العالی نے ایک مدت سے علمی زیر نظر ترجمہ خدمتوں کا سلسلہ قائم کر رکھا ہے آپ کا ماہنامہ رسالہ ”نور“ شیعوں کا بہت پرانا محبوب رسالہ ہے اس کے علاوہ مختلف مفید موضوعات پر تقریباً دو سو کتابیں اور کتابچے شائع کئے ہیں جن میں آئمہ معصومین کی سوانح مبارک، ترجمہ کتاب المناقب ابن شہر آشوب کے علاوہ ترجمہ جامع الاخبار خاص طور پر قابل ذکر ہے مولانا کا یہ ترجمہ ہمارے یہاں بہت مقبول ہوا اور اس کی اشاعت بھی ایک مرتبہ سے زیادہ ہوئی، مولانا نے اس کے بعد مناقب ابن شہر آشوب کا ترجمہ مجمع الفضائل کے نام سے دو جلدوں میں کیا۔ پھر اصول کافی کا ترجمہ کیا جو اپنی اہمیت اور وقت کی ضرورت کے لحاظ سے خصوصیت رکھتا ہے یہ ترجمہ کئی بیعتوں سے قابل قدر ہے۔

۱۔ اردو میں پہلی مرتبہ اصول کافی کا حامل المتن ترجمہ معرض و مجدد میں آیا۔

۲۔ پاکستان میں پہلی مرتبہ حدیث کی اس مہتمم بااثر کتاب پر اکیلے ایک بزرگ نے کام کیا۔

۳۔ میرا خیال ہے کہ شاید یہ ترجمہ مولانا سید محمد تقی صاحب سرسوی ہی کا ہو۔ مرنقی

۴۔ نواب صاحب اشار اللہ حیات ہیں آپ ہی کے ارسال کردہ رسائل کتاب العلم و کتاب المعاشرت کے دو جزو میسر پاس محفوظ ہیں۔ انتظامی کانپور میں یہ ترجمہ ۱۳۵۷ھ میں چھپا۔



۳۔ ترجمے کو ترجمے ہی کے حدود میں رکھا تاکہ مختلف صاحبان نظر اس سے فائدہ اٹھا سکیں اور بحث و مباحثہ سے کتاب بھاری نہ ہو۔

۴۔ مستند شروع کو سامنے رکھا ہے تاکہ اکابر علماء نے جو افادات فرمائے ہیں وہ بھی سمجھ سکیں جائیں۔  
۵۔ مولانا قلم رواں انداز تحریر سادہ و عام فہم ہے حدیث کا معنی غیر ترجمہ کیلئے نقلی ترجمہ کی سچیدگی نہیں ہے۔  
وہ ہے کہ خداوند عالم جناب مولانا کو تادیر تند دست و احوالات رکھا و مزید توفیقات سفر انفرجائے آمین  
بسم اللہ تعالیٰ محمد۔

احقر اکوٹین  
سید مرتضیٰ حسین علی عہد

اجنباب کاثر عقیدہ و سدا تسکین بریں الحشین افقہ الفقہاء عالم العلماء علامۃ العصر مولانا محمد مصطفیٰ صاحب قبلہ تہذیب و تہذیب  
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وكف وسلام على عباده الذين اصطفى : أما بعد :- حضرت ادیب اعظم جناب  
ظہیر العلماء مولانا استیغفر من صاحب قبلہ مدیر رسالہ نور کی ذات والا صفات محتاج تعارف نہیں کہ موصوف اس  
سرحد میں قدم رکھ چکے ہیں جو سیکڑوں منزلوں سے آگے ہے بلکہ اس دور کے نام برآوردہ بننے والے تعارف میں  
موصوف کی گردش قلم کے محتاج ہیں موصوف کی زندگی افادیت و نبیہ اور نشر علوم آل محمد علیہم السلام میں گزری۔ کئی سو  
کتابوں کے مصنف ہیں اور ان کا مطالعہ کرنے والے حضرات موصوف کی بہارت تحریر اور وثاقت علمی کی بقصد سعی  
تھا و لگا چکے ہوں گے۔ موصوف کے چہاد قلم کا ایک اور مفید و مفید نتیجہ پیش نظر ہے اور وہ ہے اصول کافی  
کا ترجمہ یہ کتاب شیعہ عقائد کی جامع اور مستند کتاب ہے اس کی مدد اور اس کی حدیثوں سے استنباط کر کے علماء  
خلف و سلف نے عقائد میں سپرد قلم فرمائیں تسکین نے اسی کتاب سے استفادہ کیا۔ مورخین نے تصحیح تاریخ میں اس  
سے مدد لی۔ محدثین نے فن رجال میں اسے سامنے رکھا۔ ارباب ایمان نے اپنی دنیا اور دین کی اصلاح اسی کتاب  
سے کی اور ارباب عرفان نے اسی کی مدد سے سلمان اور ابوذر رضی اللہ عنہ کی بلندی عرفانی کو سمجھا۔ ان  
خوبیوں اور نہ جانے کتنے فوائد پر مشتمل یہ کتاب عربی زبان میں تھی اور عوام اس کے مطالبہ سے بہ وسالت ذاکرین  
و مقررین و مصنفین فیضیاب ہوتے تھے حضرت ادیب اعظم دام ظلہ کی سعی و کوشش نے آج کے مضامین عالیہ  
کو اردو کا لباس پہنا کر ہاتھوں ہاتھ کر دیا ہے یہ مستم ہے کہ ایک زبان کے اقوال کا ترجمہ دوسری زبان میں



جامع طریقہ سے ناممکن کے قریب ہے کہیں محاورہ بدل جاتا ہے کہیں ادبی نکتہ نظر سے اوجھل رہ جاتا ہے کہیں اس زبان کے صرف و نحو پر قدرت کاملہ نہ ہونے سے ترجمہ کہیں کا کہیں پہنچ جاتا ہے لیکن حضرت ادیب اعظم کے لئے عربی زبان میں مذکورہ بالا خطروں میں سے کسی ایک کی طرف سے تردد کامل نہیں ہے سب سے عظیم منزل یہ ہے کہ ترجمہ ہے معصومین علیہم السلام کے اقوال کا خواہ کلیدی کی جامع کتاب کافی ہی کیوں نہ ہو۔ وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتے تھے کہ میں نے معصوم اس ارشاد کو کا حقیقہ سمجھ لیا ہے لہذا ممکن ہے کہ ناظرین ترجمہ پڑھتے وقت کبھی کسی مقام پر چونک اٹھیں کہ انہوں نے اس حدیث کا ترجمہ برسر منبر فلان ذکر سے لیں سنا تھا اور اس کتاب میں یہ ہے اس اختلاف کو دفع کرنے کی صورت یہ ہے کہ اقوال معصومین علیہم السلام ہمہ گیر حیثیت رکھتے تھے ان میں نفسیاتی پہلو بھی ہوتا ہے اور عقل بھی، انفرادی بھی ہوتا ہے اور اجتماعی بھی۔ وعلیٰ هذا القیاس۔ اسی لئے مختلف شارحین احادیث کی فروع میں اختلاف نظر آتا ہے حالانکہ وہ اختلاف نہیں ہے۔ فطرت انسانیت کے ہر پہلو کی اصلاح کا رخ ہے یہی مسئلہ ترجمہ میں کام آ سکتا ہے بہر حال مولانا نے قوم شیعہ پر یہ احسان فرمایا ہے کہ انہیں براہ راست حقائق و معارف سے روشناس کرا دیا ہے اور اپنے ذخیرہ آخرت کو صد چند و ہزار چند سے بھی آگے بڑھا دیا ہے بڑی قیمت بات یہ ہے کہ ترجمہ معتبر اور ذمہ دار قلم کے ذریعہ پیش ہوا ہے اور اس منزل میں اس سے زیادہ کی ضرورت نہیں اس سے آگے مجتہدین کرام کثر اللہ مثالیہم کا فریضہ ہے خداوند عالم حضرت ادیب اعظم دام ظلہ کا سایہ عاطفت قوم کے سروں پر دراز رکھے۔ آمین

احقر  
محمد مصطفیٰ اعفی عنہ  
جوہر

۳۰ شعبان المعظم ۱۳۸۶ھ

از جناب مستطاب ملک الناطقین سلطان الوداعین فخر المحققین حضرت ثقل الاسلام

علامہ مولانا محمد بشیر صاحب قبلہ انصاری مدظلہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

جناب ادیب اعظم مولانا اسید ظفر من صادق قبلہ امروہوی مدظلہ العالی کا تعارف مجھے اس وقت سے حاصل ہے جب محلہ دربار شاہ ولایت امروہہ میں مجاس عشرہ اربعین کی خدمت انجام دیا کرتا تھا اور یہ خدمت پندرہ سال انجام دی۔



اسی زمانہ میں آپ کے بلند پایہ مؤلفات سے روشناس ہوتا رہتا تھا۔ مدوح نے اسی دور میں ایک کتاب یا شبی طمانچہ تحریر فرما کر محمود احمد عباسی کی کتب فرب عباسی کا ایسا مسکت جواب دیا تھا کہ وہ اس طمانچہ کی تاب نہ لاسکا۔ مولانا موصوت دوسو سے زیادہ کتابیں تصنیف و تالیف فرما چکے ہیں پاک و ہند کے علمائے ستاروں میں شاید ہی کوئی ایسا مصنف ہو جس کی تصانیف کی تعداد اس حد تک پہنچی ہو۔

۱۹۴۰ء میں رسالہ "نور بھی موصوت ہی کی ادارت میں دینی خدمات انجام دے رہا ہے اس میں اکثر و بیشتر مضامین آپ ہی کے جو اہر ریزے ہوتے ہیں۔

عباس خوانی کے سلسلے میں جو چھ کتابیں آپ نے تحریر فرمائی ہیں عصر حاضر کے ذاکرین ان سے استفادہ کر رہے ہیں اور شائقین مجلس خوانی کے لئے استاد کا درجہ رکھتی ہیں۔

اپنے زمانہ قیام مراد آباد میں موصوت نے جناب ہدوق علیہ الرحمہ کی کتاب جامعہ الاخبار کا ترجمہ تحفۃ الابرار کے نام سے شائع فرمایا تھا جو غالباً ان عقائد و اعمال صحیحہ کے لئے بہترین ذریعہ ہے۔

پاکستان میں تشریف آوری کے بعد آپ نے مناقب شہر آشوب علیہ الرحمہ جیسی بلند علمی کتاب کا ترجمہ فرمایا جو مجمع الفضائل کے نام سے دو جلدوں میں شائع ہو چکا ہے۔

اس کے بعد آپ کی طبع موندوں نے باوجود پیرایہ سالی ایک ایسے اہم کام کی طرف متوجہ کیا کہ جو ان سال طمانچہ بھی اس کی انجام دہی میں اپنے ہمتوں میں ارتعاش پاتے ہیں وہ ہے ترجمہ "اصول کافی" مگر آپ نے حبیب ابن مظاہر کی ہنسی میں کمر بستہ باندھی اور رسالہ "نور" میں اس کا ترجمہ شروع کر دیا جو جنوری ۱۹۶۶ء میں مکمل ہو کر کتابی صورت میں آگیا اسباب فروری ۱۹۶۶ء سے کافی جلد دوم کا ترجمہ شائع ہو رہا ہے۔

یہ وہ دینی خدمت ہے جس کا جواب نہیں۔ کج حک ہمارے کتب اربعہ کا ترجمہ اردو میں نہ ہو سکا یہ خداوند عالم کا خاص فضل اور خصوصی توفیق ہے کہ اس کا سپہا بھی آپ ہی کے سر رہا۔

آج کل یہ ترجمہ میرے پیش نظر ہے نہایت سلیس اور بامعاوضہ ہے اور لقب ادیب اعظم کی توفیق و تصدیق ہے یہ ترجمہ معہ اصل جہالت ہے اور آپ کی علمی صلاحیتوں کا بہترین شاہکار ہے میں آپ کی خدمت میں ہر تبریکات و تحیات پیش کرتا ہوں اور طول عمر کے لئے دعا کرتا ہوں تاکہ کتب اربعہ کا ترجمہ آپ کے قلم فادات رحمہ سے مومنین کرام کی خدمت میں پہنچ جائے۔ کافی جلد اول کا ترجمہ از سر نو نہایت شاندار طریقہ پر شائع ہو رہا ہے کتابت و طباعت کا بہترین انتظام ہو رہا ہے خداوند کریم مومنین کو ان تبرکات سے بہرہ اندوز ہونے کا موقع عطا فرمائے۔

جناب مولانا نے جو علمی خدمات انجام دی ہیں وہ ایک طرف ہے مگر دوسری طرف وہ ایک بنیادی خدمت



دین انجام دی ہے جس کی نظیر پاکستان میں نہیں ہے اور وہ ہے "جامعہ امامیہ مدرستہ الوداعین کراچی" جس کا میں  
موسس ہوں اور مولانا کے مبارک ہاتھوں سے میری اس تاسیس کی تکمیل ہوئی ہے۔

میں نے اور برادرم سید مسیب علی صاحب زیدی نے جب اس جامعہ کی بنیاد کا ارادہ مولانا کی خدمت میں  
پیش کیا تو آپ اس کے تصور اور اس اہم تعمیری پروگرام کی تکمیل کو ناممکن سمجھنے لگے مگر میں نے اور زیدی صاحب نے اپنی مکمل  
خدمت کا یقین دلایا مگر پھر بھی راضی نہ ہوتے تھے بالآخر قرآن مجید سے تفادل کے لئے عامی بھری۔ میں نے با وضو ہو کر  
تفادل کیا تو آیت نکلی۔  
یا ایہا الرسول بلغ ما انزلنا الیک

اب کیا تھا مولانا کو راضی ہونا پڑا۔ ورنہ حسب مفاد آیت تمام خدمات کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہوا چنانچہ میں نے  
آپ کو صدارت زیدی صاحب کو سکریٹری تجویز کر کے کام شروع کر دیا اور مومنین کی بروقت توجہ نے اس کی تکمیل کر دی  
تو اب یہ تعمیری بنیادی یادگار قوم کے سامنے ہے۔  
ربنا تقبل منا انک انت السميع العليم۔

غفرق تقصیر

محمد بشیر انصاری بقلمہ

۲۳ جون ۱۹۶۶ء از روضی باؤس فیڈرل ایریا کراچی۔



## ارجناب سرکار شریعت مدار فرامحققین سلطان الشانین حجة الاسلام علامہ عصر مولانا و مقتدا نا محمد حسین صاحب قلم محمد عصر الزمان و نسل دارالعلوم محمدیہ سرگودھا دست برکاتہ و منات افاضات

شمس الراعظین ادیب اعظم حضرت مولانا سید ظفر حسن صاحب قلم امر و ہوی مقلد کا دھڑی جو ملت جعفریہ کے لئے باعث مدد و انتحاب ہے جناب موصوف لطف صدی عناد عرصے بند یہ تحریر تقریر و ملت کی جو فوائد جلیلا انجام دے رہے ہیں وہ عیاں راہ بیان کی مصداق ہیں۔ تقریباً دو سو چھٹا بڑی کتب تصنیف و تالیف نوالی ہیں۔ مجلہ علمیہ ماہنامہ نور کراچی کا علمی محرر و ان کے علاوہ ہیں جناب مولانا اب زنگ کے اس دور سے گزرتے ہیں جن میں طبعی تقاضوں کے مطابق ان کو بڑے سکون و آرام کی ضرورت تھی مگر خدمت دین میں کامیاب جذبہ ان کے رگ و ریشہ میں سرایت کر چکا ہے وہ اپنی کوراحت و آرام سے میٹھے نہیں دیتا۔ چنانچہ انھوں نے اس پیرائے سال کے عالم میں موصول کافی ایسی اہم کتاب (جو کہ جناب رسول خدا اور آئمہ ہدیٰ کی مستند احادیث کا بہت بڑا ذخیرہ ہے) کے ترجمہ کا بیڑا اٹھایا ہے جو نومبر ۱۹۶۴ء سے بنام الشان ترجمہ موصول کافی بطور نمبر ماہنامہ نور کراچی قوم کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے یہ ایک فسوسناک حقیقت ہے کہ جہاں برادارانِ اسلامی نے اپنی صحاح ستہ کے متعدد تراجم بلکہ شرح اردو زبان میں شائع کر دیئے ہیں وہاں ہماری قوم کے جمود و غمور کا یہ عالم ہے کہ آج تک ہماری کتب اربعہ میں سے کسی ایک کتاب کا بھی مکمل ترجمہ شائع نہ ہو سکا یہ دست ہے کہ کئی اہل علم حضرات نے موصول کافی کا ترجمہ شروع کیا۔ مگر وہ اس کی تکمیل کے لئے موافق نہ ہو سکے۔ کمالی لکھی لکھی اباب الاطلاع والفقہ و قرآن سے کچھ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کاتبان تصادق در نے سعادت غنائی ہمارے ادیب اعظم مدظلہ کے حصہ میں نہ دی تھی یہ ہے ۔

تا بہ بخشد خدائے بخشنده

ایں سعادت بزور باد و نیست

قلت وقت اور کثرت مشاغل نے اس ترجمہ شریف کے بالاستیعاب دیکھنے کی سعادت حاصل کرنے کی اجازت تو نہ دی ہاں البتہ اس کے چند مقامات دیکھنے کا اتفاق ہوا چشم بد و قد اس ترجمہ کی عمدگی، شائستگی، ہشتگی اور شگفتگی میں کیا کلام ہو سکتا ہے جو حضرت ادیب اعظم مدظلہ کے قلم فصاحت و قلم کا نتیجہ ہے مزید برآں اصل متن کتاب بھی ہمراہ موجود ہے تاکہ اہل علم حضرات اصل کتاب کی عبارت سے بھی متمتع ہو سکیں۔ پھر ماہنامہ مفید توضیحات بھی موجود ہیں جن سے ترجمہ کی افادیت میں اور اضافہ ہو گیا ہے قوم کو جناب مولانا کا شکر گزار ہونا چاہیے ادا ان کی اس تازہ پیش کش کی کما حقہ قدر و قیمت کرنا چاہیے اباب علم و ایمان کو چاہیے کہ فرصت ملا ہی ماہ نامہ نور کراچی کی خریداری قبول فرما کر اس علمی دستاویز کو محفوظ کرنے کا سامان کریں ادا ان جو اہرات علمیہ سے اپنے دامن مراد کو پُر کریں دعا ہے کہ خداوند عالم بطنیل چارون معصومین حضرت ادیب اعظم



مدظلہ کی صحت و سلامتی کے ساتھ تادیر زندہ رکھے تاکہ وہ اس ترجمہ کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں اور تو ان کے فیوض و برکات سے مستفیض ہوتے رہے۔

ایں دعا از من از مجلسہ چہاں آمین باد

### از حضرت سرکار محترم قائد ملت خطیب اعظم الحاج علامہ السید محمد صاحب بریلوی دہلی مت برکات

محترم علم و عمل حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ دام عزہ سے قوم کا کون سا فرد نادانف ہے آپ کے علمی شاہکار میں دوسو سے زیادہ تصانیف ہیں جو مختلف عنوانات سے قوم کے سامنے آچکی ہیں اور ملی شاہکار میں مدرسہ اور اعلیٰ کراچی ہے جو آپ کی سنی ایمانی کا منظر ہے ۲۵ سال سے رسالہ نور میں آپ کے مضامین مایہ کی بھرمار ہو رہی ہے حضرت موصوف سے میں زمانہ طالب علمی سے واقف ہوں اسی زمانہ میں آپ کی ذہانت صدا انکار ہی تھی کہ مدرسہ سے فارغ ہو جائیں تو اپنے کوششے دکھائیں، فراغت مدرسہ کے بعد آپ کی تصانیف کا وہ ریل پیل دہی کہ باغیر مونیسن کے مکانات ان سے خالی نہ رہے والمونیسن والمونسات دونوں فیضیاب رہے دوسو کی گنتی لگنا آسان ہے، مگر دوسو کتاب لکھنی اسی شہر دل علامہ کا کام تھا جسے خدا نے تحریر و تفسیر دونوں سے ایک ساتھ نوازا ہے اس پر انکسار اور پھر محنت ان جناب کا حق ہے آپ کا آخری علمی چہاد ترجمہ اصول کافی ہے جس کے لئے عرصہ سے بڑھے ہوئے قدم ہٹ رہے تھے لیکن ضرورت زمانہ اور شوق نشر کمالات اہلبیت علیہم السلام نے مجبور کر دیا کہ وہ اس قدر غلطی کو بجا لائیں ترجمہ کیا اور خوب کیا، آخر کتاب کافی قسطنطنیہ سے زیادہ اہم تو نہ تھی جب اس کے سینکڑوں ترجمے ہو چکے ہیں تو کتاب اللہ کے بعد یہ عترتی کامیدان ترجمہ سے کیوں خالی رہ جاتا۔ حضرت مولانا خلیفہ بن کر آگے بڑھے ہیں آئندہ اگر کسی اور صاحب نے کسی اور زمانہ کی توضیحات کے ساتھ ترجمہ کیا تو اس کی روشنی میں ان کو بے حد آسانی ہوگی قوم کا فریضہ ہے کہ وہ اس انمول جواہر کو سر پر رکھے اور جو مدد کر سکتا ہے اس چہاد میں دریغ نہ کرے نور کا حشر بیدار بن جانا ہی اس کی عملی مدد ہے۔



## از جناب سرکار شریعت مدار فیقہم پنجاب علامہ مولانا نذیر الیوسف حسین صاحب قبلہ مدظلہ العالی

مدت دراز سے یہ ضرورت محسوس کی جا رہی تھی کہ ہماری کتب احادیث خصوصاً کتب اربعہ جن پر ہمارے عقائد و اعمال کا دار و مدار ہے زبان اردو میں منظر عام پر آجائیں تاکہ ہمارے ملک کے لوگ بھی حضرات ائمہ طاہرین علیہم السلام کی مقدس اور پاکیزہ تعلیمات سے مستفیض ہو سکیں مگر مدیم الفرستی اور عوائق دنیوی کے باعث کوئی جوان بھی یہ ہمت نہ کر سکا ان طویل اور بسط کتب کو اردو کا لباس پہننا ہے۔ مگر حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ مروہوی متولی و منتظم مدرسۃ الوداعین جامعہ امیہ کراچی کی ہمت لائق مدحین و آفرین ہے کہ اپنی پیرائے سال اور کثیر مشاغل کے باوجود علامہ کلینی کی تالیف منیف یعنی کافی کے ترجمہ کے لئے کمر ہمت باندھ لی۔ جو تقریباً سب کتابوں سے زیادہ مفصل اور جامع ہے۔

آپ سے باقی طاقسطا رسالہ نور میں شائع فرما رہے ہیں جو ہمراہ میری نظر سے گزرتا رہتا ہے ایک ادیب اور وہ بھی ادیب اعظم کے ترجمہ سے متعلق میں کیا عرض کر سکتا ہوں کہ کس قدر سلیس و با محاورہ و عام فہم اور جامع ہے اس پر طوطی کہ اس کی جلد تکمیل کے لئے آپ نے رسالہ نور کے حجم میں بھی اضافہ فرمادیا اور مزید ہاں یہ کہ اس رسالہ کی کتابت بھی اس قدر صحیح اور حسین نہیں ہوتی جس قدر صحیح اور حسین کتابت اور طباعت ہے یہ ترجمہ معاصر جہارت کے طبع پورہ ہے میری نظر میں ہر شیعہ گھر میں اس رسالہ کا آنا ضروری ہے تاکہ یہ مقدس کتاب ہر گھر میں باقیات الصالحات بن کر موجود رہے اور اس کے ذریعہ اپنے اور بیگانے تعلیمات البیہشت کے ان بہتے دریاؤں سے سیراب ہوتے رہیں چونکہ احادیث کے مؤلفین نے ہر قسم کی احادیث کو جمع فرمادیا ہے جس میں صحیح، حسن، مؤثق، ضعیف، امارہ، متواتر، ہر قسم کی احادیث ہیں جس کا صحیح اندازہ اس کے ابن راویوں کے سوانح حیات سے ہو سکتا ہے جن کے نام ہر حدیث کے ساتھ درج ہیں طار کر اس نے صرف انہی احادیث کو حافظہ قرار دیا ہے جو قابل اعتماد ثابت ہوتی ہیں اس لئے مجھے توقع ہے کہ اختتام ترجمہ کے بعد ادیب اعظم ایک ضخیم اور عمدہ ضرورت شائع فرما دیں جس سے ناظرین یہ اندازہ کر سکیں گے کہ ان میں کون کون سا حوالہ ہیں جو قابل اعتماد ہیں

میری دعا ہے کہ خداوند عالم حضرت ادیب اعظم کا سایہ قوم پر تادیر سلامت رکھے۔



# باب اول

## کتاب العقل والہما

بسم الله الرحمن الرحيم

اخبرنا ابو جعفر محمد بن یعقوب قال: حدثني عدة من اصحابنا منهم محمد بن يحيى القطان، عن احمد بن محمد، عن الحسن بن محبوب، عن القلاء بن زرين، عن محمد بن مسلم، عن ابي جعفر عليه السلام قال: لما خلق الله العقل استنطقه ثم قال له: اقبل فاقبل ثم قال له: ادبر فادبر ثم قال: وعزني وجلالي ما خلقت خلقا مواحبا لى منك ولا اكملتك الا فيمن احب، اما انى اياك امر و اياك انهى و اياك اغاب و اياك اثيب.

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب خدا نے عقل کو پیدا کیا تو اسے توبت گویا لے کر فرمایا۔ آگے آئے۔ پھر کہا پیچھے ہٹ دیجئے۔ پھر فرمایا اپنے عزت و جلال کی قسم میں نے تجھ سے زیادہ محبوب کوئی چیز نہیں پیدا کی میں تجھ کو صرف اس شخص میں کامل کروں گا جس کو میں دوست رکھتا ہوں میں تیرے بچتے ہوئے پر امر و نہی کرتا ہوں اور ثواب دیتا ہوں۔ اس حدیث میں بتایا گیا ہے کہ مدار تکلیف بشری عقل ہے جب تک عقل بچتے نہ ہو۔ احکام الہیہ کا تعلق انسان سے نہیں ہوتا۔ توضیح دوسرے پہلو عقل سے مراد خلق تدبیری نہیں بلکہ تقدیری ہے۔ یعنی بطور استعارہ تمثیلیہ خلق کہا گیا ہے۔ تیسرے پہلو مسیح کی تعریف یہ ہے کہ جہاں آگے بڑھنے کا حکم دیا گیا ہے وہاں آگے بڑھے۔ جہاں پیچھے ہٹنے کا حکم ہے وہاں پیچھے ہٹے۔ جو جسم کامل عقل کا منظر انبیاء و مرسلین اور آئمہ طاہرین ہیں جن کی عقل وقت پیدائش ہی سے کامل ہوتی ہے۔ پانچویں خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عقل ہے کیونکہ وہ ذریعہ معرفت باری تعالیٰ ہے۔ چھٹے یہی عقل وجہ فضیلت ہے تمام مخلوق پر۔



۲۔ حدیث۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ قَتَرٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ سَالِحٍ، عَنْ سَعْدِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ الْأَسْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: هَبَطَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: يَا آدَمُ إِنِّي أَمَرْتُ أَنْ أُخْتَرَكَ وَاحِدَةً مِنْ ثَلَاثٍ فَأَخْتَرْتَهَا وَدَعَيْتَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ لَهُ آدَمُ: يَا جِبْرِيلُ وَمَا الثَّلَاثُ؟ فَقَالَ: الْعَقْلُ وَالْحَيَاءُ وَالِدِّينُ فَقَالَ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنِّي قَدْ اخْتَرْتُ الْعَقْلَ فَقَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا جِبْرِيلُ إِنَّا أَمَرْنَا أَنْ نَكُونَ مَعَ الْعَقْلِ حَيْثُ كَانَ قَالَ: فَشَانَاكُمَا وَغَرَجَ.

جب جبریل زمین پر آئے تو آدم سے کہا۔ مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں تمہیں تین چیزوں میں سے ایک کے لینے اور دوسرے چھوڑنے کا اختیار دوں۔ آدم نے پوچھا وہ تین کیا ہیں۔ جبریل نے کہا عقل، حیا و دین ہیں۔ آدم نے کہا میں نے عقل کو لے لیا۔ جبریل نے حیا و دین سے کہا تم وہاں سے جاؤ اور عقل کو چھوڑو انہوں نے کہا۔ اسے جبریل ہی ہمارے لئے حکم یہ ہے کہ ہم عقل کے ساتھ ہیں۔ جہاں کہیں بھی وہ رہے۔ جبریل نے کہا شک ہے اور اس پر چلے گئے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حیا و دین عقل کے ساتھ ہیں اگر عقل نہیں تو پھر ان کا واسطہ حیا و دین سے نہ رہتا۔ خدا کے دین کو چھوڑنا اس کی دلیل ہے کہ عقل رخصت ہو چکی۔

۳۔ حدیث امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔

۳۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ قَبِيْلَةَ الْجَبَّارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ إِلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: قُلْتُ لَهُ: مَا الْعَقْلُ؟ قَالَ: مَا عَصِدَ بِهِ الرَّحْمَنُ وَانْكَسَبَ بِهِ الْجَنَانُ، قَالَ: قُلْتُ: فَإِنِّي كُنْتُ فِي مَعَادِنَةٍ، فَقَالَ: تِلْكَ النُّكْرَاءُ، تِلْكَ الشَّيْطَانَةُ وَهِيَ شَبِيهَةٌ بِالْعَقْلِ وَلَيْسَتْ بِالْعَقْلِ. كَسَى نَعْلَ مَادَنَ آلِ مُحَمَّدٍ پوچھا عقل کی تعریف کیلئے۔ فرمایا جس سے زمین کی عبادت کی جائے اور جنت کو حاصل کیا جائے پوچھا معاویہ میں کیا چیز تھی۔ فرمایا انکار و نکمار سے مراد وہ چیز ہے جس سے دوسرا مانگا چلیے۔ (چالاک مکاری)

مطلب یہ ہے کہ اگر پیر و حق کی نہ کی جائے تو یہ نشان عقل نہیں۔ بلکہ عقل سے ملتی جلتی ایک چیز ہے جسے عربی زبان میں نکمہ کہتے ہیں جو شخص خدا کی عبادت نہیں کرتا وہ اپنے لئے خدا و آخرت ہیا نہیں کرتا۔ اس نے عقل کے تقاضہ کو پورا نہیں کیا۔ عقل اس لئے خدا نے دی ہے کہ اس کی معرفت حاصل کر کے اس کے احکام پر عمل کیا جائے جس نے اس غرض کو پورا نہ کیا۔ اس نے عقل کی بجائے احمق



شیطان سے کام لیا۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:-

۴۔ ثَقَاتُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ :  
سَمِعْتُ الرَّضَاءَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : صَدِيقُ كُلِّ امْرِءٍ عَقْلُهُ وَ عَدُوُّهُ جَهْلُهُ .

ہر شخص کا دوست اس کی عقل ہے اور اس کا دشمن اس کی جہالت، یعنی جو کوئی عقل رکھتا ہے پیروی حق کتاب ہے اور اس صورت میں دشمن کی دشمنی اسے نقصان نہیں پہنچا سکتی اور اگر عقل نہیں ہے بلکہ جہالت ہے تو کوئی اسے نفع نہیں پہنچا سکتا

۵۔ وَ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْجَهْمِ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ عِنْدَنَا قَوْمًا لَهُمْ مَحَبَّةٌ وَلَيْسَتْ لَهُمْ تِلْكَ الْقَرِيبَةُ يَقُولُونَ بِهَذَا الْقَوْلِ فَقَالَ : لَيْسَ أُولَئِكَ مَعَنَا غَائِبٌ اللَّهُ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ : فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ .

۵۔ مدادی نے امام رضا علیہ السلام سے کہا۔ ہمارے پاس ایک ایسی جماعت ہے کہ ان کو آپ کی محبت تو ہے لیکن وہ بات نہیں سمجھ سکتے لائق ہیں کیوں کہ انھوں نے اپنے دین کو حکمت قرآن سے علم و یقین و بصیرت کے ساتھ نہیں ملایا ہم اقرار کرتے ہیں اس کو نہیں کہتے کیا وہ لوگ مومن ہیں فرمایا یہ لوگ ان میں سے نہیں جن کی اس آئینہ منور نے کی ہے اللہ نے ایسے لوگوں سے خطاب نہیں کیا۔ عقلمندوں سے خطاب کرتے ہوئے سورہ حشر میں فرمایا ہے۔ اے بصیرت والو! محبت حاصل کرو۔ یعنی یہ قوم صحیح معنی میں مومن نہیں بلکہ اہل شک ہیں

۶۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ حَسَّانٍ ، عَنْ أَبِي شَمْرٍ الرَّازِيِّ ، عَنْ سَبْعِ بْنِ عَمِيرَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : مَنْ كَانَ غَافِلًا كَانَ لَهُ دِينٌ وَ مَنْ كَانَ لَهُ دِينٌ دَخَلَ الْجَنَّةَ .

۶۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جو صاحب عقل ہے اس کا ایمان حقیقی ہے وہ داخل جنت ہوگا

۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَقْتَنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَنَانٍ ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّمَا يَدَاقُ اللَّهُ الْعِبَادَ فِي الْحِسَابِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى قَدْرِ مَا آتَاهُمْ مِنَ الْعُقُولِ فِي الدُّنْيَا .

۷۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ خداوند عالم روز قیامت اپنے بندوں سے محاسبہ اسی لحاظ سے کریگا جن عقل ان کو دنیا میں دی ہے



۸۔ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ إِسْحَاقَ الْأَحْمَرِ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ مُلَيْمَانَ الدَّبْلَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: قُلَانُ مِنْ عِبَادَتِهِ وَدِينِهِ وَفَضْلِهِ: فَقَالَ: كَيْفَ عَقَلَهُ؟ قُلْتُ: لَا أَدْرِي، فَقَالَ: إِنَّ الْبَابَ عَلَى قَدْرِ الْعَقْلِ، إِنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فِي حَبْرَةٍ مِنْ حَرَاثِ الْبَحْرِ خَضِرًا نَضِيرًا كَثِيرًا الشَّجَرِ طَاهِرَةً الْمَاءِ، وَإِنْ مَلَكَ مِنْ الْمَلَائِكَةِ مَرَّ بِهِ فَقَالَ: يَا رَبِّ أَرِنِي بَابَ عَبْدِكَ هَذَا فَأَرَاهُ اللَّهُ [تعالى] ذَلِكَ، فَاسْتَقَلَّهُ الْمَلَكُ فَأَوْحَى إِلَيْهِ تَعَالَى: إِلَهُ: أَنْ اسْمَحْهُ فَأَرَاهُ الْمَلَكُ فِي سُورَةٍ أَنْبِيَاءٍ فَقَالَ لَهُ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا رَجُلٌ عَابِدٌ بَلَّغَنِي مَكَانَكَ وَعِبَادَتَكَ فِي هَذَا الْمَكَانِ فَأَنْبَيْتَكَ لِأَعْبُدَ اللَّهَ مَعَكَ فَكُنْ مَعَهُ يَوْمَهُ ذَلِكَ فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ لَهُ الْمَلَكُ: إِنَّ مَكَانَكَ لَمَرْدُ وَمَا يَصْلُحُ إِلَّا لِلَّهِ أَنْتَ فَقَالَ لَهُ الْعَابِدُ: إِنَّ لِمَكَانِنَا هَذَا عِيًّا فَقَالَ لَهُ: وَمَا هُوَ؟ قَالَ: لَيْسَ لِرَبِّنَا بَيْعَةٌ فَأَوْكَانَ لَهُ جِمَارٌ رَمَيْنَاهُ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ فَلَمَّا هَذَا الْحَبِيشُ يَصْبِغُ، فَقَالَ لَهُ ذَلِكَ الْمَلَكُ: وَمَا لِرَبِّكَ جِمَارٌ؟ فَقَالَ: لَوْ كَانَ لَهُ جِمَارٌ مَا كَانَ يَصْبِغُ مِنْهُ هَذَا الْحَبِيشُ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَى الْمَلِكِ اسْمَحْهُ عَلَيْهِ عَلَى قَدْرِ عَقْلِهِ.

۸۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ فلاں شخص اپنی عبادت اور دین میں ایسا ایسا کیا تو اس کی عقل کیسے ہے میں نے کہا یہ میں نہیں جانتا فرمایا تو اب بعد عقل بتا دے۔ بنی اسرائیل میں ایک ماہر اللہ کی عبادت ایسا جو دیر میں کر رہا تھا جو نہایت سرسبز غار اب تھا۔ بہت دخت تھا وہ صاف و صاف پانی ایک فرشتہ اس پر چڑھا۔ باب مجھ اس بندے کا ثواب دکھانے غار نے دکھا دیا فرشتہ کو بلحاظ عبادت کم معلوم ہوا خدا نے وحی کی کہ تو اس کی صحبت میں جا کر وہ فرشتہ بشری صورت میں اس کے پاس گیا اس نے پوچھا تو کون ہے اس نے کہا میں ایک عابد ہوں مجھے چاہیے کہ میں جہاں عبادت کا دل چاہا کرتا ہوں ساتھ اللہ کی عبادت کروں پس وہ اس کے ساتھ دن بھر رہا۔ صبح کو فرشتہ نے کہا یہ بڑی فرحت کی جگہ ہے عبادت کے لئے بہت موزوں ہے وہ بد نے کہا ہاں اچھا ہے مگر ایک بات خرابی کہ ہے اس نے کہا وہ کیل ہے کہا ہمارے رب کے پاس کوئی چوہا یہ نہیں۔ اگر گدھا ہوتا تو ہم چراتے اور یہاں کی گھاس بے کار ہے ہاں۔ خدا نے فرشتہ کو وحی کی کہ ہم اس کو ثواب بعد اس کی عقل کے دیں گے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الثَّوْقَلِيِّ، عَنِ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا بَلَغَكُمْ عَنْ رَجُلٍ حُسْنُ حَالٍ فَانظُرُوا فِي حُسْنِ عَقْلِهِ، فَإِنَّمَا يُجَازَى بِعَقْلِهِ.



۱۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

جب تم کو کسی شخص کے متعلق اچھی عبادت کا حال معلوم ہو تو یہ دیکھو اس کی عقل کیسی ہے کیوں کہ بدلہ عقل کے مطابق دیا جائیگا

۱۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَامٍ، عَنِ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: ذَكَرْتُ

لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا مُبْتَلًى بِالْوَسْوَسِ وَالصَّلَاةِ، وَ قُلْتُ: هُوَ رَجُلٌ عَاقِلٌ، فَقَالَ: أَبُو عَبْدِ اللَّهِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَيْ عَقْلٌ لَهُ وَهُوَ يُطِيعُ الشَّيْطَانَ، فَقُلْتُ: لَهُ: وَ كَيْفَ يُطِيعُ الشَّيْطَانَ فَقَالَ: سَلُّهُ هَذَا  
الَّذِي يَأْتِيهِ مِنْ أَيْ شَيْءٍ هُوَ فَإِنَّهُ يَقُولُ لَكَ: مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ.

۱۰۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا جو وضو اور نماز میں مبتلائے دوسو اس تعاقب  
نے کہا وہ مرد ماقول ہے فرمایا۔ راوی عقل لہ وہو طبع الشیطان اس کے پاس عقل کہاں جو شیطان کی پیروی کرتا ہے۔ میں نے کہا یہ  
کیسے فرمایا۔ اس سے پوچھو۔ یہ دوسو اس جو تیرے دل میں پیدا ہوتے ہیں یہ کہاں سے آتے ہیں وہ کہے گا یہ عمل شیطان ہے۔

۱۱۔ وَدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَامٍ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ  
اللَّهِ ﷺ: مَا قَسَمَ اللَّهُ لِلْعِبَادِ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ الْعَقْلِ، قَدْ رُفِعَ الْعَالِمُ أَفْضَلُ مِنْ سَهْرِ الْجَاهِلِ وَ إِقَامَةُ  
الْعَالِمِ أَفْضَلُ مِنْ شُحُوصِ الْجَاهِلِ وَلَا بَيْتَ اللَّهِ يُبَيِّتُ وَلَا رُؤُوسَ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ الْعَقْلَ وَ يَكُونَ عَمَلُهُ  
أَفْضَلَ مِنْ جَمِيعِ عُقُولِ أُمَّتِهِ وَ مَا يُضَوِّرُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نَفْسِهِ أَفْضَلُ مِنْ اجْتِهَادِ الْمُجْتَهِدِينَ،  
وَ مَا أَدَّى الْعَبْدُ قَرَأَتِ اللَّهِ حَتَّى عَقَلَ عَنْهُ وَلَا بَلَغَ جَمِيعُ الْعَالِمِينَ فِي فَضْلِ عِبَادَتِهِمْ مَا بَلَغَ الْعَالِمُ  
وَالْعَالِمُ لَهُمْ أَوْلُو الْأَلْبَابِ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: وَمَا يَذْكُرُوا إِلَّا أُولَ الْأَلْبَابِ،

۱۱۔ راوی کہتا ہے کہ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا نے اپنے بندوں پر عقل سے افضل کوئی چیز تقسیم نہیں کی۔ ماقول  
کا سونا۔ جاہل کے جاننے سے بہتر ہے تقسیم ہونا بہتر ہے۔ جاہل کے سفر حج وغیرہ کرنے سے۔ خدا نے جس رسول کو بھیجا وہ از روئے عقل  
سالم تھا اس کی عقل افضل ہوتی ہے تمام مابعدوں کی عقلوں سے یا اہل عبادت کی وجہ سے اور وہ اولوالالباب ہیں جن کا ذکر خدا نے  
قرآن میں کیا ہے۔ وَمَا يَذْكُرُوا إِلَّا أُولَ الْأَلْبَابِ



۱۲۔ ابو عبد اللہ الا شعمری، عن بعض اصحابنا ذکاء عن هشام بن الحکم قال: قال لي ابو الحسن موسى بن جعفر **عليه السلام**: يا هشام ان الله تبارك و تعالی بشر اهل العقل و الفهم في كتابه فقال: «بشیر عبادہ الذین یستمعون القول فیستنبیون احسنه اولئک الذین هداهم الله و اولئک هم اولو الاثر»۔

اصل هشام بن الحکم سے مروی ہے کہ ابو الحسن موسی بن جعفر علیہ السلام نے مجھ سے بیان فرمایا کہ اے ہشام خدا اہل عقل و فہم کے لئے اپنی کتاب میں فرماتا ہے بشیر عباد اللہ الذین یستمعون القول فیستنبیون احسنہ اولئک الذین هداهم اللہ اولئک هم اولو الاثر۔ (اے محمد و انبیاء) اے دو میرے ان بندوں کو جو کان لگا کر میرا کلام سنتے ہیں اور اچھی بات پر عمل کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن کو اللہ نے ہدایت کی ہے اور وہ عقلمند ہیں۔

یا هشام: ان الله تبارك و تعالی اكمل للناس الخبيج بالعقول و نصر النبيين و دلهم على ربوبيته بالادلة فقال: «واللهكم الة واحد، لا الة الا هو الرحمن الرحيم» ان في خلق السموات و الارض و اختلاف الليل و النهار و الفلك التي تجري في البحر بما ينفع الناس، و ما انزل الله من السماء من ماء فاحيي به الارض بعد موتها و بئ فيها من كل دابة يخرج الياح و السحاب المسخر بين السماء و الارض، لا يات لقوم يعقلون»۔

اے ہشام خدا نے عقول کے ذریعے سے اپنی حجت کو ان انسانوں پر تمام کیا اور بیان سے انبیاء کی نصرت اور دلائل سے اپنی ربوبیت کی طرف ان کی رہنمائی فرمائی اور فرمایا۔ بے شک آسمانوں اور زمین کی خلقت میں اور مدت دن کے آنے جانے میں اور ان کشتیوں میں جو دریا میں چلتی ہیں اور لوگوں کو نفع پہنچاتی ہیں اور آسمان سے جو پانی نازل ہوتا ہے اور اس سے زمین زندہ کی جاتی ہے اور ہر قسم کے چھپائے ہوئے جو اس پر چلے پھرتے ہیں اور ہواؤں کا چلنا اور آسمان و زمین کے درمیان بادل کا سفر ہونا یہ سب ان لوگوں کے لئے خدا کی نشانیاں ہیں جو عقل رکھتے ہیں۔

یا هشام قد جعل الله ذلك دليلاً على معرفته بأن لهم مدبراً، فقال: «و سخر لكم الليل و النهار و الشمس و القمر و النجوم مسخرات بأمره، ان في ذلك



لآیات لقوم یعقلون . « . وقال : « هو الذي خلقكم من تراب ثم من نطفة ثم من علقه ثم يخرجكم طفلاً ثم لتبلغوا أشدكم ثم لتكونوا شيوخاً ومنكم من يتوفى من قبل ولتبلغوا أجلاً مسمى ولعلكم تعقلون . « وقال : « إن في اختلاف الليل والنهار وما أنزل الله من السماء من رزق فأحيى به الأرض بعد موتها وتصريف الرياح والسحاب المسخر بين السماء والأرض [ آيات لقوم يعقلون . « وقال : « يحيى الأرض بعد موتها ، قد بينا لكم الآيات لعلكم تعقلون . « وقال : « جذات من أعناب وزرع ونخيل ، صنوان وغير صنوان يسقى بما ، واحد و تفضل بعضها على بعض في الأكل ، إن في ذلك لآيات لقوم يعقلون . « وقال : « ومن آياته يرسم البرق خوفاً وطمعاً وينزل من السماء ماء فيحيى به الأرض بعد موتها . إن في ذلك لآيات لقوم يعقلون . « وقال : « قل تعالوا أتدل ما حرم ربكم عليكم ألا تشركوا به شيئاً وبالوالدين إحساناً ولا تقتلوا أولادكم من إملاق ، نحن نرزقكم وإيتاهم ولا تقربوا الفواحش ما ظهر منها وما بطن ولا تقتلوا النفس التي حرم الله إلا بالحق ، ذلكم وصيكم به لعلكم تعقلون . « وقال : « هل لكم من ما ملكت أيمانكم من شركاء فيما رزقناكم فأنتم فيه سواء تخافونهم كخيفتكم أنفسكم ، كذلك تفصل الآيات لقوم يعقلون

اے ہشام خدا نے ان کا اپنی معرفت کی دلیل قرار دیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کوئی مدبر سے وہ فرماتا ہے تمہارے لئے رات اور دن اور سورج اور چاند کو مسخر کر دیا اور ستارے اس کے حکم سے مسخر ہیں ان میں عقلمندوں کے لئے خدا کی معرفت کی نشانیاں ہیں یہ بھی فرماتا ہے کہ خدا وہ ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر لطف سے پھر طقت سے پھر تمہیں بچہ بنا کر نکالتا ہے پھر تمہیں شباب کی منزل تک پہنچاتا ہے پھر تم بڑھے ہو جاتے ہو اور بعض اس سے پہلے مر جاتے ہیں تاکہ تم پہنچو مدت معین تک اور تاکہ تم سمجھو اور تم بھولو خدا امرنے کے بعد زمین کو زندہ کرتا ہے۔ ہم نے اپنی آیات تم سے بیان کر دیں تاکہ تم سمجھو۔

اور فرماتا ہے انگوروں کے باغ ہیں اور کھیتیاں ہیں اور خرما کے درخت ہیں ایک تنہ کے اور دو شاخوں کے جو ایک ہی پانی سے سیراب ہوتے ہیں اور ہم نے نالہ میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے یہاں تاں ہیں اس قوم کے لئے جو سمجھ والی ہیں اور فرمایا اس کی نشانیاں ہیں سے ایک یہ ہے کہ تم کو بجلی دکھاتا ہے جو تمہارے لئے اسید و بیم کا باعث ہوتی ہے اور آسمان سے



ہاں برساتا ہے جس سے زمین مرنے کے بعد زندہ ہو جاتی ہے اس میں آیات ہیں اس قوم کے لئے جو صاحب عقل ہیں۔

اور فرماتا ہے آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ خدا نے تم پر کیا حرام کیلئے کسی چیز کو خدا کا شریک نہ بناؤ۔ والدین سے احسان کرو اور مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو۔ ہم تمہیں بھی ندق دینے والے ہیں اور ان کو بھی۔ اور بدکار یوں کے قریب نہ جاؤ۔ ظاہریوں یا چھپی ہوئی اور بے خطا کسی کی جان نہ لو۔ ہاں حق پر قتل کرو تو ٹھیک ہے۔ میری تم کو یہی ہدایت ہے تاکہ تم عقلمند بنو۔ اور فرمایا۔ آیا تمہارے شریک ہیں تمہارے تمام ظلام اور کنیزیں اس چیز میں جو ہم نے تم کو ندق دیا ہے تو کیا تم اس مال کے تصرف میں سب برابر ہو کہ تم ڈرتے ہو کیا تمہیں ان سے ایسا ہی خوف ہے جیسا تمہیں اپنے لوگوں کا حق و حسد دینے میں خوف ہوتا ہے (پھر بندوں کو خدا کا شریک کیوں بناتے ہو ہم عقلمندوں کے لئے اپنی آیات۔ یونہی تفصیل سے بیان کرتے ہیں۔

یعنی جب تم اقرار کرتے ہو اس بات کا کہ تم اس امر پر راضی نہیں ہوتے کہ تمہارے کنیز اور غلام بغیر تمہارے حکم کے تمہارے اس مال میں تصرف کریں جو ہم نے تم کو دیا ہے تو خدا کیوں کر اس بات پر راضی ہو گا کہ اس کے بندے پیروی ظن کر کے اس کے کارخانہ قدرت میں تصرف کریں جس میں اس نے کسی کا شریک نہیں بنایا۔

بَاہِشَامُ : ثُمَّ وَعَظَ أَهْلَ الْعَقْلِ وَ رَغَّبَهُمْ فِي الْآخِرَةِ فَقَالَ : هُوَ الْحَيَوَةُ الدُّنْيَا إِلَّا لَعِبٌ وَ لَهْوٌ وَلِلْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔

امام علیہ السلام نے فرمایا۔ اے ہشام خدا نے اپنی حجت پوری کرنے کے لئے عقلوں اور پیغمبروں کی ہدایت پر اکتفا نہیں کی بلکہ اس کے بعد عقلوں کو نصیحت کی اور آخرت کی طرف رغبت دلائی۔ اس طرح کہ فرمایا نہیں ہے زندگانی دنیا مگر لہو و لعب، البتہ دار آخرت بہتر ہے ان لوگوں کے لئے جو عذاب آخرت سے ڈرتے ہیں اور عقل سے کام لیتے ہیں۔

بَاہِشَامُ : ثُمَّ خَوَّفَ الَّذِينَ لَا يُعْقِلُونَ عِقَابَهُ فَقَالَ تَعَالَى : هُمْ دَمَرْنَا الْآخِرِينَ وَ إِيَّاكُمْ أَمَرْنَا وَ عَابَهُمْ مُصِيبِينَ وَ بِاللَّيْلِ أَفَلَا تَعْقِلُونَ۔ وَ قَالَ : إِنَّا مُنْزِلُونَ عَلَى أَهْلِ هَذِهِ الْقَرْيَةِ زُلْزَلًا مِنْ السَّمَاءِ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ وَلَقَدْ تَرَكْنَاهَا آيَةً يَتَذَكَّرُ لِقَوْمٍ يَعْقِلُونَ۔

پھر نبی کے بعد اس نے ان لوگوں کو ڈرایا جو سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے فرمایا ہم نے دوسروں کو ہلاک کر دیا۔ اے اہل مکہ تم



گرتے ہو سفر میں اس طرف سے جہاں قوم لوہ کو ہلاک کیا تھا۔ جس وقت آپؐ نے منظر دیکھتے ہوئے تو کیا تم سمجھ سے کام نہ لو گے۔ ہم نازل کرنے والے ہیں اس گاؤں کے باشندوں پر آسمان سے عذاب کیونکہ وہ فاسق ہیں اور ہم نے اس عذاب سے دشمن دیلیں چھوڑ دی ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل والے ہیں۔

يَا هِشَامُ . إِنَّ الْعُقْلَ مَعَ الْعِلْمِ فَقَالَ : وَ زَيْلِكَ الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ وَمَا يَعْقِلُهَا إِلَّا أَنْعَالُ الْمُؤْمِنِ

اے ہشام عقل علم کے ساتھ ہے جیسا کہ فرماتا ہے یہ مثالیں ہم نے ان لوگوں کے لئے بیان کی ہیں جو ذی عقل ہیں کیوں کہ ان کو نہیں سمجھتے بلکہ عقل والے۔

يَا هِشَامُ ثُمَّ ذَمَّ الَّذِينَ لَا يَعْقِلُونَ فَقَالَ : « وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ اتَّبِعُوا مَا أَنْزَلَ اللَّهُ قَالُوا بَلْ نَتَّبِعُ مَا أَلْفَيْنَا عَلَيْهِ آبَاءَنَا أَوْ لَوْ كَانَ آبَاؤُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ شَيْئًا وَلَا يَهْتَدُونَ »  
 وَقَالَ : « وَمِثْلَ الَّذِينَ كَفَرُوا كَمِثْلِ الَّذِي يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ إِلَّا دَعَاءً وَنِدَاءً صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُونَ » . وَقَالَ : « وَمِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ أَفَأَنْتَ تَسْمَعُ الصَّمَّ وَلَوْ كَانُوا لَا يَعْقِلُونَ » . وَقَالَ : « أَمْ تَحْسَبُ أَنْ أَكْثَرُهُمْ يَسْمَعُونَ أَوْ يَعْقِلُونَ إِنْ هُمْ إِلَّا كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ سَبِيلًا » . وَقَالَ : « لَا يَقَاتِلُونَكُمْ جَمِيعًا إِلَّا فِي قَرَى حَصْنَةٍ أَوْ مِنْ وَرَاءِ جَدِّ بِأَسْهُمٍ بَيْنَهُمْ شَدِيدٌ تَحْسِبُهُمْ جَمِيعًا وَقُلُوبُهُمْ شَتَّى ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَا يَعْقِلُونَ » . وَقَالَ : « وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتَابَ أَفَلَا تَعْقِلُونَ »

اے ہشام پھر خدا نے مذمت کی ہے۔ ان لوگوں کی جو عقل نہیں رکھتے فرماتا ہے جب ان سے کہا گیا جو کچھ اللہ نے نازل کیا ہے اس کی پیروی کرو۔ تو انہوں نے کہا کہ ہم تو پیروی کریں گے اس کی جس پر ہم نے اپنے آباء و اجداد کو پایا ہے اگرچہ ان کے آباء و اجداد نے کچھ بھی نہیں سمجھا اور نہ ہدایت پائی۔ اور فرمایا۔ کافروں کی مثال ان لوگوں جیسی ہے جو ندا کرتے ہیں ان دیکریوں کو جو آواز کے سوا کچھ نہیں سنتیں۔ وہ بہرے گونگے اور اندھے ہیں جو کچھ نہیں سمجھتے اور فرماتا ہے بعض ایسے ہیں کہ اے رسول تمہاری بات سنتے ہیں۔ مگر راہ پر نہیں آتے پس تو کیا تم بہروں کو سناتے ہو چاہے وہ عقل نہ رکھتے ہوں اور فرماتا ہے تو کیا تم اے رسول یہ گمان کرتے ہو کہ اکثر لوگ جو تمہاری بات سنتے اور سمجھتے ہیں تو ایسا نہیں وہ جو پاؤں



کی مانند ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ سبیل، زیادہ گمراہ۔ اے ہشام پھر فرماتے ہیں یہودی تم سے جنگ نہیں کرتے بلکہ ایسے قریبوں میں جو خندقوں سے محفوظ ہیں یا دیواروں کے پیچھے کیوں کرو اپنیوں سے بھی بہت دُستے ہیں تم ان کو یا ہم دوست بناتے ہو حالانکہ ان کے اندسا اختلاف ہے اور وہ عقل نہیں رکھتے اور فرماتے ہیں سورہ بقوہ میں تم اپنے نفسوں کو بھروسے بناتے ہو حالانکہ تم کتاب پڑھتے ہو کیا تم عقل نہیں رکھتے۔

يَا هِنَامُ : ثُمَّ ذَكَرَ اللَّهُ الْكَثْرَةَ فَقَالَ : . وَإِنْ تُطِيعُ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ . وَقَالَ : . وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ : قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ، بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ . وَقَالَ : . وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً فَأَخْبَا بِهِ الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا لَيَقُولُنَّ اللَّهُ قُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ ، بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ .

اے ہشام خدائے کثرت کی مذمت کی ہے فرماتے ہیں اگر تم اس اکثریت کا اتباع کرو جو روئے زمین پر ہے تو وہ تم کو خدا کے راستے سے گمراہ کر دے گی پھر فرماتے ہیں اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں کو اور زمین کو کس نے پیدا کیا۔ تو وہ کہیں گے اللہ نے۔ کہہ دو حمد ہے اللہ کے لئے اور اکثر ان میں سے نہیں جانتے اور خدا نے فرمایا۔ اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان سے کس نے پانی برسا یا جس سے مرنے کے بعد زمین کو زندہ کیا گیا۔ تو وہ کہیں گے اللہ نے۔ کہہ دو حمد ہے اللہ کے لئے۔ لیکن ان کے اکثر نہیں سمجھتے۔

يَا هِنَامُ ثُمَّ مَدَحَ الْقَلَّةَ فَقَالَ : . وَقَلِيلٌ مِنْ عِبَادِيَ الشَّاكِرُونَ . وَقَالَ : . وَقَلِيلٌ مَا هُمْ . قَالَ : . وَقَالَ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَكْتُمُ إِيمَانَهُ أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا أَنْ يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ . وَقَالَ : . وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ . وَقَالَ : . وَلَكِنْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ . وَقَالَ : . وَأَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُونَ .

حضرت نے فرمایا۔ اے ہشام خدائے کثرت کی مذمت نے بعد قلت کی مدح فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں: میرے شکر گزار بندے کم ہیں (سہا، اور ایمان و عمل صالح رکھنے والے کم ہیں) ایک بندہ مومن جو آل فرعون میں سے تھا کہا کیا تم ایسے شخص کو قتل کرتے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا رب اللہ ہے (مومن) اور سورہ ہود میں ہے کہ نوح پر کم لوگ ایمان لائے لیکن ان کے اکثر نہیں جانتے اور ان کے اکثر سمجھ نہیں رکھتے۔

يَا هِنَامُ ثُمَّ ذَكَرَ أُولَى الْأَبَابِ بِأَحْسَنِ الذِّكْرِ وَحَلَّاهُمْ بِأَحْسَنِ الْجَلِيَّةِ ، فَقَالَ : . يُؤْتِي



الْحِكْمَةُ مَنْ يَشَاءُ وَمَنْ يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا وَمَا يَذْكَرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ،  
وَقَالَ : هُوَ الَّذِي إِخْوَنَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا يَذْكَرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ ،  
وَقَالَ : هَإِنِّي فِي خَلْقِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ اخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَا يَاتِ لِأُولِي الْأَلْبَابِ ، وَقَالَ :  
وَأَمَّنْ يَعْلَمُ إِنَّمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنَ رَبِّكَ الْحَقُّ كَمَنْ هُوَ أَعْمَى إِنَّمَا يَنْتَظِرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ، وَقَالَ :  
وَأَمَّنْ هُوَ قَائِمٌ أَنَا ، الْمَلِكُ مَاجِدًا وَقَائِمًا يَحْتَدُّ الْخَرَّةَ وَيَرْجُو رَحْمَةً رَبِّهِ ، قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ  
يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ إِنَّمَا يَنْتَظِرُ أُولُو الْأَلْبَابِ ، وَقَالَ : كِتَابُ أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ لِتُذَكِّرَ  
آيَاتِهِ وَ لِيَتَذَكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ ، . . . وَقَالَ : وَ لَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَى ، وَ أَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ  
الْكِتَابَ هُدًى وَ ذِكْرًا لِأُولِي الْأَلْبَابِ ، وَقَالَ : هُوَ ذِكْرٌ فَإِنَّ الذِّكْرَ يَنْفَعُ الْمُؤْمِنِينَ ،

اے ہشام پھر خدا نے صاحبان عقل کا ذکر بہترین صورت میں کیا ہے اور بہترین زیور فضل و کمال سے ان کو آراستہ  
کیا ہے اور فرمایا ہے خدا جے چاہتا ہے حکمت دیتا ہے اور جے حکمت دی گئی ہے اسے غیر کثرت دی گئی اور نہیں ذکر کرتے مگر  
اولوالالباب اور پھر فرماتا ہے آسمانوں اور زمینوں کے پیدا کرنے سات دن کے بار بار آنے جانے میں صاحبان عقل کے  
لئے خدا کی نشانیاں ہیں جو شخص یہ جانتا ہے کہ جو کچھ اے رسول تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوا ہے وہ حق ہے وہ اس  
اندھے کی طرح نہیں جو کچھ نہیں سمجھتا۔ مذکرہ کرنے والے تو صاحبان عقل ہی ہیں جنہوں کی تاریکی میں سمجھ و قیام کے ساتھ شک  
طرف رجوع کرنا ہوا ہے اور وہ آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی حکمت کی امید کرتا ہے۔ کہہ دو اے رسول جو لوگ جانتے  
ہیں اور جو نہیں جانتے کیا وہ برابر ہیں۔ بے شک صاحبان عقل ہی تذکرہ کرتے ہیں اور فرمایا۔ اے رسول جو کتاب ہم نے تم پر  
نازل کی ہے وہ مبارک ہے اور غرض نزول یہ ہے کہ لوگ اس کی آیات میں غور و تامل کریں اور تذکرہ کرتے ہیں اس کا صاحبان  
عقل، ہم نے موسیٰ کو ہدایت بھری کتاب دی اور وارث بنایا۔ بنی اسرائیل کی اس کتاب کا جو ہدایت و نصیحت ہے  
عقلمندوں کے لئے ذکر کرو کیوں کہ ذکر نامومنین کو نفع دیتا ہے۔

بَاهِشَامُ إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَقُولُ فِي كِتَابِهِ : هَإِنِّي فِي ذَلِكَ لَذِكْرٌ لِمَنْ كَانَ لَهُ قَلْبٌ ،  
يَعْنِي : عَقْلٌ : وَقَالَ : هُوَ لَقَدْ آتَيْنَا لُقْمَانَ الْحِكْمَةَ ، قَالَ



اے ہشام خدا اپنی کتاب میں فرماتا ہے نصیحت اس کے لئے سود مند ہے جو دل یعنی عقل رکھتا ہے۔ ہم نے لقمان کو حکمت دی (امام نے فرمایا اس سے مراد عقل مندی اور ہوش مندی ہے)

يَا هِشَامُ إِنَّ لِقَمَانَ قَالَ لِأَبْنِهِ : تَوَاضَعْ لِلْحَقِّ تَكُنْ أَمَلُ النَّاسِ وَ إِنَّ الْكَثِيرَ لَدَى الْحَقِّ يَبْرُ ، يَا بَنِيَّ إِنَّ الدُّنْيَا بَحْرٌ عَمِيقٌ ، قَدْ غَرِقَ فِيهَا عَالَمٌ كَثِيرٌ فَلْتَكُنْ بَنِيَّتُكَ فِيهَا تَقْوَى اللَّهَ ، وَخَشَوْهَا الْإِيمَانُ وَشِرَاعُهَا التَّوَكُّلُ وَ قِيَمُهَا الْعَقْلُ وَ دَلِيلُهَا الْعِلْمُ وَ سُكَايُهَا الصَّبْرُ .

اے ہشام لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا۔ احکام کتاب اللہ کے آگے فروتنی کر تاکہ تو لوگوں میں سب سے زیادہ عقل مند ہو بے شک عقلمند لوگ خدا کے حکیم کے نزدیک کم ہیں دیکھو کہ اکثر لوگوں نے کتاب اللہ کو چھوڑ کر اپنی خواہشوں کی پیروی کر لی ہے، اے فرزند دنیا ایک گہرے سمندر کی مانند ہے جس میں بہت سے لوگ ڈوب گئے پس چاہیے کہ تیری کشتی اس پر شور و دیا میں تقویٰ ہو اور متاع کشتی تو جہاںی اللہ اور اس کا بادبان تو کل علی اللہ ہو۔ اور اس کی کار فرما عقل ہو اور نافرما علم اور پتہ اور صبر ہو۔

يَا هِشَامُ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ دَلِيلًا وَ دَلِيلُ الْعَقْلِ التَّفَكُّرُ ، وَ دَلِيلُ التَّفَكُّرِ التَّمَتُّ ، وَلِكُلِّ شَيْءٍ مَطَابِقَةٌ وَ مَطَابِقَةُ الْعَقْلِ التَّوَاضُّعُ وَ كَفَى بِكَ جَهْلًا أَنْ تَرْكَبَ مَا نُهِيتَ عَنْهُ .

اے ہشام ہر شے کے لئے ایک دلیل ہوتی ہے اور دلیل عقل فکر ہے عواقب امور میں اور رہنمائی فکر غموشی میں ہے ہر شے کا ایک مدگار ہے عقل کا مدافع تو تنہی پر ہے کیونکہ تکبر کرنا اللہ کی ممانا۔ عقلمندی کی راہ سے ہٹا دیتا چارہ عقل کے لئے اتنی بات کافی ہے کہ جس چیز نے خدا نے منع کیا ہے تو اسے بجالائے۔

يَا هِشَامُ مَا بَعَثَ اللَّهُ أَنْبِيَاءً وَ رُسُلًا إِلَى عِبَادِهِ إِلَّا لِيَعْقِلُوا عَنْ اللَّهِ فَأَخْتَنَهُمْ اسْتِجَابَةً أَحْسَنَهُمْ مَعْرِفَةً ، وَ أَعْلَمَهُمْ بِأَمْرِ اللَّهِ أَحْسَنَهُمْ عَقْلًا ، وَ أَكْمَلَهُمْ عَقْلًا أَرْفَعَهُمْ دَرَجَةً فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ .

اے ہشام خدا نے بندوں کی طرف اپنے انبیاء و مرسلین کو اس لئے بھیجا ہے کہ وہ عقلمندی کے ساتھ اللہ سے یعنی قرآن سے علم حاصل کریں اور از روئے استجاب و معرفت امر اللہ میں سب سے بہتر ہوں اور عقل میں کامل ہوں اور دنیا و آخرت



میں از روئے درجات بلند ہوں۔

يَاهِشَامُ إِنَّ اللَّهَ عَلَى النَّاسِ حُجَّتَيْنِ: حُجَّةٌ ظَاهِرَةٌ وَحُجَّةٌ بَاطِنَةٌ؛ فَأَمَّا الظَّاهِرَةُ: فَالْقَوْلُ  
وَالْأَنِّيَّةُ؛ وَالْأُتْمَةُ: وَأَمَّا الْبَاطِنَةُ: فَالْقَوْلُ.

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعَاقِلَ الَّذِي لَا يَسْتَعْلُ الْحَلَالَ شُكْرَهُ وَلَا يَنْفِلُ الْحَرَامَ صَبْرَهُ.

اے ہشام عقلمند وہ ہے کہ حلال روزی کی اس کے شکر کو کم نہیں کرتی ہے اور حرام کی زیادتی اس کے صبر کو کم نہیں کرتی  
یعنی حرام چیزوں کی زیادتی دیکھ کر وہ ان میں تصرف کو دانا نہیں رکھتا۔

يَاهِشَامُ مَنْ سَلَّطَ ثَلَاثًا عَلَى ثَلَاثٍ فَكَانَ سَامًا أَعَانَ عَلَى هَدْمِ عَقْلِهِ: مَنْ أَظْلَمَ نُورَ تَعَكُّرٍ يَطُولُ  
أَمَلُهُ. وَمَا مَرَّ آيَةُ حِكْمَتِهِ بِفُضُولِ كَلَامِهِ وَاطْمَأْنُنَ نُورَ عِبَرَتِهِ بِشَهَوَاتِ نَفْسِهِ فَكَانَ سَامًا أَعَانَ هَوَاهُ  
عَلَى هَدْمِ عَقْلِهِ. وَمَنْ هَدَمَ عَقْلَهُ أَفْسَدَ عَلَيْهِ دِينَهُ وَدُنْيَاهُ.

اے ہشام جس نے تین چیزوں کو تین پر مسلط کیا اس نے اپنی عقل کے خراب ہونے میں مدد کی اور جس نے طول عمل سے اپنی فکر کو تاریک  
کیا اس نے اپنے فضول کلام سے اپنی حکمت کے نور کو اپنے سے الگ کیا اور اپنے نور غیرت کو بکھار دیا۔ گویا اس نے عقل کی خرابی  
پر اپنی خواہشوں کی مدد کی اور جس نے اپنی عقل کو خراب کیا اس نے اپنے دین و دنیا کو تباہ کیا۔

يَاهِشَامُ كَيْفَ يَزُكُّ عِنْدَ اللَّهِ غَمْلًاكَ وَأَنْتَ قَدْ شَغَلْتَ قَلْبَكَ عَنْ أَمْرِ رَبِّكَ وَأَطَعْتَ هَوَاكَ  
عَلَى غَلَبَةِ عَقْلِكَ.

اے ہشام کیوں کر پاک صاف رہے گا تیرا عمل۔ در آنحالیکہ تو نے حکم رب سے دل کو ہٹا لیا ہے اور عقل کے تباہ کرنے  
میں خواہش نفس کی پیروی کی ہے۔

يَاهِشَامُ الْعَبْرُ عَلَى الْوَحْدَةِ عَلَامَةُ قُوَّةِ الْعَقْلِ، فَمَنْ عَقَلَ عَنِ اللَّهِ اعْتَزَلَ أَهْلَ الدُّنْيَا



وَالرَّائِبِينَ فِيهَا وَرَغِبَ فِيمَا عِنْدَ اللَّهِ وَكَانَ اللَّهُ أَتَنَّهُ فِي الْوَحْشَةِ وَصَاحِبَهُ فِي الْوَحْشَةِ وَغَنَاءُ فِي  
الْمَبْلَةِ وَهُوَ مِنْ غَيْرِ عَشِيرَةٍ.

اے ہشام تنہائی پر صبر کرنا تو عقل کی علامت ہے جس نے یہ کتاب خدا سے علم حاصل کیا تو وہ اہل دنیا اور اس کی طرف  
رغبت کرنے والوں سے الگ ہو گیا اور خدا کی طرف رجوع کی پس خدا وحشت میں اس کا آس اور وحدت میں اس کا ساتھی  
اور مفلسی میں اس کی تو نگری اور غیور قید اس کے لئے عزت ہوا۔

يَا هِشَامُ نَصَبُ الْحَقِّ لِبَطَاعَةِ اللَّهِ، وَلَا نَجَاءَ إِلَّا بِالطَّاعَةِ، وَالطَّاعَةُ بِالْعِلْمِ، وَالْعِلْمُ بِالتَّعَلُّمِ، وَالتَّعَلُّمُ  
بِالْعَقْلِ، يُعْتَقَدُ وَلَا عِلْمَ إِلَّا مِنْ عَالَمٍ رَبَّانِيٍّ، وَمَعْرِفَةُ الْعِلْمِ بِالْعَقْلِ.

اے ہشام خدا اپنی کتاب میں کہتا ہے اس کتاب میں نصیحت ہے اس شخص کے لئے جس کے پاس قلب یا عقل ہو  
ہشام حق طاعت خدا میں ہے اور نہیں ہے نجات مگر طاعت خدا میں اور طاعت ہوتی ہے علم سے اور علم ہوتا ہے حاصل  
کرنے سے اور حاصل کیا جاتا ہے عقل سے اور نہیں علم لینا چاہیے مگر عالم ربانی سے اور معرفت علم کا تعلق عقل سے ہے۔

يَا هِشَامُ قَلِيلُ الْعَمَلِ مِنَ الْعَالَمِ مَقْبُولٌ مُضَاعَفَةٌ كَثِيرُ الْعَمَلِ مِنْ أَهْلِ الْهُوْمَةِ الْجَهْلِ بِرَدُّ  
يَا هِشَامُ إِنَّ الْمَاثِلَ رَضِيَ بِالْذُّنُوبِ مِنَ الدُّنْيَا مَعَ الْحِكْمَةِ، وَلَمْ يَرْضَ بِالْذُّنُوبِ مِنَ الْحِكْمَةِ  
مَعَ الدُّنْيَا، وَلِلذِّكَ رِبْحَتْ يَجَارُهُمْ.

اے ہشام عالم کا قلیل عمل مقبول اور دو چند ہے اور اہل ہوا و جہل کا کثیر عمل بھی مردود ہے۔

اے ہشام عقل مند آدمی حکمت و دانائی پا کر کم سے کم متاع دنیا پر راضی ہوتا ہے اور نہیں راضی ہوتا کم خرد مندی پر جو زیادتی  
سامان دنیا کے ساتھ ہو۔

يَا هِشَامُ إِنَّ الْعُقُلَاءَ تَرَكُوا أَفْضُولَ الدُّنْيَا فَكَبِفَ الذُّنُوبِ وَتَرَكُوا الدُّنْيَا مِنَ الْفَضْلِ وَتَرَكُوا  
الذُّنُوبَ مِنَ الْقُرْبِ.



اے ہشام دنیا کے سامان کی زیادتی کو عقل مند لوگوں نے ترک کیا۔ پس حدود گناہ ان سے کیوں ہو، ترک دنیا فضیلت ہے اور ترک گناہ فرض۔

بَاهِنَامُ إِنَّمَا نَاوِلَ نَظَرَ إِلَى الدُّنْيَا وَإِنِّي أَهْلِبُهَا فَعَلِمَ أَنَّهَا لَا تُنَالُ إِلَّا بِأَمْسَقَةٍ وَ نَظَرَ إِلَى الْآخِرَةِ فَعَلِمَ أَنَّهَا لَا تُنَالُ إِلَّا بِأَمْسَقَةٍ فَطَلَبَ بِأَمْسَقَةٍ أَبْقَاهَا.

اے ہشام عقل مند آدمی نے نظر کی دنیا اور اس کے اہلک طرف، پس معلوم ہوا کہ دنیا نہیں ملتی مگر مشقت سے اور پھر نظر کی آخرت کی طرف پس معلوم ہوا کہ وہ بھی مشقت سے حاصل ہوتی ہے پس اس نے طلب کیا مشقت کے ساتھ ان دونوں میں زیادہ باقی رہنے والی کو یعنی آخرت کو

بَاهِنَامُ إِنَّمَا الْعُقْلَاءُ رَغَبُوا فِي الدُّنْيَا وَرَغِبُوا فِي الْآخِرَةِ، لِأَنَّهُمْ عَلِمُوا أَنَّ الدُّنْيَا طَالِبَةٌ مَطْلُوبَةٌ وَالْآخِرَةُ طَالِبَةٌ وَمَطْلُوبَةٌ هَعْمَنْ طَلَبَ الْآخِرَةَ طَلَبَتْهُ الدُّنْيَا حَتَّى يَتَوَفَّى مِنْهَا رِزْقَهُ وَ مَنْ طَلَبَ الدُّنْيَا نَبِهَتْهُ الْآخِرَةُ فَيَأْتِيهِ الْمَوْتُ فَيُفْسِدُ عَلَيْهِ دُنْيَاهُ وَ آخِرَتَهُ.

اے ہشام عقل مند لوگوں نے دنیا اور آخرت کی طرف رغبت کی کیونکہ انھوں نے یہ جان لیا کہ دنیا طالبہ اور مطلوبہ ہے اور آخرت بھی طالبہ اور مطلوبہ ہے پس جس نے آخرت کو طلب کیا دنیا اس کی طالب بنی یہاں تک کہ اس کا رزق دنیا سے پورا ہوا اور جس نے دنیا کو طلب کیا آخرت نے اس کو طلب کیا جب اس کو موت آئی تو اس کی دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوئیں

بَاهِنَامُ مَنْ أَرَادَ الْغِنَى بِالْأَمْوَالِ وَ رَاحَةَ الْقَلْبِ مِنَ الْحَسَدِ وَ السَّلَامَةَ فِي الدِّينِ، فَلْيَتَضَرَّعْ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي مَسْأَلَتِهِ بِأَنْ يُكَمِّلَ عَقْلَهُ، فَمَنْ عَاقَلَ قَتَعَ بِمَا يَكْفِيهِ وَ مَنْ قَتَعَ بِمَا يَكْفِيهِ اسْتَفْنَى وَ مَنْ لَمْ يَقْنَعْ بِمَا يَكْفِيهِ لَمْ يَتْرِكِ الْغِنَى أَبَدًا.

اے ہشام جو چاہتا ہے کہ آرزوئوں سے چھٹکارا ملے اور حسد سے دل دور رہے اور امر دین میں سلامتی حاصل ہو کہ سے چاہیے کہ اللہ کی طرف رجوع کر کے یہ سوال کرے کہ وہ اس کی عقل کو کامل بنادے جس کی عقل کامل ہوئی اس نے قناعت کی بقدر کفایت چیز پر اور جس نے قناعت کی اس پر وہ مستغنی ہو گیا اور جس نے بقدر ضرورت اکتفا نہ کی اس نے استغنا کو کبھی نہ پایا۔



يَا هِنَامُ إِنَّ اللَّهَ حَكِيٌّ عَنْ قَوْمٍ صَالِحِينَ : أَنَّهُمْ قَالُوا : رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِتْقَانِنَا  
وَقَدْ لَنَا مِنَ لَدُنْكَ رَحْمَةٌ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ : حِينَ عَلِمُوا أَنَّ الْقُلُوبَ تَزِيغُ وَيَتَعَوَّدُ إِلَى عَمَلِهَا  
وَرَدَائِهَا ، إِنَّهُ لَمْ يَخَفِ اللَّهَ مَنْ لَمْ يَعْقِلْ عَنِ اللَّهِ وَ مَنْ لَمْ يَمُذِّقْ عَنِ اللَّهِ لَمْ يَتَقَدَّ قَلْبُهُ عَلَى مَعْرِفَةِ  
نَائِيَةِ بُيُوتِهَا وَ يَجِدُ حَقِيقَتَهَا فِي قَلْبِهِ وَلَا يَكُونُ أَحَدُكَ كَذَلِكَ إِلَّا مَنْ كَانَ قَوْلُهُ لِفِعْلِهِ مُصَدِّقًا وَسِرُّهُ  
لِعَلَانِيَتِهِ مُوَافِقًا لِأَنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَدُلَّ عَلَى الْبَاطِلِ الْعَنَفِيِّ مِنَ الْعَقْلِ إِلَّا بِظَاهِرٍ مِنْهُ وَنَاطِقٍ عَنْهُ .

اے ہشام خدا نے حکایت کی ہے نیک لوگوں کی بائیں طرف کہ انہوں نے کہا کہ اے ہمارے رب ہمارے دلوں کو کچھ نہ کر اس کے  
بعد کہ تو نے ہم کو ہدایت کی ہے۔ اے ہشام ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا کر بے شک تو بڑا بخشنے والا ہے جب انہوں نے یہ جان لیا کہ  
قلب کچھ ہوتے ہیں اور بے بسری اور ہلاکت کی طرف لوٹتے ہیں تو یہ سمجھ لیا کہ جس نے اللہ سے عقل حاصل نہیں کی۔ یعنی کتاب خدا سے  
علم حاصل نہیں کیا وہ اللہ سے نہیں ڈرتا جس نے خرد مندی کو کتاب خدا سے حاصل نہ کیا اور اپنے دل میں معرفت پائندہ کو جگہ نہ  
دی جس سے مدد حاصل کرتا اور حقیقت کو بالیقین، یہ تو وہی کرنگا جس کا قول اس کے فعل کی تصدیق کرتا ہو اور ظاہر باطن کے  
مطابق ہو کیونکہ خدا نے لوگوں کو رہنمائی نہیں کی باطن غلیظ پر جس سے مراد عقل ہے مگر حکمت قرآن سے یعنی رسول سخن عزیز کے  
ہدایت فرماتے تھے اور منع کرتے تھے اختلاف اور پیری وطن سے۔

يَا هِنَامُ كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ : مَا عُبِدَ اللَّهُ بِشَيْءٍ أَفْضَلَ مِنَ الْعَقْلِ وَ مَا تَمَّ عَقْلُ  
أَمْرٍ حَتَّى يَكُونَ فِيهِ خِصَالُ ثَلَاثٍ : الْكُفْرُ وَالشَّرُّ مِنْهُ مَأْمُونَانِ وَالرُّشْدُ وَالْخَيْرُ مِنْهُ مَأْمُولَانِ وَ  
فَضْلُ مَا لَمْ يَمْتَدَّ وَ فَضْلُ قَوْلِهِ مَكْشُوفٌ وَ نَجِيَّتُهُ مِنَ الدُّنْيَا الْفُوتُ ، لَا يَشْبَعُ مِنَ الْعِلْمِ دَمْرَةٌ  
الَّذِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مَعَ اللَّهِ مِنَ الْعِزِّ مَعَ غَيْرِهِ وَ التَّوَّاضُعُ أَحَبُّ إِلَيْهِ مِنَ الشَّرَفِ ، يَسْتَكْبِرُ قَابِلُ الْمَعْرُوفِ  
مِنْ غَيْرِهِ وَ يَسْتَقِلُّ كَثِيرَ الْمَعْرُوفِ مِنْ نَفْسِهِ وَ يَرَى النَّاسَ كُلَّهُمْ خِيَرَاتٍ مِنْهُ وَ أَنَّهُ شَرُّهُمْ فِي  
نَفْسِهِ وَ هُوَ تَعَالَى الْأَمْرُ .

اے ہشام امیر المؤمنین فرمایا کرتے تھے کہ عقل سے بہتر عبادت خدا کسی نے نہیں کی۔ آدمی کا عقل کامل نہیں ہوتا جب تک اس میں چند خصلتیں  
نہ ہوں۔ ۱۔ اس کو کفر و شر سے امن ہو ۲۔ اس سے نیکی اور خیر کی امید ہو ۳۔ ضرورت سے زیادہ مال کو راہ خدا میں



خبر کئے۔ ۴۔ دنیا سے اس کا حصہ قوت لایموت ہے۔ علم کی تحصیل سے سیر نہ ہوا۔ راہِ خدا میں ذلت اس کے نزدیک زیادہ محبوب ہو اس عزت سے جو غیر سے ملے، غیر کا تھوڑا احسان زیادہ جانے اور۔ اپنا احسان دوسرے کے ساتھ کم سمجھے۔ سب کو اپنے سے بہتر اور اپنے کو ان سے بدتر جانے۔

بَاهِنَامُ إِنَّ الْعَاوِلَ لَا يَكْذِبُ وَإِنْ كَانَ فِيهِ هَوَاؤُ.

عقل مند جھوٹ نہیں بولتا۔ ہر چند خواہش طبع ہو۔

بَاهِنَامُ لَا بَيْنَ لِمَنْ لَا رُوءَ لَهُ وَلَا رُوءَ إِيَّاهُ لَأَعْقَلَ لَهُ وَإِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ قَدْ أَتَى النَّبِيَّ الْأَوَّلِيَّ إِذَا بَايَعَهُ خَطَرًا أَوْ إِذَا بَايَعَهُ أَيْسَرًا لَهَا تَمَنُّ إِلَّا الْجَنَّةُ فَلَا تَبْغُوها بِغَيْرِهَا.

اے ہشام جس کے لئے مروت نہیں۔ اس کے لئے دین نہیں۔ اور مروت اسی کے لئے نہیں جس کے پاس عقل نہیں مازدے قدر و منزلت سب سے بڑا آدمی وہ ہے جو اپنے لئے دنیا کو کوئی بڑی چیز نہیں سمجھتا یا گاہ ہو کہ تمہارے ابدان کی قیمت جنت کے سوا کچھ نہیں پس ان کو جنت کے سوا کسی کے بدلہ میں نہ بیچو۔

يا هشام إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَقُولُ : إِنَّ مِنْ عَلَامَةِ الْعَاقِلِ أَنْ يَكُونَ فِيهِ ثَلَاثُ خِصَالٍ : يَجِيبُ إِذَا سُئِلَ ، وَيَنْطِقُ إِذَا عَجَزَ الْقَوْمُ عَنِ الْكَلَامِ ، وَيَشِيرُ بِالرَّأْيِ الَّذِي يَكُونُ فِيهِ صَلَاحٌ أَهْلُهُ ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مِنْ هَذِهِ الْخِصَالِ الثَّلَاثِ شَيْءٌ ، فَهُوَ أَحَقُّ .  
إِنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : لَا يَجْلِسُ فِي صَدْرِ الْمَجْلِسِ إِلَّا رَجُلٌ فِيهِ هَذِهِ الْخِصَالُ الثَّلَاثُ أَوْ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ ، فَمَنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ شَيْءٌ مِنْهُنَّ فَجَلَسَ فَهُوَ أَحَقُّ .

اے ہشام! امیر المؤمنین علیہ السلام فرماتے تھے عقل مند کی علامت یہ ہے کہ اس میں تین خصلتیں ہوں۔ جب سوال کیا جائے تو جواب دے اور جب قوم عاجز ہو تو بولے اور مشورہ دے ایسی حالت جس سے اس کے اہل کی اصلاح ہو جس میں تین خصلتیں نہ ہوں یا ان میں سے ایک بھی نہ ہو۔ وہاں حق ہے امیر المؤمنین نے فرمایا مجلس کے صدر میں نہ بیٹھے مگر وہ شخص جس میں یہ تین خصلتیں ہوں یا کم سے کم ان میں سے ایک ہو اور جس میں ایک بھی نہ ہو۔ وہ اہمق ہے۔



و قال الحسن بن علي عليه السلام: إذا طلبتم الخواص فاطلبوها من أهلها، قيل يا ابن رسول الله ومن أهلهم؟ قال: الذين قص الله في كتابه وذکرهم، فقال: إنما يتذکر أولو الألباب، قال: هم أولو الأول، و قال علي بن الحسين عليه السلام: مجالسة الصالحين ذائبة إلى الصلاح وإدابة العلماء زيادة في العباد و طاعة ولاء العترة تمام العز و استيلاء المال تمام المروءة و إرشاد المشير قضاء الحق النعمة و كثرة الأذى من كمال العقل و فيه راحة القلب عاجلاً و أجلاً

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا۔ جب تم حاجتوں کو طلب کرو تو اس کے اہل سے طلب کرو کسی نے کہا یا ابن رسول اللہ اہل کون ہیں فرمایا وہ لوگ ہیں جن کا ذکر خدا نے کیا ہے کما و لا الا لباب نصیحت کامل کہتے ہیں اور حضرت نے فرمایا وہ صاحبان عقل ہیں۔

حضرت امام زین العابدین نے فرمایا کہ نیکیوں کی صحبت میں بیٹھنا صلاح و دوستی کا سبب ہوتا ہے اور آداب علماء بات زیادتی عقل ہے اور قاتل مکرانوں کی اطاعت سبب عورت ہے اور اپنے مال کو فقراہل و عیال میں خرچ کرنا مروت ہے اور طالب مشورت کو راہ نیک دکھانا حق نعمت ہے اور ایذا رسانی سے باز رہنا کمال عقل اور راحت بہت ہے جلد یا بدیر۔

بإِشَامِ إِنْ الْعَاوِلَ لَا يَحْدُثُ مَنْ يَخَافُ تَكْذِيبَهُ وَلَا يَسْأَلُ مَنْ يَخَافُ مَنَعَهُ وَلَا يَبْعُدُ مَا لَا يَدْرِي عَلَيْهِ وَلَا يَزُجُّ مَا يَنْفُ بِرَجَائِهِ وَلَا يَقْدِمُ عَلَى مَا يَخَافُ قُوَّتَهُ بِالْعَجْزِ عَنْهُ

اے ہشام عقل مند بات نہیں کرتا اس سے جس کے جھٹلانے سے ڈرتا ہے اور نہیں سوال کرتا اس سے جس کے منع کرنے سے ڈرتا ہے اور جس پر قابو نہ ہو اس کا وعدہ نہیں کرتا اور نہیں امید کرتا اس چیز کی جس کی امید باعث سرزنش ہو اور نہیں قدم اٹھاتا ایسی چیز کی طرف کہ خبر کی بنا پر اس کے فوت ہونے کا خوف ہو۔

- عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: الْعَقْلُ عِطَابٌ يَتَبَيَّرُ وَالْفَضْلُ جَمَالٌ ظَاهِرٌ فَاتَّبِرْ خَلْقَ خَلْقِكَ بِفَضْلِكَ وَ قَاتِلْ هَوَاكَ بِعَقْلِكَ، تَسَلَّمَ لَكَ الْمَوَدَّةُ وَ تَطَلَّعَ لَكَ الْمَعَتَةُ

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا عقل ایک پردہ میں پنہاں ہے اور بخشش مال بہ خوبی نمایاں ہے پس اپنے خلق کی خرابی کو بخشش سے چھپالے اور اپنی بدخواہشوں کو اپنی عقل سے قتل کر دے لے باطنی محبت قائم رہے گی اور لوگوں کی ظاہر دوستی



نمایاں ہوگی

عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مَرْثُومٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَبِيبٍ، عَنْ سَمَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ  
 قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَعِنْدَهُ حَمَانَةٌ مِنْ مَوَالِيهِ فَجَرَى ذِكْرُ الْعَقْلِ وَالْجَهْلِ فَقَالَ  
 أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: اَعْرِفُوا الْعَقْلَ وَجُنْدَهُ وَالْجَهْلَ وَجُنْدَهُ أَتَهْتَدُوا قَالَ سَمَاعَةُ: فَقُلْتُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ  
 ، نَرَوْهُ إِلَّا مَا عَرَفْنَا ، فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ خَلَقَ الْعَقْلَ وَهُوَ أَوَّلُ خَلْقٍ  
 مِنَ الرُّوحَانِيِّينَ عَنِ يَمِينِ الْعَرْشِ مِنْ نُورِهِ فَقَالَ لَهُ أَدِيرَ فَأَدِيرَ ، ثُمَّ قَالَ لَهُ أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ، فَقَالَ اللَّهُ  
 تَبَارَكَ وَتَعَالَى: خَلَقْتُكَ خَلْقًا عَظِيمًا وَكَرَّمْتُكَ عَلَى جَمِيعِ خَلْقِي ، قَالَ: ثُمَّ خَلَقَ الْجَهْلَ مِنَ  
 الْبَحْرِ الْأَجَاجِ ثَلَاثِينَ قَالَ لَهُ: أَدِيرَ فَأَدِيرَ: ثُمَّ قَالَ لَهُ: أَقْبِلْ فَلَمْ يُقْبَلْ فَقَالَ لَهُ: اسْتَكْبَرْتَ  
 فَلَعَنَهُ ، ثُمَّ جَعَلَ لِلْهَقْلِ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ جُنْدًا فَلَمَّا رَأَى الْجَهْلُ مَا أَكْرَمَ اللَّهُ بِهِ الْعَقْلَ وَ مَا أَعْطَاهُ  
 أَضْمَرَ لَهُ الْعَدَاوَةَ فَقَالَ الْجَهْلُ: يَا رَبِّ ، هَذَا خَلْقٌ مِثْلِي خَلَقْتَهُ وَكَرَّمْتَهُ وَقَوَّيْتَهُ وَأَنْصَدْتَهُ  
 وَلَا قُوَّةَ لِي بِهِ فَأَعْطِنِي مِنَ الْجُنْدِ مِثْلَ مَا أُعْطِيْتَهُ فَقَالَ: نَعَمْ فَإِنْ عَصَيْتَ بَعْدَ ذَلِكَ أَخْرَجْتُكَ وَ  
 جُنْدَكَ مِنْ رَحْمَتِي قَالَ: قَدْ دَخِلْتَ فَأَعْطَاهُ خَمْسَةً وَسَبْعِينَ جُنْدًا فَكَانَ مِثْلًا أُعْطِيَ الْعَقْلُ مِنَ الْخَمْسَةِ  
 وَالسَّبْعِينَ الْجُنْدَ:

۱۴ سماع سے مروی ہے کہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت آپ کی خدمت میں آپ کے دوستوں  
 کی ایک جماعت موجود تھی اور عقل و جبل کا ذکر ہو رہا تھا حضرت نے فرمایا عقل اور ایک شکر کو اور جبل اور اس کے شکر کو  
 پہچانو ہایت پا جاؤ گے سامنے کہا میری جہاں آپ پر خدا ہو ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا آپ نے بتایا ہے حضرت نے فرمایا  
 خدا نے عز و جل نے عقل کو پیدا کیا اور وہ روحانیوں میں سب سے پہلی مخلوق ہے جس کو اپنے نور سے ہمیں عرش سے پیدا  
 کیا اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گئی پھر کہا آگے آ۔ وہ آگے آئی۔ خدا نے فرمایا میں نے تجھ کو خلقتِ عظیم کے ساتھ  
 پیدا کیا اور اپنی تمام مخلوق پر فضیلت دی۔ پھر جبل کو پیدا کیا۔ کھانسی دیکھتے ہو ظلمات تھے اس سے کہا پیچھے ہٹ وہ پیچھے ہٹ گیا



پھر کہا آگے نہ آیا۔ خدا نے کہا تو نے بکبر کیا اور اس پر لعن کی۔ پھر خدا نے عقاب کے لئے پچتر خوبوں کا شکر عطا کیا۔ جب میں نے عقل کا یعزت و اکرام دیکھا تو عقل کی صارت اس کے دل میں سما گئی جہل نے کہا اے معبود تو نے میری طرح عقل کو بھی پیدا کیا ہے تو نے اسکو صاحب کرامت و قوت بنا دیا۔ میں اس کی خدمتوں میرے لئے کوئی قوت نہیں۔ پس جیسا شکر اے دیلے اپنی رحمت سے مجھے بھی دے۔ خدا نے فرمایا۔ اچھا اگر تو نے اس شکر کی نافرمانی کی تو میں تجھے اندھے شکر کو اپنی رحمت سے دور کر دوں گا۔ اس نے کہا میں راہی ہوں پس خدا نے اسے بھی پچتر فوجی دیئے۔

الخير وهو وزير العقل وجعل ضدّه الشر وهو وزير الجهل ؛ والایمان وضدّه الكفر ؛  
والتصديق وضدّه الجحود ؛ والرجاء وضدّه القنوط ؛ والعدل وضدّه الجور ؛  
والرضا وضدّه السخط ؛ والشكر وضدّه الكفران ؛ والطمع وضدّه اليأس ؛  
والتوكل وضدّه الحرص ؛ والرأفة وضدّها القسوة ؛ والرحمة وضدّها الغضب ؛  
والعلم وضدّه الجهل ؛ والفهم وضدّه الحمق ؛ والعفة وضدّها التهلك ؛  
والزهد وضدّه الرغبة ؛ والرفق وضدّه الخرق ؛ والرغبة وضدّه الجراءة ؛  
والتواضع وضدّه الكبر ؛ والتؤدة وضدّها التسرّع ؛ والحلم وضدّها السفه ؛  
والصمت وضدّه الهذ ؛ والاستسلام وضدّه الاستكبار ؛ والتسليم وضدّه الشك ؛  
والصبر وضدّه الجزع ؛ والصفح وضدّه الانتقام ؛ والغنى وضدّه الفقر ؛  
والتذكر وضدّه السهو ؛ والحفظ وضدّه النسيان ؛ والتعطف وضدّه القطيعة ؛  
والقنوع وضدّه الحرص ؛ والمؤاسة وضدّها المنع ؛ والمودة وضدّها العداوة ؛  
والوفا وضدّه الغدر ؛ والطاعة وضدّها المعصية ؛ والخضوع وضدّه التناول ؛  
والسلامة وضدّها البلاء ؛ والحب وضدّه البغض ؛ والصدق وضدّه الكذب ؛  
والحق وضدّه الباطل ؛ والأمانة وضدّها الخيانة ؛ والاخلاص وضدّه الشوب ؛  
والشهادة وضدّها البلاة ؛ والفهم وضدّه الغباوة ؛ والمعرفة وضدّها الانكار ؛



والمداواة وضدها المكاشفة : وسلامة الغيب وضدها الماكرة : والكتمان وضدها الإفشاء :  
والصلاة وضدها الإضاعة ، والدوم وضده الإفطار ، والجهاد وضده النكول ؛  
والحج وضده نبد الميثاق ؛ وصون الحديث وضده النميمة ؛ وبر الوالدين وضده العقوق ؛  
والحقيقة وضدها الرياء ؛ والمعروف وضده المنكر ؛ والستر وضده التبرج ؛  
والنقية وضدها الإذاعة ؛ والإنصاف وضده الحمية ؛ والتهبئة وضدها البغي ؛  
والنظافة وضدها القذر ؛ والحياء وضدها الجلع ؛ والقصد وضده العدوان ؛  
والراحة وضدها التعب ؛ والسهولة وضدها الصعوبة ؛ والبركة وضدها المحق ؛  
والعافية وضدها البلاء ؛ والقوام وضدها المكاثرة ؛ والحكمة وضدها الهوا ؛  
والوقار وضده الخفة ، والسعادة وضدها الشقاوة ؛ والتوبة وضدها الإصرار ؛  
والاستغفار وضده الغترار ؛ والمحافظة وضدها التهاون ؛ والدعاء وضده الاستنكاف ،  
والنشاط وضده الكسل ؛ والفرح وضده الحزن ؛ والألفة وضدها الفرقة ؛ والسخا ،  
وضده البخل .

پس عقل کی نوج جن پھتر سے بنائی گئی وہ یہ ہیں :-

خیر جو زیر عقل ہے اس کی ضد شر ہے جو زیر جہل ہے ایمان جس کی ضد کفر ہے تعدیق جس کی ضد انکار ہے امید  
جس کی ضد مایوسی ہے ، عدل جس کی ضد ظلم ہے ، رضا جس کی ضد غم ہے ، شکر جس کی ضد کفران ہے ، طبع (امور خیر میں  
زیادت کی خواہش) اس کی ضد یاس ہے ، توکل جس کی ضد حرص ہے ، ہرمانی یا نرم دل جس کی ضد سخت دلی ہے ، رحمت  
جس کی ضد غضب ہے ، علم جس کی ضد جہل ہے ، فہم جس کی ضد حماقت ہے ، تفقہ جس کی ضد ہتک ہے ، زہد جس کی ضد  
رفعت ، خوش خوئی جس کی ضد بد خوئی ، دانا جس کی ضد جرات ہے یعنی بدی سے ڈرنا جس کی ضد بے باکی ہے ، فروتنی جس کی ضد  
دعوی و بزرگی ہے اور فکر و سخن میں آہستگی ، اس کی ضد جلد بازی ہے اور علم کی ضد نادانی ہے اور خفا و پوشی کی ضد  
ہرزہ گوئی ہے ، اور قبولیت کی ضد سرکشی ہے ، تسلیم کی شک ہے ، صبر کی ضد بے قراری ہے ، درگزر کی ضد انتقام ہے ۔  
استغنا کی ضد فقر ہے ، تذکر کی ضد سہو ہے ، حفظ کی ضد نسیان ، ہرمانی کی ضد قطع تعلق اور قناعت کی ضد حرص ہے ۔



محتاجوں سے ہمدردی۔ اس کی ضد ہمدردی کو روک دینا ہی اور محبت کی ضد عداوت ہے اور وفا کی ضد فدا اور طاعت کی ضد معصیت ہے اور گریہ و فدا کی ضد سرکشی اور سلامتی کی ضد بلا اور محبت کی ضد بغض اور سچ کی ضد جھوٹ اور حق کی ضد باطل اور امانت کی ضد خیانت اور بے غرض کہنے کی ضد غرض آلود بات کہنا ہے اور حیران کا جلد تصور کرنا اس کی ضد کو دن بننا ہے۔ فہم کی ضد فہمی ہونا ہے اور معرفت کی ضد انکار ہے اور کسی کی بیسی سے چشم پوشی کی ضد اس کا ظاہر کر دینا ہے حاضر و قائب میں کسی ایک روش پر رہنا اس کی ضد ہے دو فتنے ہونا، اور اپنے راز کو چھپانا، اس کی ضد ہے ظاہر کرنا اور نماز کو ادا کرنا، اس کی ضد غفلت سے بیروی آئینہ کو ضائع کرنا ہے اور رونہ رکھنا اس کی ضد ہے خشم پرستی، جنگ کرنا دشمنین سے اس کی ضد ہے حق سے روگردانی اور بیچ کی ضد ہے پیمانہ اپنی کو پس پشت ڈالنا اور لوگوں کی باتوں پر نگاہ رکھنا اس کی ضد ہے چغل خوری اور مال باپ کے ساتھ احسان کرنا۔ اس کی ضد ہے بن کے نافرمانی اور حقیقت کی ضد ہے یا اور معروف کی ضد منکر ہے اور مترک ضد اظہار خوبی اور تقیہ کی ضد ہے اظہار حق بے باک سے کرنا اور انصاف کی ضد ہے لوگوں کے درمیان تفاوت قائم کرنا۔ بے وجہ اور دشمن سے رفا جوئی جس میں دونوں کے لئے بہتری ہو اس کی ضد زیادہ ہمدردی ہے اور پاکیزگی ضد چرک ہے شرم کی ضد ہے شرمی ہے اور میانہ روی کی ضد حد سے گزرنہ ہے، راحت کی ضد تعب اور سہولت کی ضد صعوبت اور برکت کی ضد محسوس، اور مافیت کی ضد بلا اور اقوام کی ضد مکاشفہ۔ ضد حکمت خواہش ہائے بد اور قمار کی ضد سبکی اور سطات کی ضد شفادت، تو بیک ضد افرار، استفادہ کی ضد ہے اغترار یا وجود گناہ نعمت ہائے الہی کھانا اور نگہداری امر و نہی کی ضد ہے سہل کاری اور دما کی ضد ہے اس سے روگردانی اور ناشائستگی ضد ہے کاہلی، خوشی کی ضد حزن ہے نفست کی ضد فرقت اور سخاوت کی ضد بخل ہے۔

وَلَا تَجْتَمِعْ هَذِهِ النِّصَالُ كُلُّهَا مِنْ أَجْنَادِ الْعَقْلِ إِلَّا فِي نَبِيٍّ أَوْ وَهِيٍّ نَبِيٍّ أَوْ يُؤْمِنُ قَدِ  
 امْتَحَنَ اللَّهُ قَلْبَهُ لِلْإِيمَانِ وَ أَمَّا مَا يُرْذَلُكَ مِنْ مَوَالِينَا فَإِنْ أَحَدْتُمْ لَا يَخْلُو مِنْ أَنْ يَكُونَ فِيهِ بَعْضُ  
 هَذِهِ الْجُنُودِ حَتَّى يَسْتَكْمِلَ وَيَنْقَى مِنْ حُنُودِ الْجَهْلِ فَعِنْدَ ذَلِكَ يَكُونُ فِي الدَّجَةِ الْعُلْيَا مَسْعَ  
 الْأَنْبِيَاءِ وَالْأَوْصِيَاءِ وَ إِنَّمَا يُنْذَرُكَ ذَلِكَ بِمَعْرِفَةِ الْعَقْلِ وَ شُؤْمِهِ وَ بِمُجَابَبَةِ الْجَهْلِ وَ جُنُودِهِ وَ فَقِنَا  
 اللَّهُ وَ إِشَاكُمُ إِيَّاهُ وَ مَرْضَاتِهِ



اجناد عقل کی یہ تمام قسمیں نہیں جمع ہوتیں مگر بنی یا دمیٰ بنی میں اس مومن میں جس کے ایمان قلبی کا امتحان خدائے عظیم نے لیا ہو رہے ہوں باقی ہمارے حوالے تو ان میں سے کوئی ایسا نہیں جس میں خود عقل سے کوئی چیز نہ نپائی جاتی ہو مگر جنود جہل سے بھی اس میں کچھ ہوگا۔ لہذا وہ بلند درجہ میں انبیاء اور اوصیاء کے ساتھ ہوگا اور وہ یہ درجہ پائے گا۔ عقل اور اس کے لشکر کی معرفت اور جہل سے دور کر دینے کی بناء پر خدا ہم کو اور تم کو اپنی طاعت اور مرضی کی توفیق دے۔

۱۵ جَمَاعَةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَبِيْنٍ عَيْسَى، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ قُضَيْبٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا كَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعِبَادَ بِكُنْهٍ عَقْلِهِ قَطُّ، وَقَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّا مَعَايِرُ الْأَنْبِيَاءِ أَمَرْنَا أَنْ نُكَلِّمَ النَّاسَ عَلَى قَدْرِ عُقُولِهِمْ.

۱۵ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا انہیں کلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے بندوں سے ان کی عقل کے اور حضرت صلعم نے فرمایا ہم گروہ انبیاء کو مکمل یا گیلے کر لوگوں سے بقدر ان کی عقلوں کے کلام کریں۔

۱۴ عَلِيُّ بْنُ تَوَّالٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ النَّوْفَلِيِّ، عَنْ الشَّكُونِيِّ، عَنْ جَعْفَرٍ، عَنْ أَبِيهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ قُلُوبَ الْجُهَالِ تَبْتَغِي مَا الْأَطْمَاعُ وَتَرْتَبِّهَا النُّسَى وَتَسْتَفْلِقُهَا الْخَنَائِعُ.

۱۴ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جہال کے دل ان شکاری جانوروں کی طرح ہیں کہ طبع ان کو اپنی جگہ سے نکالتی ہے اور وہ شیطان فریب کے جال میں پھنس جاتے ہیں۔

۱۷ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ شَهْرٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ دِقْقَانَ عَنْ دُرُسْتٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَكْمَلُ النَّاسِ عَقْلًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا.

۱۷ علی بن ابراہیم نے اپنے والد سے انھوں نے جعفر بن محمد الاشعری سے اور انھوں نے



عبید اللہ الحقان سے۔ عبید اللہ الحقان نے درست اور درست نے ابراہیم بن الحمید سے کہا کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جس کا خلق اچھا ہے وہی لوگوں میں کامل العقل ہے۔

۱۸ غُلَیُّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَبِي هَاشِمٍ الْجَعْفَرِيِّ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ الرِّضَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَدْ كَرَّنا الْعَقْلُ وَالْأَدَبُ فَقَالَ : يَا أَبَا هَاشِمٍ الْعَقْلُ جِبَاءٌ مِنَ اللَّهِ ، وَالْأَدَبُ كُفَّةٌ ، فَمَنْ تَكَلَّفَ الْأَدَبَ قَدَّرَ عَلَيْهِ ، وَمَنْ تَكَلَّفَ الْعَقْلَ لَمْ يَزِدْ بِذَلِكَ إِلَّا جَهْلًا .

۱۸ ابوالہاشم جعفری سے مروی ہے کہ ہم امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے پس عقل اور عقلمندی کا تذکرہ ہونے لگا۔ حضرت نے فرمایا اے ابوالہاشم عقل بخش الہی ہے جو کسی کو کم ملی ہے اور کسی کو زیادہ۔ اور عقلمندی اختیار کی ہے۔ جو بڑھاتا چاہے گا بڑھائے گا اور جو دعوت عقل و فہم کرے گا اور علم کو اپنے سے بلند پایہ انسان سے حاصل نہ کرے وہ جہالت کو بڑھائے گا۔

۱۹ غُلَیُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْمُبَارَكِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ جَبَلَةَ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ إِنْ لِيْ جَارًا كَثِيرَ الصَّلَاةِ كَثِيرَ الصَّدَقَةِ ، كَثِيرَ الْحَجِّ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ : فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ ، كَثِيرَ عَقْلُهُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : جُعِلْتُ فِدَاكَ لَيْسَ لَهُ عَقْلٌ قَالَ : فَقَالَ : لَا يُزْتَفَعُ بِذَلِكَ مِنْهُ .

۱۹ اسماعیل بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میرا ایک پڑوسی ہے جو بہت نمازیں پڑھتا ہے، بہت صدقہ دیتا ہے اور بہت حج کرتا ہے۔ فرمایا اے اسماعیل اس کی عقل کیسی ہے۔ میں نے کہا اے عقل نہیں۔ فرمایا۔ تو وہ ان عبادات سے فائدہ نہیں پائے گا۔

۲۰ الْحُسَيْنُ بْنُ عَمْرٍو ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْقُمِيِّ ، عَنْ أَبِي يَنْقُوبٍ الْبَغْدَادِيِّ قَالَ : قَالَ ابْنُ التَّيْمِيَّةِ لِأَبِي الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : لِمَاذَا بَعَثَ اللَّهُ مُوسَى بْنَ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِالْعَصَا وَبِيدِهِ الْبَيْعَاءُ وَالْأَلَّةِ



الْبَحْرِ؛ وَبَعَثَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ بِآلِهِ الطِّيبِ؛ وَبَعَثَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ بِالْكَلامِ وَالْخُطْبِ  
فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ لَمَّا بَعَثَ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ الْغَالِبُ عَلَى أَهْلِ عَصْرِهِ السِّحْرُ فَأَتَاهُمْ  
مِنْ عِنْدِ اللَّهِ بِمَا لَمْ يَكُنْ فِي دُسُومِهِمْ مِنْهُ وَمَا أَبْطَلَ بِهِ سِحْرَهُمْ وَ أَثْبَتَ بِهِ الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ وَإِنَّ اللَّهَ  
بَعَثَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَقْتٍ ظَهَرَتْ فِيهِ الزَّمَانَاتُ وَاجْتَنَحَ النَّاسُ إِلَى الْبَلِّ فَأَتَاهُمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ  
بِمَا لَمْ يَكُنْ عَنْدهُمْ مِنْهُ وَمَا أَحْيَاهُمْ الْمَوْتَى وَأَبْرَأَ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ بِإِذْنِ اللَّهِ وَ أَثْبَتَ بِهِ  
الْحُجَّةَ عَلَيْهِمْ

۲۰ ابو یعقوب بغدادی سے روایت ہے کہ ابن سکیت نے امام علی نقی علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیوں بھیجا خدا نے موسیٰ  
علیہ السلام کو عصا اور بیضا اور دیگر چیزیں دے کر جو جادو جیسی تھیں اور عیسیٰ علیہ السلام کو آلات طب جیسی چیزوں کے ساتھ  
بھیجا۔ اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا درود ہوا ان پر اور تمام انبیاء پر کلام و خطاب کے ساتھ بھیجا۔ امام  
علیہ السلام نے فرمایا کہ جس زمانہ میں خدا نے موسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا اس زمانہ میں لوگوں پر سحر کا بڑا فتنہ تھا پس موسیٰ  
علیہ السلام نے دکھلائی یہ ان کو خدا کی طرف سے ایسی چیز کس کی مثل لانا ان کی طاقت سے باہر تھا ان معجزات سے ان کے  
سحر زائل ہو گئے اور خدا کی محبت ان پر ثابت ہو گئی اور عیسیٰ کے زمانہ میں طب کا بڑا اندر تھا پس خدا نے ان کو وہ چیز  
دی جو لوگوں کے پاس نہ تھی پس انھوں نے مریدوں کو زندہ کیا اور سرور وصال اور مجذوموں کو اچھا کیا۔ بانگ خدا اور اس  
طرح خدا کی محبت ان پر تمام ہوئی۔

۲۱ وَإِنَّ اللَّهَ بَعَثَ نُوحًا عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي وَقْتٍ كَانَ الْغَالِبُ عَلَى أَهْلِ عَصْرِهِ الْخُطْبُ وَالْكَلامُ  
وَأُثْبِتَ قَالَ: السِّحْرُ. فَأَتَاهُمْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ مِنْ مَوَاعِيظِهِ وَحِكْمِهِ مَا أَبْطَلَ بِهِ قَوْلَهُمْ وَ أَثْبَتَ بِهِ الْحُجَّةَ  
عَلَيْهِمْ. قَالَ: فَقَالَ ابْنُ السِّكِّيتِ: تَأَنَّنِ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ قَطُّ فَمَا الْحُجَّةُ عَلَى الْخَلْقِ الْيَوْمَ؟ قَالَ:  
فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: الْعَقْلُ يُعْرِفُ بِهِ الشَّاقِقُ عَلَى اللَّهِ فَيُصَدِّقُهُ وَالْكَائِبُ عَلَى اللَّهِ فَيَكْذِبُهُ. قَالَ: فَقَالَ ابْنُ  
السِّكِّيتِ: هَذَا وَاللَّهِ هُوَ الْجَوَابُ

اور اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایسے زمانہ میں جب کہ لوگوں پر خطبوں اور کلام کا بہت زیادہ



اثر تھا۔ پس خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مواعظ دینے اور اپنا کلام جس نے ان لوگوں کے قول کو باطل کر دیا اور خدا کی حجت ان لوگوں پر قائم کر دی۔ ابن سکیت نے یہ سن کر کہا میں نے آپ جیسا عالم کبھی نہیں دیکھا۔ پھر کہا یہ بھی ارشاد ہو کہ اب خدا کی حجت اس کی مخلوق پر کون ہے۔ فرمایا عقل جس سے پہچانا جاتا ہے اس صادق کو جو اللہ کی طرف سے ہدایت لاتا ہے پس عقل اس کی تصدیق کرتا ہے اور جھوٹے کو پہچان کر اس کی تکذیب کرتا ہے ابن سکیت نے کہا۔ بیشک یہی جواب ہے۔

۲۱ الْحُسَيْنُ بْنُ قُتَيْبَةَ: عَنْ مُعَلَّى بْنِ قُتَيْبَةَ، عَنْ الْوُشَّاءِ، عَنِ الْمُنْشَى الْحَنَاطِ، عَنْ قُتَيْبَةَ الْأَنْشَى، عَنْ ابْنِ أَبِي بَقْفُورٍ، عَنْ مَوْلَى ابْنِ شَيْبَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا قَامَ قَائِمُنَا وَضَعَ اللَّهُ يَدَهُ عَلَى رُؤُوسِ الْعِبَادِ فَيَجْمَعُ بَيْنَهُمْ عَقُولَهُمْ وَكَمَلَتْ بِهِ أَحْلَامَهُمْ.

۲۱ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب ہمارا قائم خراج کرے گا تو خدا اپنی رحمت کا ہاتھ لوگوں کے سر پر رکھے گا جس سے ان کی عقلیں درست اور افہام کامل ہوں گے۔

۲۲ عَلِيُّ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ تَهْمَنِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَيَّانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: حُجَّةُ اللَّهِ عَلَى الْعِبَادِ النَّبِيُّ وَالْحُجَّةُ بَيْنَ الْعِبَادِ وَبَيْنَ اللَّهِ الْعَقْلُ.

۲۲ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ نبی خدا کے بندوں پر اس کی حجت ہے اور اللہ اور بندوں کے درمیان عقل حجت ہے۔

۲۳ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قُتَيْبَةَ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: دُعَاءُ الْإِنْسَانِ الْعَقْلُ وَالْعَقْلُ مِنْهُ الْفِطْنَةُ وَانْفِصَالُ الْعِلْمِ وَالْحِفْظُ وَالْعِلْمُ، وَبِالْعَقْلِ يَكْمُلُ وَهُوَ دَلِيلُهُ وَتَبْيِيرُهُ وَمِفْتَاحُ أَمْرِهِ، فَإِذَا كَانَ تَأْيِيدُ عَقْلِهِ مِنَ النُّورِ كَانَ عَالِمًا، حَافِظًا، ذَا كِرَاءٍ، قَاطِنًا، فِيمَا قَعِلِمَ بِذَلِكَ كَيْفَ وَلَمْ وَحَيْثُ، وَعَرَفَ مَنْ نَصَحَهُ وَمَنْ غَشَّاهُ، فَإِنَّا عَرَفَ ذَلِكَ عَرَفَ مَجْرَاهُ وَمَوْصُولَهُ وَمَقْصُولَهُ وَ أَخْلَصَ الْوَحْدَانِيَّةَ لِلَّهِ وَالْإِقْرَارَ بِالْعُلَمَاءِ فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ كَانَ مُسْتَدِرًّا كَالِإِمَامَاتِ، وَوَارِدًا عَلَى مَا هُوَ آتٍ، يَعْرِفُ مَا هُوَ فِيهِ وَلَا يَتِي شَيْءٌ هُوَ هَهُنَا، وَمِنْ أَيْنَ يَأْتِيهِ وَإِلَى مَا هُوَ صَائِرٌ، وَذَلِكَ كُلُّهُ مِنْ



## تأیید العقل

۲۳ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ ستون انسانیت عقل ہے اور خرد مندی سے چار چیزیں حاصل ہوتی ہیں اول محکمت قرآنی سے باطل اماموں کے عیب بتانا اور دوسرے امامان حق کے مرتبہ کو سمجھنا تیسرے اپنی حد کو نگاہ رکھنا مشابہت قرآن و غیر میں جو تھے یاد کرنا مسائل دین کا املان حق سے اور عقل سے آدمی کامل ہوتا ہے عقل نہ ہمارے انسان ہوتی ہے چراغ چشم ہے اور کلید کار بستہ پس عقل کی مدد سے انسان دلائل ربوبیت اور محکمت قرآن کا عالم ہوتا ہے اور مسائل دین کی حفاظت کرتا ہے اور شمار امامان حق کرتا ہے اور ان کے مرتبہ کا سمجھنے والا ہوتا ہے پس وہ جان لیتا ہے کہ پیغمبر کے بعد اس کی امت کا حال کیا ہوا اور کیوں ہوا اور کہاں ہوا اور وہ جان لے کہ کس سے ملے اور کس سے انگ رہے تو اس نے حق کے مجراے و موصول کو پہچان لیا۔ پھر اس نے توحید رب کو غلوں سے لیا اور اس کی اطاعت کا اقرار کیا۔ جب ایسا تو اس نے فوت شدہ چیز کو پالیا اور نئے دلی حالت کو سمجھ لیا اور یہ بھی جان لیا کہ وہ کن حالات میں ہے اور کس وجہ سے ہے کہاں سے آیا اور کہاں جا رہا ہے یہ سب بتایید عقل ہے۔

۲۴ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ مَسْلُوبِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زُرَّانَ، عَنْ بَعْضِ رِجَالِهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْعَقْلُ دَرِيْلُ الْمُؤْمِنِ.

۲۴ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عقل مومن کی رہنما ہے۔

۲۵ - الْحُسَيْنُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ عُمَرَ، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ السَّرِيِّ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَيُّهَا أَفْقَرُ أَشَدُّ مِنَ الْجَهْلِ وَلَا مَالٌ أَعُوذُ مِنَ الْعَقْلِ.

۲۵۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ جہالت سے بڑھ کر محتاجی نہیں۔ عقل سے زیادہ مفید تر کوئی چیز نہیں۔

۲۶ - مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ، عَنْ مَسْلُوبِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ السَّقْلَ قَالَ لَهُ: أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ثُمَّ قَالَ لَهُ: اذْهَبْ



فَذَبِّرْ . فَقَالَ : وَ عِزَّتِي وَ جَلَالِي مَا خَلَقْتُ خَلْقًا أَحْسَنَ مِنْكَ . إِيَّاكَ أَمْرٌ وَ إِيَّاكَ أَنْهَى وَ إِيَّاكَ أُبَيِّدُ وَ إِيَّاكَ أَعَاقِبُ .

۲۶ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ خدا نے عقل کو پیدا کیا۔ پس اس سے کہا آگے آ۔ وہ آگے آئی۔ پھر کہا سمجھو یہ ہے وہ سمجھے ہوئے۔ پھر فرمایا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی میں نے کوئی مخلوق تمھو سے زیادہ اچھی پیدا نہیں کی میں تمھاری کو ہر ذی کا حکم دیتا ہوں اور تمھاری ہی سے ثواب دے گا اور تمھاری ہی سے عذاب دے گا۔

۲۷ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ الْهَيْثَمِ بْنِ أَبِي مَرْزُوقٍ النَّهْدِيِّ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : الرَّجُلُ آتِيَهُ وَ اسْكِلُهُ بِبَعْضِ كَلَامِي فَيَقْرِئُهُ كَلِمَةً وَ مِنْهُمْ مَنْ آتِيَهُ فَاسْكِلُهُ بِالكَلَامِ فَيَسْتَوْفِي كَلَامِي كُلَّهُ ثُمَّ يَرُدُّهُ عَلَيَّ كَمَا كَلِمَتُهُ وَ مِنْهُمْ مَنْ آتِيَهُ فَاسْكِلُهُ فَيَقُولُ : أَعِدْ عَلَيَّ فَقَالَ : يَا إِسْحَاقُ وَ مَا تَنْدِي لِمَ هَذَا ؟ قُلْتُ : لَا ، قَالَ : الَّذِي تُسْكِلُهُ ، يَبْعَثُ كَلَامِيكَ فَيَقْرِئُهُ كُلَّهُ فَذَاكَ مَنْ عَجِزَتْ نَفْسُهُ بِعَقْلِهِ وَ أَمَّا الَّذِي تُسْكِلُهُ فَيَسْتَوْفِي كَلَامِيكَ ثُمَّ يُجِيبُكَ عَلَى كَلَامِيكَ فَذَاكَ الَّذِي رُكِبَ عَقْلُهُ فَيَدْفِي بِلِسَانِهِ أَمْرَهُ وَ أَمَّا الَّذِي تُسْكِلُهُ بِالكَلَامِ فَيَقُولُ : أَعِدْ عَلَيَّ فَذَاكَ الَّذِي رُكِبَ عَقْلُهُ فَيَدْفِي بَعْدَ مَا كَبُرَ قَبْرُهُ يَقُولُ لَكَ : أَعِدْ عَلَيَّ .

۲۷ اسحاق بن عمار سے مروی ہے کہ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ یہ کیا بات ہے کہ میں ایک شخص کے پاس آتا ہوں اور اس سے کلام کرتا ہوں۔ تمھوڑا سادہ میرے کل کلام کا مطلب سمجھ جاتا ہے اور بیان کر دیتا ہے جو کچھ میں نے اس سے بیان کیا۔ دوسرا وہ ہے کہ جب میں اس سے پوری بات بیان کر دیتا ہوں تب سمجھتا ہے اور دوسرا وہ ہے کہ جب میں اس سے بیان کرتا ہوں تو وہ اعادہ چاہتا ہے فرمایا۔ جو بعض کلام سے پوری بات سمجھ جاتا ہے۔ وہ وہ ہے جس کے لطف میں عقل خمیر ہے اور دوسرا وہ ہے جس کو عقل مل ہی ہے لیکن ماہر میں اور خمیر وہ ہے جس کو بڑا ہونے پر عقل مل ہی ہے۔

۲۸ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمَّادٍ ، عَنْ بَعْضِ مَنْ رَفَعَهُ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا رَأَيْتَ الرَّجُلَ كَثِيرَ الصَّلَاةِ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَلَا تَبَاهُوا بِهِ حَتَّى تَنْظُرُوا كَيْفَ عَقْلُهُ ؟



۲۸۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم سی و دہار روزہ لرنے والا پاؤ تو اس پر فخر نہ کرو۔ جب تک یہ نہ دیکھ لو کہ اس کی عقل کیسی ہے۔

۲۹۔ بَعْضُ أَصْحَابِنَا ، رَفَعَهُ ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : يَا مُفَضَّلُ لَا تَفْلَحَ مَنْ لَا يَتَّقِلُ وَلَا يَتَّقِلُ مَنْ لَا يَعْلَمُ وَتَوَفَّ يَنْجِبُ مَنْ يَفْهَمُ وَ يَغْفَرُ مَنْ يَعْلَمُ وَ الْعِلْمُ جُنَّةٌ وَ الصِّدْقُ عِزٌّ وَ الْجَهْلُ ذُلٌّ وَ الْقَهْمُ مَجْدٌ وَ الْجُودُ نَجْعٌ وَ حُسْنُ الْخُلُقِ مَجْلِبَةٌ لِلْمُودَةِ وَ الْعَالِمُ بِزَمَانِهِ لَا يَهْجُمُ عَلَيْهِ اللَّوَابِسُ وَ الْحَزْمُ مَسَاءَةُ الظَّنِّ وَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ الْحِكْمَةِ بَعْدَةُ الْعَالِمِ وَ الْجَاهِلُ شَقِيٌّ بَيْنَهُمَا وَ اللَّهُ وَلِيُّ مَنْ عَرَفَهُ وَ عَدُوٌّ مَنْ تَكَلَّفَهُ وَ الْعَاقِلُ غَفُورٌ وَ الْجَاهِلُ خَنُورٌ وَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُكْرَمَ فَلَنْ وَ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُهَانَ فَاخْشَنَ وَ مَنْ كَرَّمَ أَصْلَهُ لَانَ قَلْبُهُ وَ مَنْ خَشَنَ غَضْرُوهُ غَلِظَ كَيْدُهُ وَ مَنْ فَرَّطَ تَوَرَّطَ وَ مَنْ خَافَ الْعَاقِبَةَ تَنَبَّهَتْ عَنِ التَّوَعُّلِ فِيمَا لَا يَعْلَمُ وَ مَنْ هَجَمَ عَلَى أَمْرِ بِغَيْرِ عِلْمٍ جَدَعَ أَنْفَ نَفْسِهِ وَ مَنْ لَمْ يَعْلَمْ لَمْ يَفْهَمْ وَ مَنْ لَمْ يَفْهَمْ لَمْ يَسْلَمْ وَ مَنْ لَمْ يَسْلَمْ لَمْ يُكْرَمَ ، وَ مَنْ لَمْ يُكْرَمَ يَهْزَمْ وَ مَنْ يَهْزَمُ يَكُنْ الْيَوْمَ وَ مَنْ كَانَ كَذَلِكَ كَانَ آخِرُ أَنْ يَنْتَهَمَ

۲۹۔ مفصل ابن عمر نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ نہیں فلاح پائے گا وہ جسے عقل نہیں اور نہیں اس کو عقل جس پر کعبہ پاس علم نہیں۔ جو فہم رکھتا ہے وہ شرافت حاصل کرے گا اور جو علیہ ہے وہ فتح پائے گا۔ علم سپرے راستی عزت ہے جہل نلت ہے اور فہم اذلال سے سخاوت کرنا باعثِ نجات ہے اور حسن خلق غالبِ ہودت ہے عالمِ زمانہ پر دوسو اس شیطانی کا ظہر نہیں ہوتا اور پختہ کاری یہ ہے کہ لوگوں کی ظاہری حالت سے دھوکہ نہ کھائے کیونکہ اکثر لوگوں کا باطن خراب ہوتا ہے آدمی اور حکمت کے درمیان۔ عالمِ دانا نمت ہے اور جاہل شقی ہے ان کے درمیان خدا دوست ہے جس نے اس کی معرفت حاصل کی اور پیروی ظن نہ کی۔ اور دشمن ہے اس کا جس نے اسے رب العالمین نہ سمجھا بخردمند بخشنے والا ہے ادبی کا بجا اور جاہل فریب دینے والا ہے اگر تو گرامی قدر ہونا چاہتا ہے تو نرمی کر اور اگر چاہتا ہے کہ لوگ تجھے ذلیل سمجھیں تو سختی کر جس کی نسل بزرگ ہوتی ہے اس کا دل نرم ہوتا ہے جس کی ذات بد ہوتی ہے اس کا دل سخت ہوتا ہے جو بولنے میں جلدی کرتا ہے وہ نجات سے دور رہتا ہے جو عافیت اندیش ہے وہ چیز کو نہیں جانتا اس سے دور رہنے میں خود داری کرتا ہے اور جو بغیر علم کسی چیز میں دخل دیتا ہے وہ ذلیل ہوتا ہے جو نہیں جانتا کہ امام حق کون ہے۔ وہ نہیں سمجھتا اور جو نہیں سمجھتا

وہ شبہات سے محفوظ نہیں رہتا اور جو ایسا نہیں وہ عز از نہیں عباد اللہ مکرہ ہے اور جو ایسا ہے وہ لوگوں کے درمیان بزرگ کیا ہوا ہے اور جو ایسا ہے وہ ملائت کیا ہوا ہے اور جو ایسا ہے اس کا نتیجہ ندامت ہے۔

۲۰۔ تَعْلَانُ يَعْنِي ، رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام مَنْ اسْتَحْكَمَتْ لِي فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْ خِصَالِ الْخَيْرِ احْتَمَلْتُ عَلَيْهَا وَاعْتَقَرْتُ فَقَدْ مَا سِوَاهَا وَلَا أَغْنِيَنَّ فَقَدْ عَقِلَ وَلَا دِينُ ، لِأَنَّ مُفَارَقَةَ الدِّينِ مُفَارَقَةُ الْأَمْنِ فَلَا يَتَمَتَّعُ بِحَيَاةٍ مَعَ مَخَافَةٍ ، وَفَقْدُ الْعَقْلِ فَقْدُ الْحَيَاةِ وَلَا يُقَاسُ إِلَّا بِالْأَمْوَالِ

۲۰۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جس میں نیک خصلتوں میں سے ایک خصلت بھی پاؤں گا تو میں اپنے خیموں میں شمار کروں گا اس ایک خصلت کا وجہ سے اور معاف کروں گا اس کے ماسوا کو اور نہیں معاف کروں گا فقدان عقل کو اور فقدان دین کو کیوں کہ دین سے مفارقت خوف ہے اور اس خوف کے ساتھ زندگی خوش گوار نہیں اور عقل کا نہ ہونا زندگی کا نہ ہونا ہے جس کا تقاسم مردوں پر کرنا چاہیے۔

۳۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ ، عَنْ مُوسَى بْنِ إِبْرَاهِيمَ الْمُخَارِبِيِّ ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُوسَى عَنْ مُوسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ مَيْمُونِ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : إَعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهِ دَلِيلٌ عَلَى ضَعْفِ عَقْلِهِ

۳۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا ان کا اپنے نفس پر مغرور ہونا اس کی عقل کی کمزوری کی دلیل ہے۔

۳۲۔ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ الْجَعْفَرِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام قَالَ : ذَكَرَ عَنْهُ أَمْحَابُنَا وَذَكَرَ الْعَقْلُ قَالَ : فَقَالَ عليه السلام لَا يَمْبَأُ بِالَّذِينَ مِمَّنْ لَا عَقْلَ لَهُ قُلْتُ جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنْ مِمَّنْ يَصِفُ هَذَا الْأَمْرَ قَوْمًا لَا بَأْسَ بِهِمْ عِنْدَنَا وَلَيْسَتْ أَمُّ تِلْكَ الْعُقُولُ فَقَالَ : لَيْسَ هَؤُلَاءِ مِمَّنْ خَاطَبَ اللَّهُ إِنْ اللَّهُ خَلَقَ الْعَقْلَ فَقَالَ لَهُ : أَقْبِلْ فَأَقْبَلَ ، وَ قَالَ لَهُ أَذْبِرْ فَأَذْبَرَ ، فَقَالَ : وَعِزَّتِي وَ جَلَالِي مَا خَلَقْتُ شَيْئًا أَحْسَنَ مِنْكَ أَوْ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ ، بِكَ آخُذُ وَ بِكَ أَعْطِي



۳۲۔ حسن ابن جہم سے مروی ہے کہ امام رضا علیہ السلام کے سامنے عقل کا ذکر آیا۔ حضرت نے فرمایا۔ اہل دین کے لئے وہ لوگ مافلا اعتبار ہیں جن کو عقل نہیں۔ میں نے کہا۔ ہم شیعوں میں ایسے لوگ بھی ہیں جن میں بظاہر کوئی عیب نظر نہیں آتا، لیکن وہ صاحب عقل نہیں۔ فرمایا تو یہ لوگ ان میں سے نہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے خطاب فرمایا ہے کہ جب اس نے عقل کو پیدا کیا تو اس سے فرمایا۔ کہے آگے آگے آئی، پھر کہا کیجئے ہٹ، پس وہ کیجئے ہٹی، پھر فرمایا قسم ہے اپنے عزت و جلال کی۔ میں نے تجھ سے بہتر کسی کو پیدا نہیں کیا تو مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے میں تیری ہی وجہ سے سزا فہ کر دوں گا اور تیرے ہی وجہ سے عطا کروں گا۔

۳۲۔ عَلِيُّ بْنُ قَتَادَةَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَيْسَ بَيْنَ الْإِيمَانِ وَالْكَفْرِ إِلَّا قَلْبُ الْعَقْلِ قِيلَ: وَكَيْفَ ذَلِكَ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ؟ قَالَ: إِنْ الْعَبْدُ يَرْفَعُ رَغْبَتَهُ إِلَى مَخْلُوقٍ فَلَوْ أَخْلَصَ نِيَّتَهُ لِلَّهِ لَا تَأَهُ الذِّي يُرِيدُ فِي أَسْرَعٍ مِنْ ذَلِكَ.

۳۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کفر ایمان کے درمیان نہیں ہے فرق مگر قلت عقل کا۔ لوگوں نے پوچھا یہ کیسے یا بن رسول اللہ فرمایا۔ کبھی بندہ اپنی حاجت کو دوسرے بندہ کی طرف سے جانتے ہیں اگر اس امر میں اس کی نیت خالص ہوتی ہے اور اللہ کی طرف اس کی رجوع باقی رہتی ہے تو اللہ جلد اس کی حاجت کو بر لاتا ہے۔

۳۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَقَّانِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْحَلَبِيِّ، عَنْ يَحْيَى بْنِ عُمَرَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: بِالْعَقْلِ اسْتَخْرِجْ غَوْرَ الْحِكْمَةِ وَبِالْحِكْمَةِ اسْتَخْرِجْ غَوْرَ الْعَقْلِ وَبِحُسْنِ السِّيَاسَةِ يَكُنْ الْأَدَبُ الصَّالِحُ قَالَ: وَكُنْ يَقُولُ: التَّفَكُّرُ حَيَاةٌ قَلْبِ الْبَصِيرِ كَمَا يَمْشِي الْمَاشِي فِي الظُّلُمَاتِ بِالنُّورِ بِحُسْنِ التَّخَلُّصِ وَ قَوْلُهُ التَّوْبَةُ.

الف [عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ حَمَّادٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَمَّارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي حَدِيثٍ طَوِيلٍ إِنَّ أَوَّلَ الْأُمُورِ وَبَدَأُهَا وَقُوَّتُهَا وَعِمَارَتُهَا الَّتِي لَا يُنْتَفَعُ بِشَيْءٍ إِلَّا بِهَا الْعَقْلُ الَّذِي جَعَلَهُ اللَّهُ تَعَالَى لِخَلْقِهِ وَنُورًا لَهُمْ، فَبِالْعَقْلِ عَرَفَ الْعِبَادُ خَالِقَهُمُ

وَأَنَّهُمْ مَخْلُوقُونَ وَأَنَّهُ الْمُدَبِّرُونَ وَأَنَّهُ الْبَاقِي وَهُمْ الْفَانُونَ، وَاسْتَدَلُّوا بِقَوْلِهِمْ  
عَلَى مَا رَأَوْا مِنْ خَلْقِهِ، مِنْ سَمَائِهِ وَأَرْضِهِ وَشَمْسِهِ وَقَمَرِهِ وَلَيْلِهِ وَنَهَارِهِ، أَنَّ لَهُ وَلَهُمْ خَالِقًا وَمُدَبِّرًا لَمْ  
يَزَلْ وَلَا يَزُولُ وَعَرَفُوا بِدِلَالَةِ الْحَسَنِ مِنَ الْقَبِيحِ وَأَنَّ الظُّلُمَةَ فِي الْجَهْلِ وَأَنَّ النُّورَ فِي الْعِلْمِ فَهَذَا مَا دَلَّهُمْ  
عَلَيْهِ الْعَقْلُ.

قِيلَ لَهُ: قَدْ بَلَغْتَ الْعِبَادُ بِالْعَقْلِ دُونَ غَيْرِهِ، قَالَ: إِنَّ الْعَاقِلَ لَدَلَّ لَأَلَمَ عَقْلِهِ الَّذِي جَعَلَهُ  
اللَّهُ قِوَامَهُ وَزِينَتَهُ وَهُدَايَتَهُ عِلْمَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ وَأَنَّهُ هُوَ رَبُّهُ وَعِلْمَ أَنَّ إِخْلَاقَهُ مَحَبَّةٌ وَأَنَّ لَهُ  
كَرَاهَةً وَأَنَّ لَهُ طَاعَةً وَأَنَّ لَهُ مَعِيَّةً فَلَمْ يَجِدْ عَمَلَهُ يَدَّاهُ عَلَى ذَلِكَ وَعِلْمَ أَنَّهُ لَا يُوَسِّلُ إِلَيْهِ إِلَّا  
بِالْعِلْمِ وَطَلَبِهِ وَأَنَّهُ لَا يَنْتَفِعُ بِعَقْلِهِ إِنْ لَمْ يُسَبِّ ذَلِكَ بِعِلْمِهِ فَوَجَبَ عَلَى الْعَاقِلِ طَلَبُ الْعِلْمِ وَالْأَدَبِ  
الَّذِي لَا قِوَامَ لَهُ إِلَّا بِهِ.

ب۔ علی بن محمد عن بعض اصحابہ عن ابن ابی عمیر عن النضر بن سوید عن حمزہ بن  
صفوان بن مہران الجمالی قال: سمعنا ابا عبد اللہ یقول: لا غناء اخصب من العقل ولا فقر اخط  
من الجهل ولا استظهار فی امرٍ یا کثر من المشورۃ فیہ [

وهذا آخر کتاب العقل [والجهل]

والحمد لله وحده وصلى الله على محمد وآله وسلم تسليماً

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ عقل سے حکمت حاصل ہوتی  
ہے اور حکمت سے عقل اور اچھی نگہبان سے ادب صالح حاصل ہوتا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ تفکر عقل مند کے قلب کی حیات ہے  
جیسا کہ ملت ہے ملتے والا تار کیوں میں نور کے ساتھ خوبی نجات اور کمی و رنگ کو لے کر



# کتاب نخل العلم بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ (بَابُ ۵)

۱۵ فرض العلم و وجوب طلبه والحث علیہ ۵

۱. أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْقُوبَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي الْحُسَيْنِ الْفَارِسِيِّ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ، إِلَّا إِنْ أَلَانَ اللَّهُ يَجِبُ بُغَاةُ الْعِلْمِ.

## کتاب فضل علم فرض علم و وجوب طلب علم و ترغیب علم بَاب دَوِم (۲)

۱ = حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کا طلب کرنا واجب ہے ہر مسلمان پر۔

۲. مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ عَيْسَى ابْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعُمَرِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ.

۲ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علم کا طلب کرنا فرض ہے۔

۳. عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: هَلْ يَسَعُ النَّاسَ تَرْكُ الْمَسْأَلَةِ عَمَّا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ فَقَالَ: لَا.

(۱۳) امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کیا یہ درست ہے کہ انسان کو جس چیز کے معلوم کرنے کی ضرورت ہو اس کے متعلق سوال ترک کر دے۔ فرمایا نہیں۔

۱۔ عَلِيُّ بْنُ قَعْبٍ وَغَيْرُهُ عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ : وَثَقَيْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى جَمِيعاً عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّيِّمِيِّ عَنْ حَدَّثَهُ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: أَيُّهَا النَّاسُ ااعْلَمُوا أَنَّ كَمَالَ الدِّينِ طَلَبُ الْعِلْمِ وَالْعَمَلُ بِهِ، إِلَّا وَإِنْ طَلَبَ الْعِلْمَ أَوْجَبَ عَلَيْكُمْ مِنْ طَلَبِ الْمَالِ إِنَّ الْمَالَ مَفْسُومٌ مَفْسُومٌ لَكُمْ قَدْ قَسَمَهُ غَادِلٌ بَيْنَكُمْ وَضَيْعُهُ وَتَبَنِي لَكُمْ وَالْعِلْمُ مَخْزُونٌ عِنْدَ أَهْلِيهِ قَدْ مَرَّتُمْ بِطَلَبِهِ مِنْ أَهْلِهِ فَاطْلُبُوهُ

۴۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ دو سطل جو کہ کمال دین، طلب علم اور اس پر عمل کرنے میں ہے آگاہ ہو کہ علم کا طلب کرنا تمہارے لئے مال کے طلب کرنے سے زیادہ واجب ہے کیونکہ مال تمہارے لئے تقسیم شدہ ہے اور خدا اس کا ضامن ہے یعنی نقد کا وہ تم تکملاً فرو بیچے گا اور علم محفوظ ہے اس کے اہل کے پاس اور اس کی طلب کا تم کو حکم دیا گیا ہے پس جو اہل ہیں (آئمہ طاہرین)۔ ان سے طلب کرو۔

۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ . عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ . وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيضَةٌ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ ، إِلَّا وَ إِنْ اللَّهُ يُحِبُّ بُنَاءَ الْعِلْمِ

۵۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ علم کا طلب کرنا فرض ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا۔ علم کا طلب کرنا ہر مسلمان کا فرض ہے آگاہ ہو کہ اللہ طالبان علم کو دوست رکھتا ہے۔

۶۔ عَلِيُّ بْنُ قَعْبٍ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَعْبٍ عَنْ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى عَنْ عَلِيِّ بْنِ



أَبِي حَمْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: تَقَفُّوا فِي الدِّينِ فَإِنَّهُ مَنْ لَمْ يَتَّقْهُ مِنْكُمْ فِي الدِّينِ فَهُوَ أَغْرَابِي إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ [فِي كِتَابِهِ]: وَلَيَتَّقَنَّ هَؤُلَاءِ فِي الدِّينِ وَلَيَتَّقَنَّ قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ!

۶۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ دینی مسائل کو یاد کرو جو تم میں ایسا نہ کرے گا تو وہ بدعرب کی مانند ہوگا۔ خدا قرآن میں کہتا ہے علم دین لوگ حاصل کریں اور خدا میں اپنی قوم کو جب وہ ان کی طرف رجوع کریں تاکہ وہ عذر کریں۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ تَهْمَانَ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الرَّبِيعِ، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: عَابَكُمْ بِالْإِسْقَافِ فِي دِينِ اللَّهِ وَلَا تَكُونُوا أَغْرَابًا فَإِنَّهُ مَنْ لَمْ يَتَّقْهُ فِي دِينِ اللَّهِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَمْ يُزَاِ لَهُ عَمَلًا.

۷۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تمہارے لئے علم دین حاصل کرنا لازم ہے اور تم بدعرب نہ بنو کیوں کہ وہ علم دین حاصل نہیں کرتے تمہارا میں سے نہ بنو جن پر اللہ روز قیامت نظر رحمت نہ کرے گا اور اس کے لئے کوئی عمل ہو جائے گا۔

۸۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَبَلِ بْنِ كَدَّاحٍ، عَنْ أَبِي بَانٍ بْنِ تَغْلِبَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كَوَيْدُ أَنْ أَصْحَابِي ضَرَبَتْ رُؤُوسَهُمْ بِالسَّيَاطِ حَتَّى يَتَّقُوا.

۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں اس بات کو کہ میرے اصحاب کے سروں پر کوڑے مار جائیں تاکہ وہ علم دین حاصل کریں۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ نُعْمَانَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ قَتَادَةَ بْنِ مِسْكِ، عَنْ رَوَاهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ لَهُ رَجُلٌ: جُعِلْتُ فِدَاكَ رَجُلٌ عَرَفَ هَذَا الْأَمْرَ، لَزِمَ بَيْتَهُ وَلَمْ يَتَّعِزْ إِلَى أَحَدٍ مِنْ إِخْوَانِهِ؟ قَالَ فَقَالَ: كَيْفَ يَتَّقُهُ هَذَا فِي دِينِهِ؟

۹۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کسی نے کہا کہ ایک شخص ہے جس نے آپ کی امامت کو پہچان لیا ہے اور فائدہ نہیں ہو گیا ہے اپنے بھائیوں میں سے کسی سے نہیں ملتا۔ فرمایا اس کو علم کیے حاصل ہوگا۔ درآنجا ایک معلومات کا دروازہ اس نے اپنے اوپر بند کر لیا۔

## باب سوئم (۳)

### صفت علم و فضیلت علم و علماء

#### صِفَةُ الْعِلْمِ وَفُضَيْلُهُ وَقُضْلُ الْعُلَمَاءِ

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ قَهْمٍ ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ قُتَيْبِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الدِّقَاقِ ، عَنْ ذُرِّبَتِ الْوَاسِطِيِّ ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَكِيمِ ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْمَسْجِدَ فَإِذَا جَمَاعَةٌ قَدْ اطَّافُوا بِرَجُلٍ فَقَالَ : مَا هَذَا ؟ فَقِيلَ : غَلَاةٌ فَقَالَ : وَمَا الْغَلَاةُ ؟ فَقَالُوا لَهُ : أَعْلَمُ النَّاسِ بِأَنْسَابِ الْعَرَبِ وَوَقَائِعِهَا وَأَيَّامِ الْجَاهِلِيَّةِ وَالْأَشْعَارِ وَالْعَرَبِيَّةِ ، قَالَ : فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : ذَاكَ عِلْمٌ لَا يَبْصُرُ مَنْ جِهَلَةٌ وَلَا يَنْفَعُ مَنْ عِلْمَةٌ ، ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنَّمَا الْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ أَوْ فَرِيضَةٌ غَادِلَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ وَمَا خِلَافُهَا فَهُوَ قُضْلٌ

۱۔ امام موسی علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ مسجد میں تھے تو لوگوں کو ایک شخص کے گرد جمع پایا۔ فرمایا۔ یہ کیلئے لوگوں نے کہلے یہ علامہ ہے فرمایا کیا علامہ، انھوں نے کہا۔ یہ انسان عرب کا سب سے بہتر جاننے والا ہے اور ان کے دقائق کا عالم ہے اور ایام جاہلیت کے اشعار عربیہ سے واقف ہے حضرت نے فرمایا یہ ایسا علم ہے کہ جس کے نہ جاننے سے کوئی نقصان نہیں اور جاننے سے کوئی فائدہ نہیں۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہم میں وہ آیات محکمات متعلق، فریضہ



عادلہ کے متعلق اور سنت قائمہ کے متعلق اور جو اس کے علاوہ ہے وہ فضل الہی ہے۔

۲۔ تَمَّامُ بْنُ بَحْثِی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ تَمَّامِ بْنِ عِیْسَى، عَنْ تَمَّامِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْبَحْثَرِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِنَّ أَلْفَ آيَةٍ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَذَلِكَ أَنَّ الْأَنْبِيَاءَ لَمْ يُورَثُوا دِرْهَمًا وَلَا دِينَارًا وَ إِنَّمَا أُورَثُوا أَحَادِيثَ مِنْ أَحَادِيثِهِمْ فَمَنْ أَخَذَ بِشَيْءٍ مِنْهَا فَقَدْ أَخَذَ حَقًّا وَافِرًا، فَانْظُرُوا عَلَمَكُمْ هَذَا عَمَّنْ تَأْخُذُونَهُ، فَإِنَّ فِيْنَا أَهْلَ الْبَيْتِ فِي كُلِّ خَلْفٍ عُدُولًا يَنْفُونَ عَنْهُ تَحْرِيفَ الْغَالِينَ وَ انْتِخَالَ الْمُبْطِلِينَ وَ تَأْوِيلَ الْجَاهِلِينَ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علماء و ارث انبیاء ہیں اور انبیاء نہیں مالک ہوتے درہم و دینار کے بلکہ وہ تو وارث ہوتے ہیں ان کی احادیث کے۔ پس جس نے ان احادیث سے کچھ لے لیا۔ اس نے کافی نصیب پا لیا۔ پس تم اس پر نظر رکھو کہ تم اس علم کو کس سے لیتے ہو۔ یہ علم ہم اہلبیت کے ہے کیونکہ جو علم پیغمبر نے امت کے لئے چھوڑا ہے اس کے وارث ہم اہلبیت۔ رسول ہیں جو عادل ہیں جو رد کرتے ہیں غالین کی تحریف اور اہل باطل کے تغیرات اور جاہلوں کی تاویلوں کو۔

۳۔ الْحُسَيْنُ بْنُ تَمَّامٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مَخْرَمٍ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ قَلْبِ الْوُشَاءِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا قَبَّحَهُ فِي الدِّينِ.

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جب خدا کسی بندہ سے نیکی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے علم دین عطا کرتا ہے

۴۔ تَمَّامُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِیْسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ الْكَمَالُ كُلُّ الْكَمَالِ النَّفَقَةُ فِي الدِّينِ وَالْعَبْرُ عَلَى الثَّابِتَةِ وَ تَقْدِيرُ الْهَيْبَةِ.

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کمال نام ہے علم دین حاصل کرنے، مصیبت پر صبر کرنے اور خرچ میں میانہ روی اختیار کرنے کا۔

۵۔ - عَنْ عَبْدِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَمْرِو بْنِ سِنَانٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْعُلَمَاءُ أُمَمٌ، وَالْأَنْبِيَاءُ شُيُوءٌ وَالْأَوْصِيَاءُ مَنَادَةٌ. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: الْعُلَمَاءُ مَنَادَةٌ وَالْأَنْبِيَاءُ حُصُونٌ وَالْأَوْصِيَاءُ مَنَادَةٌ.

۵۔ سرمایا امام جعفر صادق نے علماء کو امم اور انبیاء کو شیعہ کہہ دیے ہیں کہ دشمنوں کے حملوں سے بچتے ہیں اور اوصیاء سردار امت ہیں۔ دوسری روایت میں ہے علماء بنسار ہدایت ہیں انبیاء قلعہ ہیں اور اوصیاء سردار ہیں۔

۶۔ - أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ عَمْرِو بْنِ حَسَّانٍ، عَنْ إِدْرِيسَ بْنِ الْحَسَنِ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الْكَنْدِيِّ، عَنْ بَشِيرِ الدَّهَّانِ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: لَا خَيْرَ فِيمَنْ لَا يَتَّقِي مِنْ أَصْحَابِنَا، يَا بَعِيرُ إِنَّ الرَّجُلَ مِنْهُمْ إِذَا لَمْ يَسْتَقِنْ بِفَقْدِ احْتِاجِ إِلَيْهِمْ فَإِذَا احْتِاجَ إِلَيْهِمْ أُدْخِلُوهُ فِي بَابِ خَلَائِفِهِمْ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ.

۶۔ بشیر الدہاں سے روای ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہمارے اصحاب میں بہتری نہیں ہے اس کے لئے جو علم دین حاصل نہیں کرتا۔ اے بشیر جو شخص علم دین حاصل نہیں کرتا وہ دوسروں کی طرف محتاج ہوتا ہے اور جب محتاج ہوتا ہے تو وہ اس کو گمراہی کے سڑکوں میں داخل کر دیتے ہیں اور پھر وہ کچھ نہیں جانتا۔

۷۔ - عَلِيُّ بْنُ عَمْرٍو، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ النُّوفَلِيِّ، عَنْ أَبِي الْكَوْنِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَا خَيْرَ فِي الْعَبْسِ إِلَّا لِرَجُلَيْنِ عَالِمٍ مُطَّاعٍ، أَوْ مُتَّبَعٍ وَاجِعٍ.

۷۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عیش میں بہتری نہیں ہے اگر وہ شخصوں کے لئے ایک وہ جو سنتا ہے اور مل کر تلبہ دوسرے وہ جو سنتا ہے اور اپنے دل میں محفوظ رکھتا ہے۔

۸۔ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، وَعَمْرِو بْنِ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ سَيْفِ بْنِ عَمِيرَةَ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: عَالِمٌ يُنْتَفَعُ بِعِلْمِهِ



أَفْضَلُ مِنْ سَبْعِينَ أَلْفَ غَابِدٍ

۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جو عالم اپنے علم سے غائدہ مال کرتا ہے وہ ستر ہزار غابد سے بہتر ہے۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ نَعْمَانَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ، عَنْ سَعْدَانَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُصَّامٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: رَجُلٌ زَاوِيَةٌ لِحَدِيثِكُمْ يَثُورُ فِي النَّاسِ وَ يُشَدِّدُهُ فِي قُلُوبِهِمْ قُلُوبٌ شِيعَتِكُمْ وَ لَدَلٌ غَابِدًا مِنْ شِيعَتِكُمْ لَيْسَتْ لَهُ مِنْهُ الرِّوَايَةُ أَيُّهَا أَفْضَلُ، قَالَ: الرِّوَايَةُ لِحَدِيثِنَا يُشَدِّدُهُ قُلُوبَ شِيعَتِنَا أَفْضَلُ مِنْ أَلْفِ غَابِدٍ.

۹۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ایک شخص آپ کی احادیث کی روایت کرتا ہے اور اس کو لوگوں میں مشہور کرتا ہے اور لوگوں کے اور آپ کے شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرتا ہے دوسرا شخص غابد ہے۔ مگر وہ روایت نہیں کرتا آپ کی احادیث کو۔ ان میں کون افضل ہے۔

فرمایا ہماری احادیث کا روایت کرنے والا۔ اور ہمارے شیعوں کے قلوب کی اصلاح کرنے والا

ہزار غابد سے بہتر ہے۔

## (بَابُ أَصْنَافِ النَّاسِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ نَعْمَانَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَ تَعَمُّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ أَبِي أَسَامَةَ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ السَّبَّيْ، عَنْ مَنْ حَدَّثَهُ يَقْنُ بِهٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ النَّاسَ أَلْوَا بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِلَى ثَلَاثَةِ: أَلْوَا إِلَى عَالِمٍ عَلَى هُدًى مِنَ اللَّهِ قَدْ أَغْنَاهُ اللَّهُ بِمَا عَلِمَ عَنْ عِلْمِ غَيْرِهِ وَ جَاهِلٍ مَثَلُهُ أَمَّا لَا يَعْلَمُ لَهُ مُعِيبٌ بِمَا عِنْدَهُ وَ قَدْ فَتَنَتْهُ الدُّنْيَا وَ فَتَنَ غَيْرُهُ وَ مُتَعَلِّمٍ مِنَ عَالِمٍ عَلَى سَبِيلِ هُدًى مِنَ اللَّهِ وَ نَجَاؤُهُمْ هَلَكٌ مَنْ ادَّعَى وَ خَابَ مَنْ افْتَرَى.

# باب چہارم (۴)

## بیان اصناف مردم

۱۔ امیر المؤمنین نے فرمایا کہ لوگوں نے بعد رسول اللہ تین قسم کے لوگوں کو اپنا والی بنایا۔ ایک وہ عالم جو اللہ کی طرف سے ہدایت یافتہ تھا اور اللہ نے اس کو علم غیر سے بے پروا کر دیا ہے دوسرے جاہل علم جس کے پاس علم نہیں۔ مگر جو کچھ اس کے پاس ہے اس پر مغرور ہے۔ دنیا نے اسے دھوکا دیا ہے اور اس نے لوگوں کو تیسرے وہ ہے جو ایسے عالم سے علم حاصل کرتے ہیں جو اللہ کی طرف سے ہدایت پر ہے وہ صاحب نجات ہے پس جس نے جھوٹا دعوے علم کیا وہ ہلاک ہو گیا۔ جس نے اقرا پر داری کی وہ نقصان میں رہا۔

۲۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُنْجَرٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَائِدٍ، عَنْ أَبِي خَبِيجَةَ سَالِمِ بْنِ مُكْرَمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: النَّاسُ ثَلَاثَةٌ: غَالِمٌ وَ مُتَعَلِّمٌ وَ غُنَّابٌ

۱-۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ آدمی تین قسم کے ہیں۔ عالم، متعلم اور ہرزہ کار (جو حق و باطل کو نہیں جانتے)

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قَتَادَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي حَمْرَةَ السَّالِيِّ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَغْدُ غَالِمًا أَوْ مُتَعَلِّمًا أَوْ أَجِبْ أَهْلَ الْعِلْمِ وَلَا تُكُنْ رَابِعًا فَتَهْلِكَ بِبُغْضِهِمْ

۳۔ ابو حمزہ ثمالی سے مروی ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ ہرزہ کو تین میں سے ایک بنو یا عالم یا متعلم یا اہل علم کے دوست، چوتھا مت بنو ورنہ تم ان کی عداوت میں ہلاک ہو جاؤ گے۔



۱. عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ ثَمَرِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَبِيلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُ يَقُولُ: يَفْعَلُ النَّاسُ عَلَى ثَلَاثَةِ أَصْنَافٍ عَالِمٌ وَ مُتَعَلِّمٌ وَ غُلَامٌ، فَتَجْنُ الْعُلَمَاءُ وَ شَبَقْنَا الْمُتَعَلِّمُونَ، وَ سَاوَرُ النَّاسِ غُلَامٌ.

۲۔ جبیل سے مروی ہے کہ میں ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ لوگ تین قسم کے ہوتے ہیں :- عالم، متعلم اور ہرزہ کار۔  
پہلے عالم ہیں پھر سے شیعہ متعلم اور لوگ ہرزہ کار۔

## بَابُ ثَوَابِ الْعَالِمِ وَ الْمُتَعَلِّمِ

۱۔ ثَمَّانُ بْنُ الْحَسَنِ وَ عَلِيُّ بْنُ ثَمَرٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، وَ ثَمَّانُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعًا، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَيْمُونٍ القطيعي أَيْ: وَ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ خَمَادِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ سَلَكَ طَرِيقًا يَطْلُبُ فِيهِ عِلْمًا سَلَكَ اللَّهُ بِهِ طَرِيقًا إِلَى الْجَنَّةِ وَ إِنْ الْمَلَائِكَةُ لَنَسْعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِهِ وَ إِنْهُ يَسْتَقْفِرُ لَطَالِبِ الْعِلْمِ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَ مَنْ فِي الْأَرْضِ حَتَّى الثُّوْبِ فِي الْبَحْرِ، وَ فَضَّلَ الْعَالِمُ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضَّلَ الْقَمَرَ عَلَى سَائِرِ النُّجُومِ لَبْلَبَةُ الْبَدْرِ، وَ إِنْ الْعُلَمَاءُ وَ رِثَةُ الْأَنْبِيَاءِ، إِنْ الْأَنْبِيَاءُ لَمْ يُوَرِّثُوا دِينًا وَلَا دَهَمًا وَلَكِنْ وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ أَخَذَ مِنْهُ أَخَذَ بِحَبْطِ وَافٍ.

## بَابُ خَمْسَمِ ثَوَابِ عَالِمٍ وَ مُتَعَلِّمٍ

۱۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ جو شخص طلب علم کے لئے راستہ طے کرتا ہے اللہ اس کو جنت کی طرف لے جاتا ہے اور ملائکہ اپنے پیروں کو طالب علم کے لئے بکھاتے ہیں کیونکہ وہ اس سے خوش ہوتے ہیں اور آسمان اور زمین کے رہنے والے حتیٰ کہ دریا

کی پھیلیں طالب علم کے استغفار کرتی ہیں۔

اور فرمایا کہ عالم دین کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے چاند کی فضیلت ستاروں پر اور چاند رات پر اور علماء و ارباب انبیاء پر اور انبیاء زہیں چھوٹے ہیں امت کے لئے درہم و دینار، بلکہ چھوڑتے ہیں علم دین کو۔ پس جس نے اس کو قابل کیا۔ اس نے بڑا نصیب پایا۔

**توضیح:** اس سے مراد یہ ہے کہ وہ نظام سرمایہ داری قائم کرنے دنیا میں نہیں آتے۔ بلکہ علم دین کی تعلیم کے لئے دنیا میں آتے ہیں جو مال خزانے کے اور ان کی اولاد کے بسر اوقات کے لئے مخصوص کیا ہوتا ہے وہ انبیاء کے بعد ان کی اولاد کو ورثہ میں بیچتا ہے تاکہ وہ دولت کی زندگی بسر نہ کریں اور دوسروں کے محتاج بن کر اپنی خودداری اور اپنے روحانی اقتدار کو نہ کھو بیٹھیں ہمارے رسولؐ نے جو ترک چھوڑا وہ اسی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تھا اگر حدیث لا نوث و لا نوث کو صحیح تسلیم کیا جائے تو رسولؐ نے اپنے باپ کے ترک سے ان کی کنیز ام ایمن کو کیسے ورثہ میں پایا اور رسولؐ کے ورثہ میں ازواج نے مکانات کیسے حاصل کئے۔

۲۔ تَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ، عَنْ جَبَلِ بْنِ مَالِجٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : إِنَّ الَّذِي يُعَلِّمُ الْعِلْمَ مِنْكُمْ لَهُ أَجْرٌ مِثْلُ أَجْرِ الْمُتَعَلِّمِ وَلَهُ الْفَضْلُ عَلَيْهِ، فَتَعَلَّمُوا الْعِلْمَ مِنْ حَمَلَةِ الْعِلْمِ وَعَامُوهُ إِخْوَانَكُمْ كَمَا عَالَمَكُمْ وَالْعُلَمَاءُ

۲۔ ترجمہ:- امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے شک وہ جو تعلیم دیتے ہیں علم کی تم میں سے ان کا اجر دیا ہی ہے جیسا طالب علم کا ہے اور اس کے لئے فضل خداوندی ہے پس جنہوں نے علم حاصل کیا صاحبان علم سے اور اپنے بھائیوں کو تعلیم دی جیسا کہ تم کو علماء نے تعلیم دی ہے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : مَنْ عَلَّمَ خَيْرًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ، قُلْتُ : فَإِنْ عَلَّمَهُ غَيْرَهُ يَجْعَلِي ذَلِكَ لَهُ؟ قَالَ : إِنْ عَلَّمَهُ النَّاسَ كُلَّهُمْ جَرَى لَهُ، قُلْتُ : فَإِنْ مَاتَ؟ قَالَ : وَإِنْ مَاتَ.



۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جس نے کسی کو علم دین دیا۔ اس کو عمل کرنے والے کا سا اجر ملے گا۔ میں نے کہا اگر وہ اپنے غیر کو سکھائے تو فرمایا اگر وہ تمام لوگوں کو سکھاتا رہے گا تو بھی یہی صورت رہے گی ہر ایک کا ثواب اس کو ملے گا میں نے کہا اگر مرد اول مرحلے اور دوسرا کی تعلیم لوگوں کو یاد دلائے تو بھی ثواب ملے گا۔ فرمایا تو بھی ثواب ملے گا۔

۴۔ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ رَزِينٍ، عَنْ أَبِي عُيَيْنَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ عَلَّمَ بَابَ هُدًى فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ أُولَئِكَ مِنْ أَجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ عَلَّمَ بَابَ ضَلَالٍ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ أَوْزَارِ مَنْ عَمِلَ بِهِ وَلَا يَنْقُصُ أُولَئِكَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا.

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ ہمارے دین میں سے کسی ایک چیز کی تعلیم کر دے اس کا وہی اجر ہوگا جو کام کرنے والے کا ہوگا۔ اس کے آج سے کوئی شے کم نہ ہوگا اور جو گمراہی کی کوئی بات تعلیم دے گا تو اس کا وہی گناہ ہوگا۔ جو کام کرنے والے کا ہوتا ہے کوئی شے کم نہ ہوگی

۵۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ سَعْدِ رَفَعَهُ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ لَطَلَّبُوهُ وَلَوْ يَسْفِكُ الْمُهَيَّجُ وَخَوْضِي اللَّجَجِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَوْحَى إِلَى ذَانِبَالٍ أَنَّ أُمِّتَ عِبِيدِي إِلَى الْجَاهِلِ الْمُسْتَخِفِّ يَحْقِقُ أَهْلَ الْعِلْمِ النَّارَ لِلْإِقْتِدَاءِ بِهِمْ وَأَنَّ أَحَبَّ عِبِيدِي إِلَيَّ النَّفِيُّ الطَّالِبُ لِلثَّوَابِ الْجَزِيلِ الْإِلَازِمِ لِلْعُلَمَاءِ النَّاسِ لِلْعُلَمَاءِ، الْقَابِلُ عَنِ الْحُكَمَاءِ.

۵۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے کہ اگر لوگ جانتے کہ طلب علم دین میں کیا فائدہ ہے تو البتہ طلب کرتے اس کو جان کے زوال کی صورت میں مصائب کے گرد ابد میں خورقہ لگانے کی صورت میں خدا نے دانیال پیغمبر کو وحی کی کہ میرا سب سے زیادہ دشمن وہ جاہل ہے جو اہل علم کے حق کو چھپاتا ہے اور ان کی پیروی کو ترک کرتا ہے اور میرا سب سے زیادہ محبوب بندہ ثواب عظیم کا طالب ہے وہ علماء کے ساتھ رہتا ہے علماء کا تابع ہے اور علماء کی باتوں کا قبول کرنا پسند کرتا ہے۔

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمِنْقَرِيِّ، عَنْ خَنْصَرِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ: قَالَ أَبِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَعَمِلَ بِهِ وَعَلَّمَ لِقَوْمٍ فِي مَلَكَوَتِ السَّمَاوَاتِ عَظِيماً قَبِيلَ: تَعَلَّمَ لِقَوْمٍ وَعَمِلَ بِهِ وَعَلَّمَ لِقَوْمٍ.

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے جن نے علم دین کو سیکھا یا اس پر عمل کیا اور فی سبیل اللہ تعلیم دی تو ملکوت سموات میں وہ بھی عزت کے ساتھ پکارا گیا اور اس کے لئے کہا گیا کہ اس نے خوشنودی خدا کے لئے عمل کیا اور خوشنودی خدا کے لئے دوسروں کو سکھایا۔

## باب ششم (۶)

### صفت علماء

#### (بَابُ صِفَةِ الْعُلَمَاءِ)

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ عِيسَى، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَعْبُودٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَتَزَيَّدُوا مَعَهُ بِالْحِلْمِ وَالْوَقَارِ وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ تَعَلَّمُوهُ الْعِلْمَ وَتَوَاضَعُوا لِمَنْ طَلَبْتُمْ مِنْهُ الْعِلْمَ، وَلَا تَكُونُوا عُلَمَاءَ جَبَّارِينَ قَبِيحَتِ بَابُكُمْ بِحَقِّكُمْ.

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ علم دین کو حاصل کرو اور حلم و وقار سے اس کو زینت دو اور فروتنی کرو ان کے سامنے جن سے علم طلب کرتے ہو اور جبر پسند عالم نہ بنو ورنہ تمہاری باطل پرستی حق سے تم کو ہشادے گی۔



۲۔ عَمَلِي بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ ، عَنْ الْحَارِثِ بْنِ الْمُبَرَّزِ النَّضْرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ : « إِنَّمَا يَخْشَى اللَّهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ » ، قَالَ : يَعْنِي بِالْعُلَمَاءِ مَنْ صَدَّقَ فِعْلُهُ قَوْلُهُ ، وَ مَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فِعْلُهُ قَوْلُهُ فَلَيْسَ بِعَالِمٍ .

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: آیہ انما یخشی اللہ الخ کے متعلق کہ مراد علماء ہیں کہ جن کا فعل ان کے قول کے مطابق ہو۔ اور جن کا فعل مطابق قول نہ ہو۔ وہ عالم نہیں۔

۳۔ حَدَّثَنَا مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ وَهْبَانَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ الْقَاسِمِ ، عَنْ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالْفَقِيرِ حَقِّ الْفَقِيرِ : مَنْ لَمْ يَقْطِعِ النَّاسَ مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ وَ لَمْ يُؤْمِسْهُمْ مِنْ عَذَابِ اللَّهِ ، وَلَمْ يُرَخِّصْ لَهُمْ فِي مَعَاصِي اللَّهِ ، وَلَمْ يَنْزِلِ الْقُرْآنَ رَغْبَةً عَنْهُ إِلَى غَيْرِهِ ، أَلَا لَأَخْبِرَ فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَقَرُّمٌ ، أَلَا لَأَخْبِرَ فِي قِرَاءَتِهِ لَيْسَ فِيهَا تَدَبُّرٌ ، أَلَا لَأَخْبِرَ فِي عِبَادَتِهِ لَيْسَ فِيهَا تَفَكُّرٌ .

۳۔ فرمایا امیر المؤمنین نے آگاہ ہو کہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ سچا عالم دین کون ہے وہ ہے جو مالوس نہ کرے لوگوں کو اللہ کی رحمت سے ، اور نہ بے خوف بنائے ان کو عذاب خدا سے اور نہ اجازت دے ان کو خدا کی نافرمانی کی۔ اور قرآن کی تلاوت ترک نہ کرے دوسری کتابوں کی طرف رغبت سے۔ آگاہ ہو نہیں سکتی اس علم میں جس میں دانشمندی نہ ہو اور نہیں ہے بہتری اس قرآن میں جس میں تدبیر نہ ہو اور نہیں ہے بہتری اس عبادت میں جس میں تفکر نہ ہو۔

و فِي رِوَايَةِ أُخْرَى : أَلَا لَأَخْبِرَ فِي عِلْمٍ لَيْسَ فِيهِ تَقَرُّمٌ ، أَلَا لَأَخْبِرَ فِي قِرَاءَتِهِ لَيْسَ فِيهَا تَدَبُّرٌ ، أَلَا لَأَخْبِرَ فِي عِبَادَتِهِ لَافِقَةٌ فِيهَا ، أَلَا لَأَخْبِرَ فِي مُسْكٍ لَا وَرَعَ فِيهِ .





۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبُدٍ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ، عَنْ مُأْوَبَةَ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: يَا طَالِبَ الْعِلْمِ إِنَّ لِلْعَالَمِ ثَلَاثَ عِلَامَاتٍ: الْعِلْمُ وَالْحِلْمُ وَالسَّمْتُ، وَلِلْمُسْكِلِ ثَلَاثَ عِلَامَاتٍ: يُنَازِعُ مَنْ فَوْقَهُ بِالْمَعْصِيَةِ، وَيُظْلِمُ مَنْ دُونَهُ بِالْقَلْبَةِ وَيُظَاهِرُ النَّامَةَ.

۷۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ عالم دین کی تین علامتیں ہیں، علم، حلم اور خاموشی اور بتسکلف عالم بننے والے کی تین علامتیں ہیں۔ معصیت میں اپنے مافوق کے ساتھ جھگڑا کرتا ہے اپنے سے کم پر غلبہ جانتا ہے اور ظالموں کی مدد کرتا ہے۔

## (بَابُ حَقِّ الْعَالِمِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ جَعْفَرٍ الْجَعْفَرِيِّ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: كَانَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِنَّ مِنْ حَقِّ الْعَالِمِ أَنْ لَا تُكْثِرَ عَلَيْهِ السَّوَأَاتِ وَلَا تَأْخُذَ بِذُوبِهِ وَإِذَا دَخَلَ عَلَيْهِ وَعِنْدَهُ قَوْمٌ فَسَلِّمْ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَخُصًّا بِالتَّحِيَّةِ دُونَهُمْ وَاجْلِسْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا تَجْلِسْ خَلْفَهُ وَلَا تَقْعُرْ بِعَيْنِكَ وَلَا تُشِيرَ بِيَدِكَ وَلَا تُكْثِرَ مِنَ الْقَوْلِ: قَالَ فَلَانٌ وَقَالَ فَلَانٌ، خِلَافًا لِقَوْلِهِ لَا تَنْجَرُ بِطُولِ مُحَبِّبِهِ فَإِنَّمَا مَثَلُ الْعَالِمِ مَثَلُ النُّحْلَةِ تَنْتَظِرُهَا حَتَّى يَنْقُطَ عَلَيْكَ مِنْهَا شَيْءٌ مِنَ الْعَالِمِ أَكْثَرُ أَجْرًا مِنَ السَّائِمِ الْقَائِمِ الْغَارِي فِي سَبِيلِ اللَّهِ.

## باب ہفتم (۷) عالم کا حق

حضرت امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا۔ عالم کا حق یہ ہے کہ اس سے بہت زیادہ سوال نہ کرو اور اس کا نام نہ پکڑو۔ اگر وہ مجلس سے اٹھنا چاہے اور جب اس کے پاس جاؤ اور کچھ لوگ اس کے پاس بیٹھے ہوں تو سب کو سلام کرو اور خصوصیت سے

اس کو سلام کرد۔ اس کے سامنے بیٹھو پیچھے نہ بیٹھو اور اپنا آنکھ سے اشارہ نہ کرو اور ہاتھ سے بھی اشارہ نہ کرو اور زیادہ نہ بولو کہ فلاں فلاں نے آپ کے قول کے خلاف یہ کہا ہے اور طلبِ محبت سے اس کو پریشان نہ کرو۔ عالم کی مثال درخت کی سی ہے کہ تم انظار کرتے رہو کہ اس سے کوئی خشے تمہارے اوپر گرنے سے عالم کا اجر روزہ دار نماز گزار اور فی سبیل اللہ فازی سے زیادہ ہے۔

## (بَابُ فَقْدِ الْعُلَمَاءِ)

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَهْلِ بَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي أُبَيٍّ الْخَزَّازِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَحَبَّ إِلَيَّ إِبْلِيسَ مِنْ مَوْتِ فُقَيْهٍ.

## باب ہشتم (۸) موت علماء

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ ابلیس کے لئے عالم دین کی موت ہر مومن کی موت سے زیادہ محبوب ہے

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ الْفَقِيهُ ثَلَاثٌ فِي الْإِسْلَامِ تَلْمَذَةٌ لَا يَسُدُّ مَا شَيْءٌ.

۲ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے جب کوئی مومن عالم دین جاتا ہے تو اسلام میں ایسا رخنہ پڑتا ہے جسے کلمتے بند نہیں کر سکتے۔

۳۔ مُحَمَّدُ بْنُ بَحْثِی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍاءَ، عَنْ ابْنِ مَجْرُبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ: إِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ بَكَتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَيَقَاعُ الْأَرْضُ إِلَيْهِ.



كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ عَلَىٰ وَابِئِهَا السَّمَاءِ الَّتِي كَانَ يَصْعَدُ فِيهَا بِأَعْمَالِهِ ، وَتِلْكَ فِي الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ لَا يَسْتَدْمِهَا شَيْءٌ لِأَنَّ الْمُؤْمِنِينَ الْقُسَمَاءَ حُصُونُ الْإِسْلَامِ كَحِصْنِ مَدِينَةٍ لَهَا .

۳۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کوئی مومن فقیہ مرجع رہتا ہے تو ملائکہ اس کے لئے رستے میں اور زمین کے وہ حصے رستے میں جن پر اس نے خدا کی عبادت کی ہو اور وہ آسمان کے دروازے جن سے اس کے اعمال اوپر کو گئے ہیں اور اس کے مرنے سے اسلام میں ایسا رخ پڑتا ہے جسے کوئی شے بند نہیں کر سکتی کیونکہ علمائے دین اسلام کے اس طرح کے قلعے ہیں جس طرح شہر بنیاد والی دیواریں شہر کے گرد ہوتی ہیں۔

۴۔ وَعَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَزَّازِ ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : مَا مِنْ أَحَدٍ يَمُوتُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَحَبُّ إِلَيَّ إِبْلِيسَ مِنْ مَوْتِ فَقِيهٍ .

۴۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ شیطان کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب عالم دین کی موت ہے

۵۔ عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ ، عَنْ زَادِ بْنِ زِيَادٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَصْبَاطٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ يَعْقُوبَ بْنِ سَالِمٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْبٍ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنْ كَانَ يُحِبُّ : إِنْ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ بَعْدَ مَا يُبَيِّطُهُ وَلَكِنْ يَمُوتُ الْعَالِمُ فَيَذْبَبُ بِمَا يَعْلَمُ فَيُلِيمُ الْجَفَاءُ فَيُضِلُّونَ وَ يُضِلُّونَ وَلَا خَيْرَ فِي شَيْءٍ لَيْسَ لِنَاسِلٍ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ میرے پسر بزرگوار نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے علم کو نازل کرنے کے بعد نہیں روکا۔ مگر جب کوئی عالم دین مرجع رہتا ہے وہ اپنے ساتھ اپنا علم لے جاتا ہے اس کی جگہ لیتے ہیں وہ دن پرست اور باطل نواز جو خود گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرتے ہیں وہ ایسی باتیں کہتے ہیں جن کی اصل نہیں ہوتی۔

۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا : عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَلِيٍّ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : كَانَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ يَقُولُ : إِنَّهُ يُسَخِّي نَفْسِي فِي مَرْغَةِ آلِهِ وَتَوَاتُرِ الْقَتْلِ

فَبِنَا قَوْلُ اللَّهِ: وَأَوَّلَمَ يَرَوْا أَتَانَا فِي الْأَرْضِ نَنْقُصُهَا مِنْ أَطْرَافِهَا، وَهُوَ ذَهَابُ الْعُلَمَاءِ.

۱۔ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ تکلیف ہوتی ہے میرے نفس کو سرعت موت اور قسطن  
سعادہ ہمارے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کیا نہیں دیکھا انھوں نے کہ ہم آتے ہیں اور خراب کرتے ہیں اطراف زمین کو اور  
اس سے اڑا ہمارا کرنا۔

## (بَابُ مُجَالَسَةِ الْعُلَمَاءِ وَصُحْبَتِهِمْ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ تَحْمِيذِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِهِ: يَا بَنِيَّ  
اخْتَرِ الْمَجَالِسَ عَلَى عَيْنِكَ فَإِنْ رَأَيْتَ قَوْمًا يَذْكُرُونَ اللَّهَ جَلَّ وَعَزَّ فَاجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنْ تَكُنْ غَالِيًا  
تَقَعَّكَ عَلَيْهِمْ وَإِنْ تَكُنْ جَاهِلًا عَلِمُوكَ وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُظِلَّهُمْ بِرَحْمَتِهِ قَبْلَكَ مَعَهُمْ وَإِذَا رَأَيْتَ قَوْمًا  
لَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ فَلَا تَجْلِسْ مَعَهُمْ فَإِنْ تَكُنْ غَالِيًا لَمْ يَتَقَعَّكَ عَلَيْهِمْ وَإِنْ كُنْتَ جَاهِلًا يَزِيدُوكَ جَهْلًا  
وَلَعَلَّ اللَّهَ أَنْ يُظِلَّهُمْ بِمُثُوبَةٍ قَبْلَكَ مَعَهُمْ.

## باب نہم (۹) مجالستہ علماء اور ان کی صحبت

لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا اے فرزند مجاں علماء کو اپنی نظر میں رکھ۔ اگر تو ایسے لوگوں کو پائے جو اللہ کا ذکر  
کرتے ہیں تو ان کے پاس بیٹھ، اگر تو عالم ہے تو تجھ کو تیرا علم نفع دے گا اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھے تعلیم دیں گے اور شاید اللہ  
ان پر اپنی رحمت نازل کرے اور اگر وہ لوگ اللہ کا ذکر نہیں کرتے تو ان کے پاس مت بیٹھ، اگر تو عالم ہے تو تیرا علم نفع نہ دے گا  
اور اگر تو جاہل ہے تو وہ تجھ میں اور جہالت پیدا کر دیں گے اور شاید کہ اللہ ان پر اپنا عذاب نازل کرے جو تجھے بھی گیرے



۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَتَحْدِثُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى جَمِيعًا، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ، عَنْ دُرِّسْتِ بْنِ أَبِي مَنصُورٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: مُحَادَّةُ الْعَالِمِ عَلَى الْمَزَائِلِ خَيْرٌ مِنْ مُحَادَّةِ الْجَاهِلِ عَلَى الزَّوَائِلِ

۲۔ امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا۔ عالموں کے ساتھ مزبلیوں (کوڑا گھر) پر بیٹھنا بہتر ہے۔ جاہل کے ساتھ مسندوں پر بیٹھنے سے۔

۳۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ، عَنْ شَرِيفِ بْنِ سَابِقٍ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ أَبِي قُرَّةٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: قَالَتِ الْخَوَارِثُونَ لِعِيسَى: يَا رُوحَ اللَّهِ! مَنْ نُبَايَسُ؟ قَالَ مَنْ يَذْكُرُكُمْ اللَّهُ رُؤَيْتُهُ وَيَزِيدُ فِي عِلْمِكُمْ مَنَاطِقَهُ وَيُرْغِبُكُمْ فِي الْآخِرَةِ عَمَلُهُ

۳۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا۔ خواریوں نے حضرت عیسیٰ سے پوچھا ہم کن لوگوں کے ساتھ بیٹھیں۔ فرمایا جن کی صورت ذکر خدا یاد دلائے، جن کی گفتگو سے تمہارا علم زیادہ ہو جن کے علم سے آخرت کی طرف رغبت ہو۔

۴۔ تَحْدِثُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنْ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ، عَنْ ابْنِ أَبِي عَمِيرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مُجَاسَاةُ أَهْلِ الدِّينِ شَرَفٌ لِلدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ

۴۔ حضرت رسول خدا صلعم نے فرمایا۔ اہل دین کے پاس بیٹھنا شرف دنیا و آخرت ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ يَحْيَى الْإِسْبَاهَانِيِّ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ الْمُنْقَرِيِّ،

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ، عَنْ مَسْعُودِ بْنِ كِدَامٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: كَتَبْتُ إِلَى مَنْ أَتَى بِأَدْنَى فِي نَفْسِهِ مِنْ عَمَلٍ سَنَةٍ

۵۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میں بیٹھتا ہوں مردانہ کی مجلس میں جس پر مجھے اعتماد ہو یہ بیٹھنا مجھے پسند آتا ہے۔ اس کی ایک سال کی عبادت سے۔

# باب دہم (۱۰)

## عالم سے سوال اور مذاکرہ

### (بَابُ سُؤَالِ الْعَالِمِ وَ تَذَاكَرِهِ)

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَجْدُورٍ أَصَابَتْهُ جُنَابَةٌ فَنَسَلُوهُ فَمَاتَ قَالَ: قَتَلُوهُ أَلَا سَأَلُوا فَإِنْ دَوَّاهُمُ السُّؤَالُ.

امام جعفر صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ چیچک والا جنب ہوا۔ لوگوں نے اسے نہلا دیا۔ جس سے مر گیا۔ فرمایا انہوں نے اسے قتل کیا۔ کسی عالم سے کیوں نہ پوچھا۔ آگاہ ہو کہ مسائل دین سے نادانی ایک درد ہے جس کی دوا صرف سوال ہے۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَبِيبِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ زُرَّادَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ وَبُرَيْدِ بْنِ الْعَجَلِيِّ قَالُوا: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام لِحُمْرَانَ بْنِ أَعْيَنَ فِي شَرْهِ سَأَلَهُ: إِنَّمَا يَهْلِكُ النَّاسُ لِأَنَّهُمْ لَا يَسْأَلُونَ.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے عمران بن حین سے فرمایا لوگ اس لئے ہلاک ہوتے ہیں کہ وہ سوال نہیں کرتے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ نَعْتَمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ الْقَدَّاحِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: إِنَّ هَذَا الْعِلْمَ قَلْبُهُ قَدْلٌ وَ مِفْتَاحُهُ الْمَسْأَلَةُ.

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ علم دین پر تالہ لگا ہوا ہے جس کی کنجی سوال کرنا ہے۔



عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الثَّوَلِيِّ، عَنْ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَنَحْوُهُ.

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الْأَخْوَلِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لَا يَسْعُ النَّاسُ حَتَّى يَسْأَلُوا وَ يَتَفَقَّهُوا وَ يَغْرِفُوا إِمْلَهُمْ وَ يَسْمَعُوا أَنْ يَأْخُذُوا بِمَا يَقُولُ وَإِنْ كَانَ تَقِيَّةً.

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ معلومات میں وسعت پیدا نہ ہوگی جب تک لوگ پوچھیں گے نہیں علم دین میں نہ کریں گے اور اپنے امام کو پہنچائیں گے نہیں مان کو پہنچیتے کہ بحالت تقیہ بھی جو امام کہیں اس کو لیں۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْ يَرَجُلٌ لَا يَتَرَفَّعُ نَفْسَهُ فِي كُلِّ جُمُعَةٍ إِلَّا مُرِدِّدًا قَبْلَهُ وَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى يَكُلُّ مُسْلِمًا.

۵۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دے ہو اس شخص پر جو فارغ نہیں بناتا اپنے نفس کو ہر کام سے روز جمعہ امر دین کے لئے تاکہ مسائل دین لوگوں سے پوچھے اور اپنی آخرت کو درست کرے۔ ایک روایت میں بجائے أَنْ يَكُلُّ يَكُلُّ بِكَفِّ مُسْلِمًا ہے

۶۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي حُمَيْرٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنْ ابْتَهَرَتْ وَجْهٌ وَ جَلَّ يَقُولُ: تَذَا كَبَرِ الْعِلْمِ بَيْنَ عِبَادِي بِمَا تَحْيِي عَلَيْهِ الْقُلُوبُ الْيَسَنَةُ إِذَا هُمْ انْتَهَوْا فَيَدُ إِلَى أَمْرِي.

۶۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ علم کا مذاکرہ میرے بندوں کے درمیان مردہ قلوب کو زندہ کرتا ہے بشرطیکہ وہ اپنی گفتگو میں میرے حکم کی طرف رجوع کریں۔

۷۔ ثَعْلَبُ بْنُ عَيْسَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَقُولُ رَحِمَ اللَّهُ عَبْدًا أَحْبَبَ الْعِلْمَ قَالَ: قُلْتُ: وَمَا أَحْبَابُهُ؟ قَالَ: أَنْ يُذَاكَرَ بِهِ.

## أَهْلُ الدِّينِ وَ أَهْلُ الْوَرَعِ .

۷۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا۔ خدا رحم کرے اس بندہ پر جو علم کو زندہ کرے۔ میں نے کہا اس کی زندگی کیلئے فرمایا اسے اہل دین اور اہل ورع کا ذکر کرنا چاہیے۔

۸۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قُتَيْبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قُتَيْبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ قُتَيْبٍ الْحَجَّالِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِ رَفِيعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ، تَنَازَعُوا وَ تَلَاكُوا وَ تَحَدُّوا فَإِنَّ الْحَدِيثَ جَلَاءُ لِلْقُلُوبِ إِنْ الْقُلُوبَ لَتَرَيْنَ كَمَا يَرِي السِّفُّ وَ جَلَاوُهَا الْحَدِيثُ

۸۔ فرمایا حضرت رسول خدا نے علم دین کا آپس میں ذکر کرنا اور ایک دوسرے سے ملاقات کرنا۔ اور آپس میں بات چیت کرنا کہ یہ چیز تلوّب میں جلا پیدا کرتی ہے۔ تلوّب بھی اسی طرح چمکدار رہتے ہیں جس طرح تلوار کا زنگ دھند کرنے سے تلموار اور حدیث اس کو جلا بخشتی ہے۔

۹۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قُتَيْبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قُتَيْبٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ قُضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِيانٍ، عَنْ مَنْصُورٍ الصَّقَلِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ ﷺ يَقُولُ: تَنَازَعُوا الْعِلْمَ دِرَاسَةً وَ الدِّينَ رَاسَةً حَسَنَةً.

۹۔ میں نے امام باقر علیہ السلام سے سنا کہ مذاکرہ علم ہوتا ہے اور دین کا ثواب مقبول نماز کے برابر ہے۔

## باب یازدہم (۱۱)

### بذل علم

۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قُتَيْبٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قُتَيْبٍ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قَرَأْتُ فِي كِتَابٍ عَلَيَّ ﷺ إِنْ اللَّهُ يَأْخُذُ



عَلَى الْجُهَالِ عَهْدًا يَطْلُبُ الْعِلْمَ حَتَّى أَخَذَ عَلَى الْعُلَمَاءِ عَهْدًا يَتَذَلُّ الْعِلْمُ لِلْجُهَالِ ، لِأَنَّ الْعِلْمَ  
كَانَ قَبْلَ الْجَهْلِ .

۱۔ فرمایا حضرت ابو عبد اللہ السلام نے کہ میں نے کتاب علی علیہ السلام میں پڑھا کہ اللہ تعالیٰ نے نہیں لیا  
جاہلوں سے عہد طلب علم کا جب تک علماء سے عہد نہیں لیا ہے علم سکھانے کا جاہلوں کو کیونکہ علم قبل جہالت ہے

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ الْبَرْقِيِّ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ وَتَمَّارِ بْنِ  
سِنَانٍ ، عَنْ طَلْحَةَ بْنِ زَيْدٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي هَذِهِ الْآيَةِ : « وَلَا تُصِغِرُ خَدَّكَ لِلنَّاسِ ، قَالَ  
لِيَكُنِ النَّاسُ عِنْدَكَ فِي الْعِلْمِ سَوَاءً » .

۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق ، مت روگردانی کرو لوگوں سے ، فرمایا حضرت نے  
مرا یہ ہے کہ لوگ تمہارے نزدیک علم میں برابر ہو جائیں ۔

۳۔ وَ يَهْدِنَا الْإِسْلَامَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ عَنْ أَبِي  
جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : زَكَاةُ الْعِلْمِ أَنْ تُعَلِّمَهُ عِبَادَ اللَّهِ .

۳۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ علم کی زکوٰۃ وہ ہے کہ لوگوں کو تعلیم دے ۔

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ تَمَّارِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُثَيْمٍ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَدِّكَرَةَ  
عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قَامَ عِيسَى بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَآئِيلَ فَقَالَ : يَا بَنِي إِسْرَآئِيلَ  
الْجُهَالُ بِالْعِزَّةِ فَتُظْلِمُوهُمْ ، وَلَا تَنْصَرُّوهُمْ أَهْلًا فَتُظْلِمُوهُمْ .

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل سے فرمایا ۔ جہان سے دانائی کی باتیں کرو  
ورنہ یہ ان پر ظلم ہوگا اور اہل علم کی صحبت سے روکومت ۔

# باب دوازدہم (۱۲)

## بغیر علم بات کہنے کی ممانعت

۱۔ عُمَیْنُ یَحْیٰی، عَنْ أَحْمَدَ وَ عُبَادَةَ ابْنِ عُمَیْنِ عِیْسَى، عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ سَبِّ بْنِ عَمْرٍة، عَنْ مُفَضَّلِ بْنِ مَرْثَدٍ قَالَ: قَالَ [لِی] أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام: أَنْتَ أَكْثَرُ مَنْ خَسَلَتْ فِيهِمَا هَلَاكُ الرِّجَالِ: أَنْتَ أَنْ تَدِينَ اللَّهَ بِالْبَاطِلِ وَ تُقْضِي النَّاسَ بِمَا لَا تَعْلَمُ.

(۱) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میں تم کو دو ایسی خصلتوں سے منع کرتا ہوں جن سے لوگ ہلاک ہو گئے ہیں نہ کرتا ہوں، احکام دین کی تردید کے باطل سے نہ کرو۔ اور تو نہیں جانتے اس کے تعلق لوگوں کو فتوے نہ دو۔

۲۔ عَلِیُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عُمَیْنِ عِیْسَى بْنِ عُبَیْدٍ: عَنْ یُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ قَالَ: قَالَ لِی، أَبُو عَبْدِ اللَّهِ علیہ السلام: إِشَاكَ وَ خَسَلَتْ فِيهِمَا هَلَاكُ مَنْ هَلَكَ: إِشَاكَ أَنْ تُقْضِيَ النَّاسَ بِرَأْيِكَ أَوْ تَدِينَ بِمَا لَا تَعْلَمُ.

(۲) فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے کو دو باتوں سے بھاڑ کہ ان کی وجہ سے لوگ ہلاک ہو گئے اپنی رائے سے فتوے نہ دو اور جہات نہیں جانتے اس میں پیروی ظن نہ کرو۔

۳۔ عُمَیْنُ یَحْیٰی، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَیْنِ عِیْسَى، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَلِیِّ بْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَیْدَةَ الْحَذَّاءِ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام: قَالَ: مَنْ أَقْضَى النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَلَا هُدًى لَسَتْهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ وَ لِحْفَهُ وَ زُرْمَنْ عَمِلَ بِغُفَاةٍ.

(۳) فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو لوگوں کو فتویٰ دیتا ہے بغیر علم کے اس پر ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب لعنت کہتے ہیں اور میں نے اس کے فتوے پر عمل کیا ہے جس کا لہجہ بھی اسی کے سراپے ہے۔

۴۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَیْنِ خَالِدٍ: عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبِي الْأَحْمَرِ، عَنْ زِيَادِ بْنِ أَبِي رَجَاءٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ علیہ السلام: قَالَ: مَا عَلِمْتُمْ فَقُولُوا وَمَا لَمْ تَعْلَمُوا فَقُولُوا:



اللّٰهُ اَعْلَمُ، اِنَّ الرَّجُلَ لَيَسْتَرْزِعُ الْاَيَّةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَخِرُّ فِيْهَا اُبْعَدًا مَّا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ.

۴۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا: جو نہیں جانتے اس کے متعلق فتویٰ نہ دواؤ گے کہ اللہ جانتا ہے کہ ایک آدمی جو تشبیہات قرآن کا وہ تفسیر بیان کر رہے جو حقیقت سے اتنی دُور ہوتی ہے جیسے زمین آسمان سے تو اس کا ٹھکانا جہنم میں ہوگا۔

۵۔ تَحْمِيْنُ اِسْمَاعِيْلَ، عَنْ الْقُضَلُو بْنِ خُذَافَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رُوَيْمِيِّ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ تَحْمِيْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: لِلْعَالِمِ اِذَا سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ اَنْ يَقُولَ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، وَلَيْسَ لِغَيْرِ الْعَالِمِ اَنْ يَقُولَ ذَلِكَ.

۵۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: عالم کو چاہیے کہ جب اس سے کوئی ایسا مسئلہ پوچھا جائے جسے وہ نہیں جانتا تو کہے اللہ بہتر جانتا ہے اور غیر عالم یہ کہے گا میں حق دار نہیں کیونکہ اس سے لوگوں کو دھوکا اس کا عالم ہونے کا ہوتا ہے

۶۔ عَلِيُّ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ، عَنْ اَحْمَدَ بْنِ تَحْمِيْنٍ، خَالِدِ بْنِ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرْبِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ تَحْمِيْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: اِذَا سُئِلَ الرَّجُلُ مِنْكُمْ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ: لَا اَدْرِي وَلَا يَقُلْ: اللّٰهُ اَعْلَمُ، فَيُوَفِّعُ فِي قَلْبٍ صَاحِبِ شَكٍّ وَاِذَا قَالَ الْمَسْئُوْلُ: لَا اَدْرِي فَلَا تَنْسِبُهُ السَّائِلُ

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی سے ایسا سوال کیا جائے جس کا جواب معلوم نہ ہو تو اسے کہنا چاہیے کہ میں نہیں جانتا۔ یہ نہ کہے کہ اللہ جانتا ہے ورنہ سائل کے دل میں شک پڑے گا کہ یہ جانتا ہے اور جب کہے گا کہ میں نہیں جانتا تو سائل اس کو سہم نہ کرے گا۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مَخْلُوٍّ، عَنْ مَعْلَى بْنِ مَخْلُوٍّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَسْبَاطٍ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ سَمَاعَةَ، عَنْ عَمْرِو وَاجِدٍ، عَنْ اَبَانٍ، عَنْ رُزَاةَ بْنِ اَعْيَنَ قَالَ: سَأَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى الْعِبَادِ، قَالَ: اَنْ يَقُولُوا مَا يَعْلَمُونَ وَ يَقِفُوا عِنْدَ مَا لَا يَعْلَمُونَ

۷۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا بندہ پر اللہ کا کیا حق ہے فرمایا وقت ضرورت جو جانتے ہوں بیان کریں اور جو نہیں جانتے اس سے رک جائیں۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ يُونُسَ [بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ] عَنْ أَبِي يَنْفُوبٍ أَنَّهُ قَالَ: قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ اللَّهَ خَمْسَ عِبَادَةٍ بِأَيِّنٍ مِنْ كِتَابِهِ أَنْ لَا يَقُولُوا حَتَّى يَعْلَمُوا، وَلَا يَرُدُّوهُمَا وَلَمْ يَعْلَمُوا وَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: وَالَّذِينَ يَتَّبِعُونَ مَا يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ أَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ بَيِّنَاتٌ مِنَ الْكِتَابِ أَنْ لَا يَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ، وَقَالَ: بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِمِلَّةِهِ وَلَمَّا بَيَّنَّاهُمْ تَاوِيلَهُ.

۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا۔ خدا نے اپنے بندوں کو رغبت دلائی ہے اپنا کتاب میں دو باتوں کی طرف، ایک بے جانے کچھ نہ کہو اور دوسرے جو معلوم نہیں اکی روایت نہ کرو فرمایا ہے کیا میں نے ان سے یہ عہد نہیں لیا کہ خدا کے بارے میں حق بات کے سوا کچھ نہ کہو اور فرمایا بلکہ انھوں نے تکذیب کی اس چیز کی جو ان کے احاطہ علم سے باہر تھی اور جس کی تاویل ان کو نہیں آتی تھی۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ قُتَيْبِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْشٍ، عَنْ قُتَيْبِ بْنِ حَدَّادٍ، عَنْ ابْنِ شُبْرَمَةَ قَالَ: مَا ذُكِرْتُ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِلَّا كَذَّابٌ أَنْ يَقْصِدَ قَلْبِي، قَالَ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ - قَالَ ابْنُ شُبْرَمَةَ وَاقِعٌ مَا كَذَّبَ أَبُوهُ عَلِيٌّ جَدِّي وَلَا جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ. قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ قِيلَ بِالْمُتَشَابِهِ فَقَدْ خَلَقَ وَأَخْلَكَ وَ مَنْ أَفْتَى النَّاسَ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنسُوحِ وَ الْمُتَحَكِّمَ مِنَ الْمُتَشَابِهِ فَقَدْ خَلَقَ وَأَخْلَكَ.

۹۔ ابن شُبْرَمَةَ سے مروی ہے کہ میں جب اس حدیث کو یاد کرتا ہوں جس کو میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا تو میرا قلب کانپ جاتا ہے حضرت نے فرمایا میرے پردہ بزرگوار نے میرے جد سے اور انھوں نے رسول اللہ سے نقل فرمایا ہے ابن شُبْرَمَةَ نے کہا میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ نہ ان کے باپ نے جھوٹ بولا اور نہ ان کے دادا نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں نے قیاس پر عمل کیا وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسرے کو بھی ہلاک کیا اور جس نے ایسی حالت میں فتویٰ دیا کہ نہ ناسخ کو منسوخ سے تمیز کرتا ہے نہ محکم کی تشابہ سے تو وہ خود بھی ہلاک ہوا اور دوسروں کو بھی ہلاک کیا۔



## باب سیزدہم (۱۳) بغیر علم عمل کرنے والا

۱۔ وعدۃ من أمخانينا، عن أحمد بن محمد بن خالد، عن أبيه: عن محمد بن عثمان، عن طلحة بن زينو قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: العاقل على غير بصيرة كالسائر على غير العلم، لا يزيده سرعة السير إلا بعداً.

۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ بغیر عقل و فہم کے عمل کرنے والا غلط راستے پر چلنے والے کی مانند ہے کہ جتنا تیز چلے گا اتنا ہی منزل سے دور رہے گا۔

۲۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عيسى، عن محمد بن عثمان، عن ابن مسكان، عن حسن القبلي قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: لا يقبل الله عملاً إلا بمعرفة ولا معرفة إلا بعمل فمن عرف ذلك المعرفة على العمل ومن لم يعمل فلا معرفة له؛ إلا إن الإيمان بفضله من بعض.

یمنے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ اللہ نہیں قبول کرتا کسی عمل کو بغیر معرفت کے اور معرفت مفید نہیں بغیر عمل جس کو معرفت ہے تو وہ تہائی کتب ہے عمل کی طرف اور جو عمل نہیں کرتا اس کے لئے معرفت ہی نہیں آگاہ ہو کہ ایمان کا تعلق ہے ایک دوسرے سے۔

۳۔ عنه. عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن حسن رواه. عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال رسول الله ﷺ: من عمل على غير علم كان ما يئسده أكثر مما يصلح.

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے بغیر علم کے عمل کیا تو اس نے نیکو کاری کے زیادہ حصہ کو فاسد کر دیا۔

# باب چہارم (۱۴) استعمال علم

۱۔ تھذیب بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن حماد بن عیسیٰ، عن عمر بن اذین عن ابان بن ابی عثمان، عن سلیم بن قیس الہلالی قال: سمعت ابا المؤمنین علیاً یقول: یغوث عن النبی ﷺ انہ قال بی کلام لہ: العلماء رجال من رجل عالم یرید فہما ناس و عالم یشک لعلہ فہما مالک و ان اهل النار لیتاذون من ریح العالم التاری لعلہ و ان اهل النار ندامہ و حسرة رجل دعا عبداً الى الله فاستجاب لہ و قبل منه فاطاع الله فادخلہ الجنة و ادخل اللہ امری النار یرکب علمہ و اتباعہ الهوی و طول الأمل، أما اتباع الهوی فبشد عن الحق و طول الأمل ینسی الآخرة.

۱۔ میں نے سنا کہ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ عالم دو شخص میں ایک وہ جس نے اپنے علم سے فائدہ حاصل کیا پس وہ نجات پانے والا ہے دوسرے وہ جس نے علم کو تارک ہے یہ جہنمی ہے ایسے عالم کہ جو اسے اہل دوزخ کو اذیت پہنچے گی اور اہل دوزخ میں خود پذیرین ندامت و حسرت اس شخص کو ہوگی جس نے بندہ کو اللہ کی طرف بلایا اس نے دعوت کو قبول کیا اللہ کی اطاعت کی خدا اس کو توحید میں داخل کرے گا اور داعی کو بہشت تک علم اور ہوا و ہوس کا پیروی اور امیدوں کی دکان کے داخل تارکے گا خواہشاں ہر کہ پیروی انسان کو امر حق سے روک دیتی ہے اور امیدوں کی دکان آخرت کو بھلا دیتی ہے۔

۲۔ تھذیب بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن حماد بن عیسیٰ، عن اسماعیل بن جابر، عن ابي عبد الله علیہ السلام قال: العلم مقرون الى العمل، فمن علم عمل ومن عمل علم والعلم یتف بالعلم فان اجابہ والا ارتحل عنه.



۲۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ علم ملا ہوا ہے۔ عمل سے جبر نے علم حاصل کیا تو اس نے عمل بھی کیا اور جس نے عمل کیا اس نے علم بھی حاصل کیا۔ علم آواز دیتا ہے عمل کو پس اگر عمل نے جواب دیا تو ٹھہر جائیگا ورنہ اس سے رخصت ہو جائیگا یعنی عمل کے ساتھ علم کی وقعت ہوتی ہے ورنہ نہیں۔

٣. عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ بْنِ خَالِدٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَمْرِو الْفَاسَانِيِّ ، عَنْ مَنْ ذَكَرَهُ  
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ الْقَاسِمِ الْجَعْفَرِيِّ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : إِنَّ الْعَالَمَ إِذَا كَمِ يَمُوتُ بِعِلْمِهِ وَرَأْسُهُ عِظَةٌ  
عَنِ الْقُلُوبِ نَمَّا يَزِلُّ الْمَارُّ عَنْ الشَّافِ.

۳۔ فرمایا صادق آل محمد نے۔ عالم جب اپنے علم کے مطابق عمل نہیں کرتا تو اس کے وعظ کا اثر لوگوں کے دل سے نائل ہو جاتا ہے جیسے بارش کا صاف پانی چٹان سے۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَمْرِو، عَنِ الْمُنْقَرِيِّ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ هَاشِمٍ بْنِ  
الْبُرَيْدِ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام فَسَأَلَهُ عَنْ مَسَائِلَ فَأَجَابَ ثُمَّ عَادَ  
لِيَسْأَلَ عَنْ مِثْلِهَا فَقَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام: مَكْتُوبٌ فِي الْإِنْجِيلِ لَا تَطْلُبُوا عِلْمَ مَا لَا تَعْلَمُونَ  
وَلَسَا تَعْمَلُوا بِمَا عِلِمْتُمْ، فَإِنَّ الْعِلْمَ إِذَا لَمْ يُعْمَلْ بِهِ لَمْ يَزِدْ صَاحِبَهُ إِلَّا كُفْرًا وَلَمْ يَزِدْ مِنْ اللَّهِ  
إِلَّا بُعْدًا

۴۔ ایک شخص حضرت امام زین العابدین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور چند مسائل دریافت کئے آپ نے ان کا جواب دے دیا وہ پھر ویسے ہی سوال کرنے کے لئے آگیا آپ نے فرمایا انجیل میں ہے کہ جو علم نہیں جانتے اس کو حاصل کرو اور جب جان لو تو اس پر عمل کرو۔ کیونکہ جب علم کے موافق عمل نہیں ہوتا تو صاحب علم کا کفر زیادہ ہوتا ہے اور فدا سے اس کی دوری بڑھ جاتی ہے۔

• مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عِيسَى ، عَنْ ثَعْلَبِ بْنِ يَسَافٍ ، عَنْ الْمُفَضَّلِ بْنِ هَمْرٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ : قُلْتُ لَهُ : يَمْ بَعْرِفُ النَّاجِي ؟ قَالَ : مَنْ كَانَ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقًا قَائِمَتْ لَهُ الشَّاهَدَةُ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ فِعْلُهُ لِقَوْلِهِ مُوَافِقًا قَائِمًا ذَلِكَ مُسْتَوْدَعٌ .

در نفعل بن عمر نے روایت کہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے میں نے پوچھا کہ روز قیامت نجات پانے والے کی پہچان کیا ہے فرمایا جس کا فعل اس کے قول کے مطابق ہو کہ یہ گواہی ہوگی ہمیشہ خدا اور جس کا فعل اس کے قول کے موافق نہیں تو اس کا ایمان ماری ہوگا۔

۶۔ وَهَذِهِ مِنْ أَصْحَابِنَا. عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، رَفَعَهُ قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي كَلَامٍ لَهُ خُطِبَ بِهِ عَلَى الْمِنْبَرِ: أَيُّهَا النَّاسُ إِذَا عَلِمْتُمْ فَأَعْمَلُوا بِمَا عَلِمْتُمْ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ. إِنَّ الْعَالِمَ الْعَامِلَ بِغَيْرِهِ كَالْجَاهِلِ الْعَائِرِ الَّذِي لَا يَسْتَفِيقُ عَنْ جَهْلِهِ بَلْ قَدْ آتَتْ أَنْ الْحُبَّةَ عَلَى أَكْظَمِ وَالْحَصْرَةَ أَدْوَمَ عَلَى هَذَا الْعَالِمِ الْمُسْلِكِ مِنْ عِلْمِهِمْ عَلَى هَذَا الْجَاهِلِ الْمُتَعَبِّرِ فِي جَهْلِهِ وَكَلَامُنَا خَائِرٌ بَازِرٌ، لَا تَرْتَابُوا فَتَشْكُوا وَلَا تَشْكُوا فَتَكْفُرُوا وَلَا تُرْخِصُوا لَا تُنْكِمُوا فَتَنْهِنُوا وَلَا تَنْهِنُوا فِي الْحَقِّ فَتَعْسُرُوا وَإِنْ مِنْ الْحَقِّ أَنْ تَقْصُرُوا وَمِنْ الْإِفْهِانِ أَنْ لَا تَقْصُرُوا، وَإِنْ أَنْتَحَكُمُ لِنَفْسِ الْمَوْتِ لِرَبِّهِ وَأَنْتَحَكُمُ لِنَفْسِ أُمَّتِكُمْ لِرَبِّهِ وَمَنْ يُطِيعِ اللَّهَ يَأْمَنُ وَيَسْتَبِيرُ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ يَجِبُ وَيَنْتَمِ.

۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے اپنے ایک خطبہ میں فرمایا لوگو جب تم علم حاصل کر لو تو عمل بھی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔ جو عالم اپنے علم کے خلاف عمل کرتا ہے وہ اس باہل حائر کی مانند ہے جس کو جہالت سے افاقہ نہیں ہوتا۔ میں نے کتاب خدا میں دیکھا ہے کہ ایسے عالم پر جس سے علم علیحدہ ہو گیا ہو۔ خدا کی بڑی حجت تمام ہو گئی اور ہمیشہ حسرت کا شکار رہے گا اور اس کے اہل جو جہالت کی وجہ سے حسرت و باس میں رہتے ہیں۔ دونوں در ماندہ اور جہنی ہیں۔ شک کو طلب نہ کرو۔ ورنہ شک میں پڑ جاؤ گے اور خدا کی شکایت نہ کرو۔ کافر ہو جاؤ گے۔ اپنے نفسوں کو اجازت نہ دو کہ وہ پیروی ظن کریں ورنہ سہل انکاری کرنے لگو گے اور امر حق میں سہل انکاری سے ہمارے پاؤ گے حق بات یہ ہے کہ علم دین حاصل کرو تاکہ ٹھوکر نہ کھاؤ۔ بے شک تم میں از روئے نفس اخلاص مند وہ ہے جو اللہ کی سب سے زیادہ اطاعت کرنے والا ہے اور بدترین انسان وہ ہے جو اپنے رب کی معصیت کرے۔ اللہ کی اطاعت کریگا اور بشارت دی جاتی ہے کہ وہ امن میں رہیگا جو اللہ کی نافرمانی کریگا وہ ناکام و نادم رہے گا۔



۷۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو خَالِدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَمْرٍو كَرِهَ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: إِذَا سَمِعْتُمْ الْعِلْمَ فَاسْتَعْمِلُوهُ وَلَتَسْبَحَ قُلُوبُكُمْ فَإِنَّ الْعِلْمَ إِذَا كَثُرَ فِي قَلْبِ رَجُلٍ لَا يَحْتَمِلُهُ، قَدَّ الشَّيْطَانُ عَلَيْهِ، فَإِذَا خَاصَمَكُمُ الشَّيْطَانُ فَأَقْبِلُوا عَلَيْهِ بِمَا تَعْرِفُونَ فَإِنَّ كِبَدَ الشَّيْطَانِ كَانَ ضَعِيفًا، فَقُلْتُ وَمَا الَّذِي تَعْرِفُهُ؟ قَالَ: خَاصِمُوهُ بِمَا ظَهَرَ لَكُمْ مِنْ قُدْرَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۷۔ میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو فرماتے سنا کہ جب تم احادیث کو سنو تو ان پر عمل بھی کرو اور اپنے قلوب میں شادی پیدا کرو۔ علم جب کسی شخص میں زیادہ ہو تو شیطاں اس پر قابو نہیں پاتا۔ جب شیطان تم سے دشمنی کرے تو جو معرفت تم نے حاصل کی ہے اس کی مدد سے اس کا مقابلہ کرو۔ بیشک شیطان کا مکر کمزور ہے میں نے پوچھا ہم کس چیز کی معرفت حاصل کریں۔ فرمایا اس چیز سے شیطان کا مقابلہ کرو جو تم پر قدرت خدا سے ظاہر ہوئی ہے۔

## باب پانزدہم (۱۵)

### علم کو ذریعہ بنا کر مال کھانے اور فخر کرنے کا

عَمْرٍو يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَمْرٍو عِيسَى، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ جَبِيسًا عَنْ حَشَادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ عُمَرَ بْنِ أَدِينَةَ، عَنْ أَبِيهِ عَمْرٍو عِيسَى، عَنْ سُلَيْمِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْهُوَ مَنْ لَا يَشْبَعَانِ طَالِبُ دُنْيَا وَطَالِبُ عِلْمٍ فَمَنْ اقْتَصَرَ مِنَ الدُّنْيَا عَلَى مَا أَحَلَّ اللَّهُ لَهُ سَلِمَ، وَمَنْ تَنَاوَلَهَا مِنْ غَيْرِ حِلِّهَا هَلَكَ إِلَّا أَنْ يَتُوبَ أَوْ يَرِاجِعَ وَمَنْ أَخْطَأَ الْعِلْمَ مِنْ أَهْلِهِ وَغَمِلَ بِعِلْمِهِ نَجَا وَمَنْ أَرَادَ بِالدُّنْيَا فِيهِ خَلَفَ.

رسول اللہ نے فرمایا دو حریس سیر نہیں ہوتے طالب دنیا اور طالب علم جس نے مال دنیا سے حلال روزی پر تقنا  
کی۔ اس نے نجات پائی اور جس نے مال حرام کھایا۔ وہ ہلاک ہوا لیکن ایسی صورت میں کہ توبہ کرے۔ یا جن کا مال لیا ہے  
انہیں لوٹا دے۔ امید نجات ہو سکتی ہے جس نے علم کو اس کے اہل سے لیا اور عمل بھی کیا۔ اس نے نجات پائی جس نے دنیا پانے کا ادا  
کیا ہے وہی ملی۔

۲۔ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ غَابِرٌ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ قُحُو، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوُشَاءِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ  
عَالِيٍّ عَنْ أَبِي حَبِيبَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَرَادَ الْحَدِيثَ لِمَنْفَعَةِ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي  
الْآخِرَةِ نَصِيبٌ، وَمَنْ أَرَادَ بِهِ خَيْرَ الْآخِرَةِ أَطَاعَهُ اللَّهُ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

۲۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے علم حدیث حاصل کر کے نفع دنیا کا ارادہ کیا۔ آخرت  
میں اس کا کوئی حصہ نہیں اور جس نے آخرت کی بہتری چاہی۔ خدا نے اس کو دنیا و آخرت میں بہتری عطا کی

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ قُحُو، الْإِسْبَهَانِيِّ، عَنِ الْوُثَيْرِيِّ، عَنْ حَنْصَلِ بْنِ  
غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: مَنْ أَرَادَ الْحَدِيثَ لِمَنْفَعَةِ الدُّنْيَا لَمْ يَكُنْ لَهُ فِي الْآخِرَةِ نَصِيبٌ.

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا جس نے علم حدیث حاصل کر کے نفع چاہا تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ قُحُو، الْوُثَيْرِيِّ، عَنْ حَنْصَلِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمُ الْعَالِمَ مُجْبِلًا لِدُنْيَا فَاتَّبِعُوهُ عَلَى دِينِكُمْ فَإِنَّ كُلَّ مُجِبٍّ لِمَنْفَعَةٍ حَوْطٌ  
مَا أَحَبُّ وَقَالَ عليه السلام: أَوْحَى اللَّهُ إِلَى دَاوُدَ عليه السلام: لَا تَجْعَلْ بَيْنِي وَبَيْنَكَ عَالِيًا مَفْتُونًا بِالدُّنْيَا  
فَبَصَدَكَ عَنْ طَرِيقِ مَعْبَتِي فَإِنَّ أَوَّلِيكَ قُطَاعُ طَرِيقِ عِبَادِي الْمُرِيدِينَ، إِنَّ أَدْنَى مَا أَنَا نَاصِحٌ بِهِمْ  
أَنْ أَنْزِعَ خَلَاوَةَ مُنَاجَاتِي عَنْ قُلُوبِهِمْ.

۴۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب تم کسی عالم کو امور دنیا میں بہکناؤ تو انہیں دین میں براہِ اعتماد نہ کرو۔ ہر محب کو



وہی ملتا ہے جسے وہ دوست رکھتا ہے۔ حضرت امام علیہ السلام نے فرمایا خدا نے وحی کی داؤد علیہ السلام کی طرف کہ میرے اور اپنے درمیان ایسے عالم کو قرار نہ دو جو دنیا کا عاشق ہو کیونکہ وہ تم کو میری محبت کے راستے سے روک دے گا یہ لوگ میرے خاص بندوں کے لئے رہن ہیں کہ سے کم جو میں ان کے ساتھ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں اپنی مناجات کی علالت کو ان کے دل سے نکال لیتا ہوں۔

۴۔ عَلِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ التَّوْقَلِيِّ، عَنْ الشَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ: مَنْ سَوَّلَ لِنَفْسِهِ: النَّفْسَاءُ: أَمَّا: الرُّسُلُ مَا لَمْ يَدْخُلُوا فِي الدُّنْيَا قَبْلَ مَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ دَخُلَتْ فِي الدُّنْيَا، قَالَ: اتَّبَاعُ السُّلْطَانِ فَإِذَا قَعَلُوا ذَلِكَ فَاحْتَدَوْهُمْ عَلَى دِينِكُمْ

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، فقہار رسولوں کے امین ہیں جب تک کہ دنیا میں داخل نہ ہوں۔ پوچھا دنیا میں ان کے داخلے کی صورت کیلئے فرمایا سلطان جابر کی پیری۔ جب وہ ایسا کریں تو تمہا اپنے دین کو ان سے بچاؤ۔

۶۔ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ، عَنْ الْقُضَلِيِّ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ حَسَّانِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ قَبِيْلَةَ، عَنْ حَدَّثَهُ: عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ ؑ قَالَ: مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُنَافِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ، أَوْ يُنَافِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ أَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ فَلْيَسْبُوهُ: مَقْبَعُهُ مِنَ النَّارِ إِنَّ الرِّفَاقَةَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لِأَهْلِهَا.

۷۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا جس نے علم کو اس لئے حاصل کیا کہ وہ علماء کی مجلس میں فخر کریں یا جاہلوں کی مجلس میں بحث کریں یا اس غرض سے کہ لوگ اس کی طرف توجہ کریں تو ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم میں ہے ریاست کا سزاوار نہیں ہے مگر علم والا۔

## باب شانزدہم (۱۶)

### عالم پر لزوم حجت اور اس پر سخت گیری

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ الْيَشْكُرِيِّ، عَنْ حَنْصَلِ بْنِ غُبَّانٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ قَالَ: قَالَ يَاحَنْصَلُ: يُقَرَّرُ لِلْجَاهِلِ سَبْعُونَ ذَنْبًا قَبْلَ أَنْ يُفْقَرَ لِلْعَالِمِ

## ذنب واحد

۱۔ حفص بن غياث نے روایت کی ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جاہل کے ستر گناہ عالم کے ایک گنا سے پہلے معاف کر دیے جائیں گے کیونکہ جاہل نہ جان کر گناہ کرتا ہے اور عالم جان بوجھ کر۔

۲۔ وَ يَهْدِي الْإِسْلَامَ قَالَ : قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام : قَالَ عِيسَى بْنُ مَرْثَمَ عَلَى نَبِيِّنَا وَآلِهِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ : وَيْلٌ لِلْعُلَمَاءِ وَالسُّوءِ كَيْفَ تَأْكُلِي عَلَيْهِمُ النَّارُ !

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ علماء سور کے لئے آتش جہنم کے شعلے بری طرح اس کی خبر لیں گے

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، وَثَمَّةُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنِ الْقُضَلِ بْنِ شاذَانَ جَمِيعًا ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ ، عَنْ جَبَلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ : سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ : إِذَا بَلَغَتِ النَّفْسُ هَهْنًا ، وَ أَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى خَلْقِهِ . لَمْ يَكُنْ لِلْعَالَمِ تَوْبَةٌ ثُمَّ قَرَأْنَا التَّوْبَةَ عَلَى اللَّهِ لِلَّذِينَ يَتَعَلَّقُونَ بِالسُّوءِ بِجَهَالَةٍ .

۳۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ جب سانس پیاں ٹپک آئے گا اور اشارہ کیا اپنے خلق کی طرف تو عالم کی توبہ اس وقت قبول نہ ہوگی، پھر یہ آیت پڑھی۔ خَلَّاسَ جُو لُوك تَوْبَةُ كَرِيحٍ جُو چسالت سے برے کام کرتے ہیں۔

۴۔ وَثَمَّةُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ ، عَنْ خَمْدَةَ بْنِ مَرْثَمَ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعْدٍ ، عَنْ الثَّوْرِيِّ ، عَنْ يَحْيَى بْنِ الْحَلْبِيِّ ، عَنْ أَبِي سَعْدٍ الْمَكْلِيِّ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فِي قَوْلِهِ : فَزَجَلْ : فَكَبِكُوا فِيهَا هُمْ وَالْعَاوُنَ . قَالَ : هُمْ قَوْمٌ وَ سَفَوْا عَدْلًا بِالسَّيِّئِ ثُمَّ خَالَفُوهُ إِلَى غَيْرِهِ .

۵۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق۔ پس اوندھے منہ جہنم میں داخل کئے جائیں گے و قریش جنہوں نے بغیر حق امامت کو پایا اور ان کے گمراہ بھائی۔ امام نے فرمایا۔ وہ وہ ہیں جنہوں نے حکمت قرآنی کو پہچانا پھر اس کے بعد پیروی ظن کر کے گمراہی کی باتیں کرنے لگے۔



# باب مقدم (۱۷)

## نادر

۱۔ علی بن ابراہیم، عن ابیہ، عن ابن ابی حمزہ، عن حفص بن البختیری، رَفَعَهُ  
قَالَ: كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: رَوِّ حُوا اتَّقِسْكُمْ بِبَدِيعِ الْحِكْمَةِ فَإِنَّهَا تَكِلُ كَمَا تَكِلُ الْأَنْدَانُ.

امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنے نفوس کو حکمت و دانائی کی باتوں سے سکون پہنچاؤ کیونکہ یہ نفوس کو  
(جہالت و نادانی) سے اس طرح ہلکا کر دیتی ہیں جس طرح اجسام (جھسے) ہلکے ہو جاتے ہیں۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَبْرِ، عَنْ نُوحِ بْنِ شُعْبَةَ النَّسَائِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ  
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ التَّيْمَانِيِّ، عَنْ دُرَيْسِ بْنِ أَبِي مَنْصُورٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ أَجْبِ شُعْبَةَ التَّمَرِيُّ، عَنْ  
شُعْبَةَ، عَنْ أَبِي جَبْرِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: كَانَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام يَقُولُ: يَا طَالِبَ  
الْعِلْمِ! إِنَّ الْعِلْمَ دُفْنَانٌ كَثِيرٌ: قَرَأَتُهُ التَّوَّاضُعُ وَغَيْبَتُهُ الْبَرَاءَةُ مِنَ الْحَسَدِ وَأَذْنُهُ الْفَهْمُ وَلِسَانُهُ  
الْحِفْظُ وَحِفْظُهُ الْفَحْصُ وَقَلْبُهُ حُسْنُ النِّيَّةِ وَعَقْلُهُ مَعْرِفَةُ الْأَشْيَاءِ وَالْأُمُورِ وَبَيْدَةُ الرَّحْمَةِ وَرِجْلُهُ زِيَارَةُ  
الْعُلَمَاءِ وَهَيْئَتُهُ السَّلَامَةُ وَحِكْمَتُهُ الْوَرَعُ وَمُسْتَقَرُّهُ النَّجَاةُ وَقَائِدُهُ الْعَافِيَةُ وَمَرْكَبَتُهُ الْوَفَاءُ وَ  
سِلَاحُهُ لَيْنُ الْكَلِمِ وَسَبْعُهُ الرِّضَا وَقُوَّتُهُ الْمُدَارَاةُ وَجَيْشُهُ مُحَاوَرَةُ الْعُلَمَاءِ وَمَالُهُ الْأَدَبُ وَخَيْرَتُهُ  
اجْتِنَابُ الذُّنُوبِ وَزَادَهُ الْمَعْرُوفُ وَمَاؤُهُ الْمَوَادَعَةُ وَدَلِيلُهُ الْهُدَى وَرَفِيقُهُ مَحَبَّةُ الْأَخْيَارِ.

۲۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا طالب علم کے لئے کئی فضیلتیں ہیں اس کا سر تواضع ہے۔ آنکھ حسد سے دور  
رہنے لے اس کا کان مسائل دین کو سمجھنے لے اس کی زبان پرس ہے، حفاظت علم تلاش حق ہے اس کا دل اچھی نیت ہے اس کی عقل  
اشیا و امور کی معرفت ہے اس کا ہاتھ رخص ہے اس کا پاؤں زیارت علماء اس کی ہمت سلامتی نفس ہے اس کی  
حکمت پرہیزگاری ہے اس کی جلتے قرار نجات ہے اس کا دھنسا مانیت ہے اس کی سواری و فہم ہے اس کے ہتھیار نرم  
گفتگو ہے اس کی تلوار رخصتے خدا ہے اس کی کمان ہمدردی ہے اس کی مجلس صحبت علماء ہے اس کا مال ادب ہے اس کا

ذخیرہ گناہوں سے اجتناب ہے اس کا زادہ نہ کی ہے اور اس کی آبرو بھگڑے کا ترک کرنا ہے اس کا اہم رہا ہے اس کا رفیق  
نیکیوں کی طرف رغبت ہے۔

۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن أحمد بن محمد بن ابی نصر، عن حماد بن  
عساکر، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: قال رسول اللہ ﷺ: نِعَمَ وَزِيرُ الْإِنْسَانِ الْعِلْمُ، وَ نِعَمَ وَزِيرُ  
الْعِلْمِ الْحِلْمُ، وَ نِعَمَ وَزِيرُ الْعِلْمِ الرَّفْقُ، وَ نِعَمَ وَزِيرُ الرَّفْقِ الصَّبْرُ.

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا۔ ایمان کا اچھا وزیر علم ہے اور علم کا اچھا وزیر حلم ہے اور علم کا اچھا وزیر رفق ہے  
اچھا ہمتا ہے اور رفق کا وزیر صبر ہے۔

۴۔ علی بن محمد، عن سہل بن زیاد، عن جعفر بن محمد الأشعمی، عن عبد اللہ بن مہمون  
القُداحی، عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: جاء رجل إلى رسول اللہ ﷺ فقال:  
يا رسول اللہ ما العلم؟ قال: الإنصات، قال: ثم ما؟ قال: الاستبصار، قال: ثم ما؟ قال: الحفظ،  
قال: ثم ما؟ قال: العمل به، قال: ثم ما؟ قال: يا رسول اللہ؟ قال: نشره.

۴۔ ایک شخص رسول اللہ کے پاس آیا کہنے لگا علم کیسے فرمایا خاموش رہنا۔ پوچھا۔ پھر کیا فرمایا کان لگا کر  
احادیث و آیات کا سننا۔ پوچھا پھر کیا۔ فرمایا ان کو یاد کرنا اور ان پر عمل کرنا پوچھا پھر کیا فرمایا ان کا نشر کرنا۔

۵۔ علی بن ابراہیم رَفَعَهُ إِلَى ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: طَلَبْتُ الْعِلْمَ ثَلَاثَةً فَأَعْرِفُهُمْ بِأَعْيَانِهِمْ وَ  
صِفَاتِهِمْ: صِفْتُ يَطْلُبُ الْجَهْلُ وَالْمِرَا، وَ صِفْتُ يَطْلُبُ الْإِسْطِطَالَةَ وَالْخُتْلُ وَ صِفْتُ يَطْلُبُ لِلْفَقْرِ  
وَالْفَقْرُ، فَصَاحِبُ الْجَهْلِ وَالْمِرَا، مُؤَذِّمٌ مُعَارٍ مُتَعَرِّضٌ لِلْمَقَالِ فِي أُنْدِيَةِ الرِّجَالِ، يَنْذَاكِرُ الْعِلْمَ  
وَ صِفَةُ الْعِلْمِ، قَدْ تَسَرَّبَ بِالْخُشُوعِ وَ تَخَلَّى مِنَ الْوَرَعِ فَدَقَّ اللَّهُ مِنْ هَذَا خَبْرُومَهُ وَ قَطَعَ مِنْهُ  
خَبْرُومَهُ؛ وَ صَاحِبُ الْإِسْطِطَالَةِ وَالْخُتْلِ دُوحِبٌ وَ مَلُوْى يَسْتَبِيلُ عَلَى مِثْلِهِ مِنْ أَشْبَاهِهِ وَ يَتَوَاضَعُ لِلْأَغْنِيَاءِ  
مِنْ دُونِهِ فَهُوَ لِحُلُوتِهِمْ هَاضِمٌ وَ لِدِينِهِ حَاطِمٌ، فَأَعْنَى اللَّهُ عَلَى هَذَا خَبْرُهُ وَ قَطَعَ مِنْ أَثَارِ الْعُلَمَاءِ بَأَثَرُهُ.



و صاحب الفقه والعقل ذو کاتبه و حزن و سهر قد تحنک فی برئید و قام اللیل فی حلیہ  
 یعمل و یخشی و جلا داعیا مشفقا مغیلا علی شایه عارفا بأهل زمانه مستوحشا من أوتق اخوانه  
 فشد الله من هذا أركانه و أعطاه يوم القيامة أمانه . و حدثني به محمد بن محمود أبو عبد الله القزويني عن  
 عبد و من أصحابنا منهم جعفر بن محمد السبكي و قزوين ، عن أحمد بن عيسى العلوي ، عن عباد بن مسيب

۵۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے۔ طالبان حق تین قسم کے ہیں میں ان کے  
 ایمان و صفات کو جانتا ہوں۔ ایک گروہ وہ ہے جو علم کو طلب کرتا ہے لوگوں سے جا ہٹ کر بحث کے لئے، دوسرا گروہ علم حاصل  
 کرتا ہے تکبر و فریب کے لئے اور تیسرا گروہ اس کو حاصل کرتا ہے فقر اور عقل کے لئے۔ پس جاہل اور جھگڑالو لوگوں کو ستانے  
 والا اور ان سے لڑنے والا ہوتا ہے لوگوں کے جلسوں میں صاحبان علم و علم کا وصف اس لئے بیان کرتا ہے کہ وہ اسکی  
 پھر باتوں پر اعتراض نہ کریں۔ وہ خضوع و خشوع کے لباس میں نظر آتا ہے۔ دوسرا خالی کہ پرہیزگاری سے معافی ہوتا ہے خدا  
 اس کو ذلیل کرتا ہے اور زبان قطع کرتا ہے۔ صاحبان تکبر و فریب کی دو حالتیں ہیں یا وہ صاحبان علم کے سامنے ہرزہ سرائیاں  
 کرتے ہیں اور پرشور و شریخیاں مارتے ہیں یا امرار کی چا پلوسی کر کے ان کے حلوے پر اٹھتے ہیں ساتھ مارتے ہیں اور اپنے دین کو  
 برباد کرتے ہیں۔ پس خدا نے ان کی باتوں پر پردہ ڈال دیا ہے اور اہل علم کے نزدیک ان کی باتوں کو بے اثر بنا دیا۔ جو صاحبان  
 علم دین و عقل ہیں وہ بظاہر رنگ و انداز میں ہیں۔ راتوں کو بیدار رہنے والے ہیں خوشنودی خدا کے لئے ٹاٹ کا لباس پہنتے  
 ہیں اور تاریکی شب میں عبادت کرتے ہیں اور اس خیال سے کہ عبادت قبول نہ ہو۔ مخالف و ترساں رہتے ہیں اور دعا کرتے  
 ہیں نہ دے ہوئے کہ مبادا ان کی دعا قبول نہ ہو اور اپنے نانہ کے اہل باطل کو پہچان کر ان سے الگ رہتے ہیں اور اپنے بھائیوں تک  
 پر اعتماد نہیں کرتے ان کی بے وفائی دیکھ کر پس خدا نے اس پرہیزگاری کو دیکھ کر ان کے اصول دین کو مستحکم بنا دیا اور روز  
 قیامت ان کو امان دی۔

البصري: عن أبي عبد الله عليه السلام علي بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن محمد بن يحيى ، عن طلحة بن زيد  
 قال: سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول: إن رواية الكتاب كبير و إن رعايته قليل و كم من مستضعف  
 للحديث مستغنى للكتاب، فالعلماء يحزنونهم ترك الرعاية والجهال يحزنونهم حفظ الرواية فراع يرعى  
 حياته وراع يرعى هلكته فعند ذلك اختلف الراعيان و تباير الفريقان.

۶۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا۔ کتاب خدا کے راوی تو بہت ہیں اور قرآن پر عمل کرنے والے کم ہیں۔ بہت سے خالص سمجھتے ہیں حدیث کو اور غیر خالص جانتے ہیں قرآن کو۔ جو بائیں کو مخالف حدیث پاتے ہیں پس ملہا نکر کہتے ہیں رعایت قرآن میں اور مذمت کرتے ہیں اس کے مخالفوں کی اور جہاں فکر کرتے ہیں۔ روایت کے متعلق پس تابعین دو قسم کے ہیں ایک جاودانی زندگی کا چلنے والے دوسرے ہلاکت ابدی کے خواستگار (اس لئے یہ لوگ دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے) ایک وہ جو قرآن پر عامل ہیں اور جو حدیث موافق قرآن نہ ہو اس کو ترک کر دیتے ہیں۔ دوسرا گروہ حدیث کو مقدم جانتا ہے چاہے مخالف قرآن ہو۔ جیسے حدیث لا نورث ولا نورث۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ جَمْرٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ جُمُحٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: مَنْ حَفِظَ مِنْ أَحَادِيثِنَا أَرْبَعِينَ حَدِيثًا بَعَثَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَالِمًا فَقِيهًا.

۸۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے آپ نے فرمایا۔ جس نے ہمارے احادیث حفظ کر لیں تو اللہ اس کو دنیا و قیامت عالم اور فقیہ اٹھائے گا۔

۸۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ذَكْوَانَ، عَنْ زَيْدِ الشَّحَامِ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَى طَعَامِهِ» قَالَ: قُلْتُ مَا طَعَامُهُ؟ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَأْخُذُهُ، عَنْ يَأْخُذُهُ؟

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیتِ قَلِيلًا مِنَ الْإِنْسَانِ إِلَى طَعَامِهِ (سہارا شریف) سے متعلق فرمایا، راوی نے پوچھا۔ طعام سے کیا مراد ہے۔ فرمایا۔ اس کا علم جس سے بھی حاصل کرے۔

۹۔ تَمِيمُ بْنُ بَحِيٍّ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُسْلَمٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرَيْشٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ الزَّهْرِيِّ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: الْوُقُوفُ هَذَا الشَّيْءُ خَيْرٌ مِنَ الْإِنْعَامِ فِي الْهَلَكَةِ وَتَرْكَكَ حَدِيثًا لَمْ تُرَوْهُ خَيْرٌ مِنْ رِوَايَتِكَ حَدِيثًا لَمْ تُحْبِدْ.

۹۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ شبہ کے موقع پر کردار و گفتار سے باز رہنا۔ اس سے بہتر ہے کہ اپنے آپ کو خطروں



ڈالا جائے۔ اور نقل نہ کرنا ایسی حدیث کا تیرے لئے بہتر ہے اس صورت میں روایت کرنے سے کہ اس کے تمام اجزاء تیسرے  
دماغ میں محفوظ نہ ہوں۔

۱۰۔ عَنْ أَحْمَدَ، عَنْ ابْنِ فَضَالَةَ، عَنْ ابْنِ بُكَيْرٍ، عَنْ حَمْرَةَ بْنِ الطَّيَالِ أَنْتَقَرَضَ  
عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ بَعْضَ خُطْبِ أَبِيهِ حَتَّى إِذَا بَلَغَ مَوْضِعًا مِنْهَا قَالَ لَهُ: كُنْتُ وَاسْتُكْتُتُهُ ثُمَّ  
قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ: لَا يَسْمَعُكُمْ فِيمَا يَنْزِلُ بِكُمْ مِمَّا لَا تَعْلَمُونَ إِلَّا الْكَفُّ عَنْهُ وَالْتِبَتُ وَالرُّدُّ إِلَى  
أَيِّمَةِ الْهَدَى حَتَّى يَخِيلُوا كُمْ فِيهِ عَلَى الْقَصْدِ وَيَجْلُوا عَنْكُمْ فِيهِ الْقَسَى وَيَعْرِفُوا كُمْ فِيهِ الْحَقَّ  
قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: فَاسْأَلُوا أَهْلَ الذِّكْرِ إِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ،

۱۰۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے تمہارے لئے سزاوار نہیں کچھ کہنا یا کرنا اس امر کے متعلق جس کا تم  
کو علم نہیں۔ بہتر ہے کہ اس سے رک جاؤ اور رجوع کرو اس امر کے بارے میں آئمہ ہدیٰ کی طرف کہ وہ تم کو اس میں صحیح راستہ بتائیں  
جے اور نادانی کو تم پر واضح کر دیں جے اور امر حق کی معرفت کراہیں جے خدا فرماتا ہے کہ اگر تم نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھو۔

۱۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ قَهْوَرٍ، عَنْ الْمُنْقَرِي، عَنْ مُقْبَانَ بْنِ عُثَيْنَةَ  
قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ؑ يَقُولُ: وَجَدْتُ عِلْمَ النَّاسِ كُلَّهُ فِي أَرْبَعٍ: أَوَّلُهَا أَنْ تَعْرِفَ رَبَّكَ  
وَالثَّانِي أَنْ تَعْرِفَ مَا صَنَعَ بِكَ وَالثَّالِثُ أَنْ تَعْرِفَ مَا أَرَادَ مِنْكَ وَالرَّابِعُ أَنْ تَعْرِفَ مَا يُخْرِجُكَ  
مِنْ دِينِكَ.

۱۱۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ میں نے تمام آدمیوں کے علم کو چار صورتوں میں پایا۔ اول یہ کہ تو  
اپنے رب کی معرفت حاصل کرے دوسرے یہ کہ پہچانے کہ خدا نے تیرے اوپر کیا کیا احسان کئے ہیں تیسرے یہ جانے کہ خدا تجھ سے کیا چاہتا  
ہے چوتھے یہ جانے کہ کیا باتیں تجھے دین سے خارج کر دیں گی۔

۱۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ عَنِ ابْنِ أَبِي حُمَيْرٍ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ قُلْتُ: لِأَيِّ  
عَبْدِ اللَّهِ ؑ: مَا حَقُّ اللَّهِ عَلَى خَلْقِهِ؟ فَقَالَ: أَنْ يَقُولُوا مَا يَعْلَمُونَ وَيَكْفُرُوا عَمَّا لَا يَعْلَمُونَ فَإِذَا فَعَلُوا  
ذَلِكَ فَقَدْ أَذَوْنَا إِلَى اللَّهِ وَحَبَهُ.

۱۲۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اللہ کا کیا حق ہے اپنی مخلوق پر، فرمایا۔ وہ کہیں جو جانتے ہیں اور باز میں اس سے جو نہیں جانتے۔ ایسی صورت میں وہ اللہ کا حق ادا کریں گے۔

۱۳۔ محمد بن الحسن، عن سہل بن زیاد، عن ابن سینا، عن عمرو بن عمرو بن العجلی، عن علی بن حنظلہ قال: سمعتُ ابا عبد اللہ ؑ يقول: اعرفوا منازل الناس علی قدر روائعہم هنا۔

۱۳۔ فرمایا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ کے نزدیک لوگوں کے مراتب کا حال معلوم کرنے کے لئے یہ دیکھو کہ وہ ہم سب میں مساویت کرنے میں کیسے ہیں کثرت بیوت تو نہیں کرتے اور (اپنی طرف سے اس کے معنی تو بیان نہیں کرتے)

۱۴۔ الحسن بن الحسن، عن محمد بن زکریا القلابی، عن ابن عائشۃ البصری رفعہ ان امیر المؤمنین ؑ قال فی بعض خطبہ: ایہا الناس اعلموا انہ لیس بما قبل من انزعج من قول الزور فید ولا یحکم من رضی بقاء الجاہل علیہ الناس ابنا ما یحسبون وقد کثر امرہ ما یحسن فتکلموا فی العلم تین اقدار کم۔

۱۴۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک خطبہ میں فرمایا ہے کہ لوگو جان لو کہ وہ شخص عقلمند نہیں جو اپنے متعلق کسی جھوٹی بات کے کہنے پر خوشی سے اچھل پڑا۔ اور کہنے والے کو سزا دینا حکیم نہیں وہ شخص جو جاہل کی تعریف پر افسوس ہو۔

۱۵۔ الحسن بن محمد، عن معمر بن محمد عن الوشاء، عن ابان بن عثمان عن عبد اللہ بن سلیمان قال سمعتُ ابا جعفر ؑ يقول و عنہ رجل من اهل البصرۃ قال لہ عثمان الاعشى وهو يقول: ان الحسن البصری يزعم ان الذين یکنون العلم یؤذي ربح بطونہم اهل النار، فقال ابو جعفر ؑ: فذلك اذن مؤمن آل فرعون ما زال العلم مكنوما منذ بعث الله نوحا ؑ فلينب الحسن یبنا و شمالا فوالله ما یوجد العلم الا هنا۔

۱۵۔ حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب آپ کے پاس بصرہ کا ایک شخص عثمان نامی بیٹھا ہوا تھا



اور اس نے کہا کہ حسن بصری کا گمان یہ ہے کہ جو لوگ علم کو چھپاتے ہیں ان کے بدن کی بدبو دوزخیوں کو تکلیف پہنچانے کی  
حضرت نے فرمایا تو اس صورت میں مومن آل فرعون جہنمی قرار پایا، کیونکہ وہ علم و ایمان کو چھپاتا تھا۔ جب خدا نے نوح کو  
مبعوث کیا علم تو (ان کے اوصیاء میں) چھپا ہی رہا۔ حسن بصری کے دائیں بائیں جا کر یہ سناؤ کہ یہاں کے سوا (یعنی ائمہ  
معصومین کے سوا) علم اور کہیں پایا ہی نہیں جاتا۔

## باب سچیکم (۱۸)

### روایت کتب و حدیث و فضیلت کتابت و تمسک بالکتب

۱۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ يُونُسَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ  
قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام تَوَلَّى اللَّهُ رَجُلٌ ثَلَاثًا: الَّذِينَ يَسْتَمِعُونَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُونَ أَحَدَهُ  
قَالَ: هُوَ الرَّجُلُ يَسْمَعُ الْحَدِيثَ فَيُعَدُّ بِهِ كَمَا سَمِعَهُ لَا يَزِيدُ فِيهِ وَلَا يَنْقُصُ مِنْهُ

۱۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا الذین یستمعون القول یتبعون احده  
وہ شخص ہے جو ہماری حدیث کو ویسے ہی بیان کرتا ہے جیسا سنتا ہے نہ اس میں کچھ زیادہ کرتا ہے اور نہ کم۔

۲۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ ابْنِ أَبِي هَانٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ  
مُسْلِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام أَسْمِعْ الْحَدِيثَ مِنْكَ فَارِيدُ وَ أَتَقْصُ؟ قَالَ: إِنْ كُنْتَ تَرِيدُ  
مَعَانِيَهُ فَلَا بَأْسَ

۲۔ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ میں آپ سے جو کلام سنتا ہوں چاہتا ہوں کہ اس کی روایت بے کم و  
کاست کروں۔ لیکن یاد نہیں آتا، فرمایا عہداً تو ایسا نہیں کرتے کہ جو بیان کرتے ہو اس سے لوگوں کو بدگمانی میں ڈالو میں نے کہا  
نہیں فرمایا۔ یعنی مفہوم تو بے کم و کاست بیان کرتے ہو۔ میں نے کہا ہاں، فرمایا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۔ وَ عَنَّا، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ ابْنِ سِنَانٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قَرْقٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنْ سَمِعْتُ الْكَلَامَ مِنْكَ فَارِيدُ أَنْ أَرْوِيَهُ كَمَا سَمِعْتُهُ مِنْكَ فَلَا يَجِيءُ، قَالَ: فَتَعْبِدُ

ذَلِكَ ؟ قُلْتُ : لَأَقَالَ : تُرِيدُ الْمَعَانِي ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، قَالَ فَلَا بَأْسَ

۳۔ میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ میں جو حدیث آپ سے سنتا ہوں جب دوسروں سے نقل کرتا ہوں تو الفاظ میں کمی بیشی ہو جاتی ہے کیا یہ جائز ہے فرمایا کہ اگر معنی میں کوئی کمی زیادتی نہیں ہوتی اور ہمارے مفہوم کو نہیں بدلتا تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۴۔ وَ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدَ بْنِ عِيسَى ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ ، عَنْ الْقَاسِمِ بْنِ جَمْرٍ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ قُلْتُ لَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ : الْحَدِيثُ أَسْمَعُ مِنْكَ أَرِيدُ عَنْ أَبِيكَ أَوْ أَسْمَعُ مِنْ أَبِيكَ أَرِيدُ بِعَنْكَ قَالَ سَوَاءٌ إِلَّا أَنَّكَ تَرِيدُ عَنْ أَبِي أَحَبُّ إِلَيَّ وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ ؑ لِيَجْمَلَ : مَا سَمِعْتَ مِنِّي فَارِيدُ عَنْ أَبِي

۴۔ میں نے صادق آل محمد سے کہا جو حدیث میں آپ سے سنتا ہوں آپ کے والد ماجد کے نام سے روایت کرتا ہوں اور جو ان سے سنتا ہوں وہ آپ کے نام سے بیان کر دیتا ہوں اس میں کوئی حرج تو نہیں۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں، بات برابر ہے۔ آگاہ ہو جو تم میسر پر بزرگوار کے نام سے ہمہ ساری حدیث نقل کر دیا کرو۔ داد و تحفہ وہ شیک ہے۔

۵۔ وَ عَنْهُ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ جَمْرٍ ، وَ مُحَمَّدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ ابْنِ مَجْشُوبٍ ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ قُلْتُ لَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ ؑ يَجِبُنِي الْقَوْمُ فَيَسْتَمِعُونَ مِنِّي حَدِيثَكُمْ فَأَضْجِرُ وَلَا أَقْوَى قَالَ : فَأَقْرَأْ عَلَيْهِمْ مِنْ أَوَّلِهِ حَدِيثًا وَمِنْ وَسْطِهِ حَدِيثًا وَمِنْ آخِرِهِ حَدِيثًا

۵۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ لوگ میرے پاس آپ کی کتاب حدیث سننے کے لئے آتے ہیں تو آپ لوگوں کو کثرت حدیث، دل تنگ پریشان اور کمزوری محسوس کرنے لگتا ہوں فرمایا حدیث کے تین حصہ کر کے انہیں سناؤ۔ پہلے اول حصہ پڑھ پھر درمیان پھر آخر۔



۱۔ عَنْ يَسَارِهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عُمَرَ الْخَلَّالِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام: الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِنَا يُعْطِينِي الْكِتَابَ وَلَا يَقُولُ: اذِمْ وَهْنِي بِجُوزُلِي أَنْ أَرِيَهُ عَنْهُ، قَالَ: فَقَالَ: إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ الْكِتَابَ لَهُ فَارِمْ عَنْهُ.

۴۔ میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا۔ ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص مجھے حدیث کی کتاب دیتا ہے اور یہ نہیں کہتا کہ میری طرف سے اس کی روایت کرنا پس میرے لئے جائز ہے کہ میں اس کی طرف سے روایت کروں۔ فرمایا جب تم جان لو کہ یہ اس نے ہم سے لکھا ہے تو اس کی طرف سے روایت کر دو۔

۷۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَعَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنِ النُّوفَلِيِّ عَنِ الشَّكُونِيِّ عَنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: إِذَا حَدَّثْتُمْ بِحَدِيثٍ فَأَسْنِدُوهُ إِلَى الَّذِي حَدَّثَكُمْ فَإِنْ كَانَ حَقًّا فَلَكُمْ وَإِنْ كَانَ كَذِبًا فَعَلَيْكُمْ.

۷۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا جب تم کوئی حدیث نقل کرو تو اس راوی کا ذکر کرو جس سے تم نے سنی ہے پس اگر وہ سچ ہے تو اس کا سناؤ نہ تمہیں پہنچے گا اور اگر جھوٹا ہے تو اس کا نقصان اس روایت کرنے والے کو پہنچے گا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْمَدَنِيِّ، عَنْ ابْنِ أَبِي هَمِيرٍ عَنْ حُسَيْنِ الْأَحْمَسِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: الْقَلْبُ يَنْكِكُ عَلَى الْكِتَابَةِ.

۸۔ فرمایا صادق آل محمد نے دل اعتماد کرتا ہے لکھے پر یعنی جو حدیث سنو اسے نہ لو تا کہ اس میں شک نہ رہے۔

۹۔ الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُقَرَّمٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَثَّاءِ، عَنْ عَامِرِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: اَكْتُبُوا فَإِنَّكُمْ لَا تَحْفَظُونَ حَتَّى تَكْتُبُوا.

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کہ جب کوئی حدیث سنو تو اسے لکھ لیا کرو اس لئے کہ تم بغیر لکھے یاد نہ رکھ سکو گے۔

۱۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن الحسن بن علی بن فضال، عن ابن بکیر، عن عیوب بن زرارة قال: قال أبو عبد الله علیه السلام: احتفظوا بکتابکم فإینکم سوف تحتاجون إلیها.

۱۰۔ عیوب بن زرارة سے مروی ہے کہ فرمایا امام جعفر صادق علیه السلام کہ جو حدیث سنا آئے کہ لو اور پھر اپنے ساتھیوں میں شکر کرو

۱۱۔ عده من اصحابنا، عن أحمد بن محمد بن خالد البرقي، عن بعض اصحابه عن أبي سعيد الخدري، عن المنصور بن عمر قال: قال لي أبو عبد الله علیه السلام: اكتب و بٹ و علمک فی اخواتک فان مت فأورث کتبک بنیک فإنه یأتی علی الناس زمان ھرج لا یأمنون فیہ إلا بکتابهم.

۱۱۔ اگر تم مرنے کو تو اس کو اپنی اولاد میں بطور میراث چھوڑ دو ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ لوگ کتابوں سے مانوس ہوں گے

۱۲۔ و بهذا الإسناد، عن محمد بن علی رفته قال: قال أبو عبد الله علیه السلام: إنا کم و الکذب المفترع فیل له: و ما الکذب المفترع؟ قال: أن یحدّ ثک الرجل بالحديث فترکہ و ترویه عن الذی حدّ ثک عنه.

۱۲۔ فرمایا امام جعفر صادق علیه السلام نے اپنے کو کذب و مفترع سے بچاؤ۔ پوچھا گیا کہ کذب و مفترع کیا ہے فرمایا تم کسی حدیث کو امام سے روایت کرو اور اس کا نام نہ بتاؤ۔

۱۳۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ، عن جعبل بن زدر اج قال: قال أبو عبد الله علیه السلام: أغربوا حدیثنا فإننا قوم فصحاء.

۱۳۔ فرمایا صادق آل محمد علیہم السلام کہ ہماری احادیث پر اعراب لگاؤ کہ ہم فالو انہ رسالت اور نعمائے عرب ہیں ہمارے کلام

میں تغیر و تبدل نہ ہو۔ اعراب لگانے کے بعد لوگ بڑھنے میں غلطی نہ کریں گے۔



۱۴۔ عَلِيُّ بْنُ قَتْمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَتْمٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ، عَنْ هِشَامِ بْنِ سَالِمٍ وَحَمَّادِ بْنِ عُمَانَ وَغَيْرِهِ، قَالُوا: سَمِعْنَا أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: حَدِيثِي حَدِيثُ أَبِي حَدِيثُ أَبِي حَدِيثُ جَدِّي حَدِيثُ جَدِّي حَدِيثُ الْحُسَيْنِ وَحَدِيثُ الْحُسَيْنِ حَدِيثُ الْحَسَنِ وَحَدِيثُ الْحَسَنِ حَدِيثُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَحَدِيثُ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام حَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ وَحَدِيثُ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ.

۱۴۔ (مایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے میری حدیث میرے والد ماجد کی حدیث سے اور ان کی حدیث میرے حسین کا اور ان کی حدیث حسن کا اور ان کی حدیث امیر المؤمنین کا ادا ان کی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور رسول اللہ کی حدیث خدا نے عزوجل کا قول ہے۔

۱۵۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَتْمٍ، عَنْ عَبْدِ بْنِ الْحَسَنِ بْنِ أَبِي خَالِدٍ ثَبْتُ لَقَال:

قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام: جُعِلَتْ فِدَاكَ إِنَّ مَشَافِعَنَا رَوَوْا عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ وَكَانَتِ النَّبِيَّةُ شَدِيدَةً فَكُنْمُوا كُنْبَهُمْ وَلَمْ تُرَوِّعْتَهُمْ فَلَمَّا مَاتُوا مَاتَتِ الْكُتُبُ إِنَّا نَقَالَ: حَدِّثُوا بِهَا فَإِنَّهَا حَقٌّ.

۱۵۔ یعنی میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے کہا میں آپ پر قربان کہ جس جماعت سے ہم کو احادیث پہنچی ہیں انھوں نے سعادت کہے امام محمد باقر اور امام جعفر علیہم السلام سے اس زمانہ میں سخت تقید تھا انھوں نے اپنی کتب احادیث کو چھپا دیا۔ پس ان کتابوں سے احادیث نقل نہ کی گئیں ان کے مرنے کے بعد کتابیں ملیں۔ پس ان کتابوں سے ہم نقل حدیث کریں یا نہیں فرمایا کرو۔ وہ صحیح و آراء میں۔

## باب نوزدہم (۱۹) تقلید

۱۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَتْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ يَحْيَى، عَنْ ابْنِ مُسْكَانٍ، عَنْ

أبي بصير، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قُلْتُ لَهُ: «اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ؛ فَقَالَ: أَمَا وَاللَّهِ مَا دَعَوْهُمْ إِلَى عِبَادَةِ أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ دَعَوْهُمْ مَا أَجَابُوهُمْ وَلَكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَرَامًا وَحَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلَالًا فَتَبَدُّوهُمْ مِنْ حَيْثُ لَا يَشْعُرُونَ»

(۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ راوی کہتا ہے کہ میں نے حضرت کے سامنے یہ آیت پڑھی۔  
نہ انہوں نے خدا کو چھوڑ کر اپنے علماء اور رہبانوں کو اپنا رب بنالیا اور اس کا مطلب پوچھا فرمایا نصاریٰ کو ان کے علماء و رہبان نے اپنے نفسوں کی پرستش کی دعوت نہیں دی تھی اور الٰہیست دعویت تو وہ قبول نہ کرتے لیکن ان کے علماء نے یہ کیا کہ حلال کو حرام بتایا اور حرام کو حلال، پس انہوں نے اپنے علماء کی تقلید کی۔ اس طرح لاشعوری طور پر ان کی عبادت کی۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زَيْنَادٍ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ تَمِيمٍ التَّمِيمِيِّ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ عُبَيْدَةَ قَالَ: قَالَ لِي أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: يَا تَمِيمُ أَتَدْعُو أَتَمَّ تَقْلِيدًا أَمْ الْمُرْجِيَّةَ؟ قَالَ: قُلْتُ: فَلَدْنَا وَفَلَدُوا فَقَالَ: لَمْ أَتَاكَ عَنْ هَذَا، فَلَمْ يَكُنْ عِنْدِي جَوَابٌ أَكْثَرُ مِنَ الْجَوَابِ الْأَوَّلِ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ الْمُرْجِيَّةَ نَسَبَتْ رَجُلًا لَمْ تَعْرِ مِنْ طَاعَتِهِ وَفَلَدَهُ وَأَتَمَّ نَسَبَهُ رَجُلًا وَقَرَّ مِنْ طَاعَتِهِ لَمْ تَقْلُدْهُ فَمِمَّ أَتَدْعُو مِنْكُمْ تَقْلِيدًا.

۲۔ محمد بن عبیدہ سے روایت ہے کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے محمد تم شیعہ اپنے امام کی بات زیادہ منفعہ والے ہو تاہم مخالف میں نے کہا اسخوں نے بھی تقلید کی، ہم نے بھی تقلید کی حضرت نے فرمایا۔ میرا یہ سوال نہیں میں نے کہا اس کے علاوہ میرے پاس جواب نہیں حضرت نے فرمایا۔ میرا کہنا یہ ہے کہ مرجیہ فرقہ نے ایسے کا اپنا امام بنایا جس کی طاعت ان پر فرض نہ تھی مگر اس پر بھی انہوں نے اس کی تقلید کی اور بات سانی اور تم نے امام مانا ایسے شخص کو جس کی اطاعت کو تم نے فرض سمجھا ہے مگر اس پر بھی تم نے اس کی پیروی نہ کی، پس تقلید کے بارے میں وہ تم سے زیادہ ہے۔

۳۔ تَمِيمُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ رَبِيعِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ أَبِي بصير، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فِي قَوْلِ اللَّهِ جَلَّ وَعَزَّ: «اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ



دُونِ اللَّهِ ، فَقَالَ : وَاللَّهِ مَا صَامُوا لَهُمْ وَلَا صَلُّوا لَهُمْ وَلَكِنْ أَحَلُّوا لَهُمْ حَرَامًا وَحَرَّمُوا عَلَيْهِمْ حَلَالًا فَاتَّبَعُوهُمْ .

۳۔ ابو عبد اللہ علیہ السلام سے مروی ہے اس آیت کے متعلق روایات نے اپنے علماء اور پیان کو چھوڑ کر اپنا رب بنایا فرمایا واللہ تعالیٰ نے ان کے لئے ہفتے رکعتے اور نماز پڑھی تھی بلکہ ان کے علماء نے حلال کو حرام قرار دیا تھا اور حرام کو حلال، پس اس امر میں انھوں نے اپنے علماء کا اتباع کیا تھا۔

## بابِ ستم (۳۰)

### بدعت و رائے و قیاس

۱۔ الْحَسَنُ بْنُ قَعْقَرٍ الْأَشْمَرِيُّ ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ قَعْقَرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ ، وَ عَدْنَيْنِ أَسْعَانِيَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَعْقَرٍ ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ جَبِيئًا عَنْ عَلِيمِ بْنِ حَمْدٍ ، عَنْ قَعْقَرٍ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : خَطَبَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام النَّاسَ فَقَالَ : أَيُّهَا النَّاسُ ، إِنَّمَا بَدَأَ دُكُوعُ الْفِتَنِ أَهْوَاءُ تُتَّبَعُ وَأَحْكَامُ تُبْتَدَعُ يُخَالَفُ فِيهَا كِتَابُ اللَّهِ يَتَوَلَّى فِيهَا رِجَالٌ رِجَالًا فَلَوْ أَنَّ الْبَاطِلَ خَلَصَ لَمْ يَخَفْ عَلَيَّ ذِي جَبْتٍ وَلَوْ أَنَّ الْحَقَّ خَلَصَ لَمْ يَكُنْ اخْتِلَافٌ وَلَكِنْ يُوْخَذُ مِنْ هَذَا ضَنْفٌ وَمِنْ هَذَا ضَنْفٌ فَيَمْرُجَانِ فَيَجْبِثَانِ مِمَّا فَبَيْنَاكَ اسْتَعْوَذَ الشَّيْطَانُ عَلَى أُولِيَائِهِ وَكَبَى الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَ اللَّهِ الْحُسْنَى

۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے ایک خطبہ میں فرمایا۔ لوگو فتنوں کی ابتداء و خواہشات نفسان کی پیروی اور اپنی طرف سے ان احکام کی ایجادات سے ہوتی ہے جو کتاب اللہ کے سراسر خلاف ہوتے ہیں اور لوگ لوگوں کو اس میں صاحب تصرف بنا لیتے ہیں پس اگر باطل کی صورت سے سامنے آئے تو صاحبان عقل سے پوشیدہ نہ رہتا اور حق فالص صورت میں ہوتا تو اختلاف پیدا ہی نہ ہوتا۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ کچھ باطل سے لیا جاتا ہے اور کچھ حق سے۔ اور یہ دونوں خلط ملط ہو کر لوگوں کے سامنے آتے ہیں اس صورت میں شیطان اپنے اولیاء پر غالب آجاتا ہے اور نجات پاتے ہیں باطل سے وہ لوگ جن کے لئے خبیث

ایزدی میں بہترین منزلت ہے یعنی جنت۔

۲۔ الْحَسَنُ بْنُ قَعْبٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ قَعْبٍ، عَنْ قَعْبِ بْنِ جُمُورٍ التَّمِيمِيِّ بِرَقْمَةٍ قَالَ :  
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِذَا ظَهَرَتِ الْبِدْعُ فِي أُمَّنِي فَلْيُظْهِرِ الْعَالِمُ عِلْمَهُ فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ  
فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ.

۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بدعت میری امت میں ظاہر ہو تو عالم رہ جاوے کہ اپنے علم کو  
ظاہر کرے اور جمایا نہیں کرے گا اس پر اللہ کی لعنت۔

۳۔ وَ يَهْدَى الْإِنْسَانُ، عَنْ قَعْبِ بْنِ جُمُورٍ رَقْمَهُ قَالَ : مَنْ أُنِيَ ذَا بِنْعَةٍ فَقَطَعَهُ فَإِنَّمَا يَسْمُو  
فِي هَذِهِ الْإِسْلَامِ.

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی صاحب بدعت کے پاس آیا اور اس کی بزرگی کا اقرار کیا تو اس نے  
اسلام کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔

۴۔ وَ يَهْدَى الْإِنْسَانُ عَنْ قَعْبِ بْنِ جُمُورٍ رَقْمَهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : أَيْ لِمَا حَبِطَ الْبِنْعَةُ  
بِالنُّبُوَّةِ، قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ كَيْفَ ذَلِكَ؟ قَالَ : إِنَّهُ قَدْ أَشْرَبَ قَلْبُهُ حُبًّا

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ خدا نے صاحب بدعت کی قوم قبول کرنے سے انکار فرمایا ہے کسی نے  
پوچھا یا رسول اللہ یہ کیوں فرمایا اس لئے کہ اس کے دل میں بدعت کی محبت راسخ ہو گئی۔ خدا جانتا ہے کہ وہ ترک بدعت  
نہیں کرے گا۔

۵۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَعْبٍ عَنِ عِيسَى، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ مَجْبُورٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ  
سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنْ عِنْدَ كُلِّ بِنْعَةٍ تَكُونُ مِنْ بَنِي بَكْرٍ بِهَا  
الْإِيمَانُ وَلَيْتَا مِنْ أَهْلِ بَنِي مُوَكَّلٍ بِدَنْبٍ عَنْهُ، يَنْطِقُ بِالْهَامِ مِنَ اللَّهِ وَيَعْلِنُ الْحَقُّ وَ يَتَوَرَّدُ وَ



يُرَدُّ كِتَابَ الْكَافِرِينَ بِعَسْرِ عَنِ الضُّعْفِ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ وَتَكُونُوا عَلَى اللَّهِ

۵۔ فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر بیعت پر جو واقع ہوگا میرے بعد تو اس پر جنگ کی جہاد کی خدا اور رسول کی طرف سے اہل کرنے کے لئے اور اس کے لئے دل ہوگا۔ میرے اہلیت حد ایک شخص جو یگانہ دین و موکل ہوگا دشمنوں کے حملوں کو احکام دین کے متعلق دفاع کریگا امر حق کا اعلان کریگا اور مطابق الہام الہی کلام کریگا اور مکائدوں کے مکر و فریب کو دفع کریگا نصیحتوں کی طرف سے گفتگو کرے گا پس اے صحابہ ان عقل عبرت حاصل کرو اور اللہ پر توکل کرو۔

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، وَعَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَنْدَةَ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وَ عَلِيٍّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ مَجْشُومٍ رَفَعَهُ عَنْ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ مِنْ أُنْفُسِ الْخَلْقِ إِلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَرَجُلَيْنِ: رَجُلٌ وَكَلَهُ اللَّهُ إِلَى تَقْدِيرِ فِتْنَةٍ جَائِرٍ عَنْ نَصْرِ السَّبِيلِ مَشْمُوفٌ بِكَلَامٍ بَدْعَةٍ، فَدَلَّجَ بِالصَّوْمِ وَالصَّلَاةِ فَهُوَ فِتْنَةٌ لِمَنْ افْتَنَ بِهِ، ضَالٌّ عَنْ هَدْيٍ مَنْ كَانَ قَبْلَهُ، مُضِلٌّ لِمَنْ افْتَدَى بِهِ فِي حَيَاتِهِ وَ بَعْدَ مَوْتِهِ، حَمَلٌ خَطَايَا غَيْرِهِ، رَمَنُ بِحَبْلَيْنِ وَ رَجُلٌ فَشَّ جَهْلًا فِي جُهَالِ النَّاسِ، غَانِ بِأَغْبَاشِ الْفِتَنِ فَلَمَّ شَاءَ أَشْبَاهُ النَّاسِ غَالِيًا وَلَمْ يَفْنِ بِهِ مَا سَالِيًا، بَكَرَ فَاسْتَكْبَرَ، مَا قَلَّ مِنْهُ خَيْرٌ مِمَّا كَثُرَ، حَتَّى إِذَا ارْتَوَى مِنْ آجِنٍ وَ اكْتَشَرَ مِنْ غَيْرِ طَائِلٍ، جَلَسَ بَيْنَ النَّاسِ فَأَضَاعَ ضَامِنًا لِنُغْلِبِي مَا اتَّسَى عَلَى غَيْرِهِ وَ إِنْ خَالَفَ فَأَضَاعَ سَبَقَهُ لَمْ يَأْمَنْ أَنْ يَنْفَضَ حَكْمُهُ مِنْ يَأْتِي بَعْدَهُ، كَيْفَ لَهُ يَمُنْ كَانَ قَبْلَهُ وَ إِنْ تَزَلَّتْ بِهِ إِحْدَى السُّبُهَاتِ الْمُتَنَالِاتِ مَيَّالًا حَشَوُا مِنْ تَأْيِيدِهِ ثُمَّ قَطَعَ بِمَقْصُودِهِ مِنْ لَبْسِ السُّبُهَاتِ فِي مِثْلِ غَزَلِ الْمَكْبُوتِ لَا يَدْرِي أَصَابَ أَمْ أَخْطَأَ، لَا يَحْسَبُ الْعِلْمُ فِي شَيْءٍ مِمَّا أَنْكَرَ، وَلَا يَرَى أَنْ ذَرَأَ مَا بَلَغَ فَيَمْنَعُهَا، إِنْ فَاسَ شَيْئًا بِشَيْءٍ لَمْ يَكْذِبْ نَظَرُهُ وَإِنْ أَظْلَمَ عَلَيْهِ أَمْرٌ أَكْتَمَ بِهِ لِمَا يَعْلَمُ مِنْ جَهْلِ نَفْسِهِ لِكَيْلَا يُقَالَ لَهُ لَا يَعْلَمُ، ثُمَّ جَسَرَ قَضَى، فَهُوَ مِفْتَاحُ عَشْوَانِدِ كِتَابِ سُبُهَاتٍ، خَبْرُ الْجَهَالَاتِ، لَا يَسْتَنْدِمُهَا لَا يَعْلَمُ قَبْلَهُ وَلَا يَتَقَشَّرُ فِي الْعِلْمِ بِمَنْ فِي قَائِمٍ فَيَنْقُصُ، يَدْرِي الرِّوَايَاتِ ذَرَوَالِ رِيحِ الْهَيْبِ تَبْكِي مِنْهُ الْمَوَارِيثُ وَ تَصْرِخُ مِنْهُ الدِّمَاءُ، يُسْتَحَلُّ بِفَضَائِلِ الْفَرْجِ

الْحَرَامُ وَيُحَرِّمُ بَقَضَائِهِ الْفَرْجُ الْحَلَالُ لِأَمَلِهِ بِإِذَا مَا عَلَيْهِ وَرَدَ وَلَا هُوَ أَهْلٌ لِمَا مِنْهُ فَرَطٌ مِنْ  
إِغَايِهِ عِلْمَ الْحَقِّ.

۶۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک سب سے بدتر دشمن دو ہیں ایک وہ کہ خدا نے چھوڑا اس کے کام کو  
اس پر کہ سلب توفیق کی اس سے کہ وہ امام حق سے بے مبارکہ و اختلاف امر حق کو حاصل کرے پس وہ راہ راست سے ہٹ گیا  
اور اپنے پر از بدعت کلام کا مانت بن گیا اور بجائے احکام قرآن اور صحیح دلائل کو لینے کے وہ روزہ و نماز پر فریفتہ ہو کر رہ  
گیا وہ ایک فتنہ ہے اپنے مریدوں کے لئے اور راہ حق سے ہٹانے والا ہے اپنی زندگی میں ان لوگوں کو جو اس کی بات قبول  
کریں اور اپنی موت کے بعد بھی اپنی پیروی کرنے والوں کے لئے وہ دوسروں کے گناہوں کا اٹھانے والا ہے اور اپنے گناہوں میں گرفتار  
ہے دوسرے وہ قاضی اور مفتی وغیرہ ہے جو جہل مرکب کا شکار ہو کر دوسروں کو جہالت میں پھانستا ہے اور فتنوں کو  
پھیلانے میں مدد دیتا ہے اور عوام الناس نے جو جاہل ہیں اس کو عالم سمجھ رکھتے ہیں۔ حالانکہ اس کا ایک دن بھی احکام الہیہ کے  
متعلق شبہ سے غالی نہیں۔ اس کے جہل مرکب کا نشان یہ ہے کہ جلدی جلدی اس نے بہت کچھ حاصل کر لیا اس چیز کو جس کا  
کم بہتر ہے اس کے زیادہ سے۔ یہاں تک کہ جب وہ آب گندہ سے سیراب ہو گیا اور لا طائل بانوں سے پڑ ہو گیا تو قاضی بن بیٹھا  
اور عوام بن بیٹھا لوگوں کو شبہات سے لگانے کا۔ اگر اس نے اپنے سے پہلے کے قاضی کے حکم کی مخالفت کی تو وہ بے خوف نہ  
ہوا اس سے کہ اس کے بعد آنے والا اس کے حکم کو اس طرح توڑ دے گا جس طرح اس نے اپنے سے پہلے کے حکم کو توڑا ہے اور  
اگر کوئی خوف مسئلہ سامنے آجاتا ہے تو اپنی رائے سے انٹ سنٹ بیان کرنے لگتا ہے پھر ان نامعقول باتوں پر معاہدہ کو ختم کر دیتا  
ہے اور شبہات کی پردہ پوشی کے لئے حکم لگاتا ہے جس کی مثال مکاری کے جال اتھنے کی ہے نہ اسے یہ پتہ کہ یہ رائے اس کی  
صحیح ہے یا غلط۔ اور اس کے گمان میں یہ بات نہیں کہ جس سے انکار کیا ہے علم اس میں ہے اور یہ نہیں سمجھتا کہ پیروی ظن اور قیاس  
آرائی میں پڑا ہوا ہے مذہب اس سے بالکل الگ ہے اگر قیاس کرتا ہے ایک چیز کا دوسری چیز پر بہ سبب دونوں کے مشابہ ہونے کے تو  
اپنی فکر کو غلط نہیں سمجھتا۔ اگر کوئی امر مخفی اس پر تار یک ہو جاتا ہے یعنی اپنے قیاس کی راہ میں نہیں پاتا تو چھپاتا ہے اس کو  
اپنے جہالت آگین علم سے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ وہ نہیں جانتا پس جسارت کر کے حکم لگاتا ہے اور کئی ہنسکے اندھا پن کی بسیار شبہات کی  
اور شکوک اور اہم سے خطا لوری کرتا ہے جو نہیں جانتا اس کے متعلق ہند نہیں کرتا۔ تاکہ گمراہی سے بچے، اور پوری قوت سے علم مائل  
نہیں کرتا تاکہ قیمت علم و دانش حال کرے۔ اور احادیث اس طرح پر گندہ کرتا ہے جیسے تیز ہوا گھاس کو۔ اس کے غلط حکم دینے سے میراث



دفعہ اور مظلوموں کے خون چھین دیتے ہیں اس لئے فتنے سے حرام شرکاء ہوں کو طلاق کر دیا اور اپنے فیصلہ شرکاء ہوں کو حرام بنا دیا۔ جو احکام اس سے صادر ہوئے وہ ان کے لئے بڑا ظلم نہیں، اور علم حق کے متعلق جو کچھ کہتا ہے وہ اس کا اہل نہیں۔  
نوٹ: حضرت نے اپنے خطبہ میں یہ ظاہر فرمایا ہے کہ ایک گروہ تو ان صوفی صاحبان کا ہے جو اہلبیت علیہم السلام کے صحیح راستہ سے ہٹ کر اپنا ایک نیا راستہ بنانے والے ہیں بظاہر وہ بڑے نماز کے بڑے پابند بن کر اپنے مریدوں کو اپنی رائے اور قیاس پر عمل کرانے کو گمراہ کر رہے ہیں، دوسرا گروہ ان قاضیوں اور مفتیوں کا ہے جو جہل ہر کب کا شکار ہیں وہ مٹا تو اس کے ہیں کہ لوگوں کے شبہات کو زائل کرنے والے ہیں حالانکہ وہ پیروی شیطان کر کے خود چالیں میں مبتلا ہیں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ ایک قاضی یا مفتی دوسرے کے حکم کو توڑ دیتا ہے۔

۷۔ الْحُسَيْنُ بْنُ تَمِيمٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مَخْلُومٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَاقِئِ، عَنْ أَهْلِ بَنِي عُثْمَانَ عَنْ أَبِي شَيْبَةَ الْخُرَاسَانِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ: إِنَّ أَصْحَابَ الْمَغَائِبِ طَلَبُوا الْعِلْمَ بِالْمَغَائِبِ فَلَمْ تَزِدْهُمْ الْمَغَائِبُ مِنَ الْحَقِّ إِلَّا بُدْأًا وَإِنْ دِينَ اللَّهِ لَا يُصَابُ بِالْمَغَائِبِ.

۷۔ میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ قیاس کرنے والے لوگ علم کو قیاس میں تلاش کرتے ہیں لیکن یہ قیاسات انہیں حق سے دور ہی ہٹاتے جاتے ہیں۔ دین قیاسات سے حاصل نہیں ہوتا۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، وَدَعْدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْفَضْلِ بْنِ شاذَانَ وَفَقَا، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ وَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ قَالَ: كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ سَبِيلٌ إِلَى النَّارِ.

۸۔ دو امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام نے کہ ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت کھانا ستہ جہنم کا ٹکڑا ہے۔

۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي مُعْتَمِرٍ، عَنْ تَمِيمِ بْنِ حَكِيمٍ قَالَ: فُلْتُ لِأَبِي الْحَسَنِ مُوسَى ع: جُعِلْتُ فِدَاكَ فَقِمْهُنَا فِي الدِّينِ وَ أَفْنَانَا اللَّهُ بِكُمْ عَنِ النَّاسِ حَتَّى أَنْتَ الْجَمَاعَةُ وَ مَا لَنْتَكُونُ فِي الْمَجْلِسِ، مَا يَسْأَلُ رَجُلٌ صَاحِبَهُ، تَحْضُرُ الْمَسْأَلَةَ وَ يَحْضُرُ جَوَابَهَا فَبِمَا

مَنْ اللَّهُ عَلَيْنَا بِكُمْ فَرُبَّمَا وَدَّ عَلَيْنَا الشَّيْءَ لَمْ يَأْتِنَا بِهِ عَنْكَ وَلَا عَنْ آبَائِكَ شَيْءٌ فَتَنْظَرْنَا إِلَى أَحْسَنِ مَا يَخْضَرُنَا وَأَوْفَى الْأَشْيَاءِ لِمَا جَاءَنَا عَنْكُمْ فَتَأْخُذُ بِهِ فَقَالَ مَيْبَاتٌ مَيْبَاتٌ فِي ذَلِكَ وَاللَّهِ هَلَكَ مَنْ هَلَكَ يَابْنَ حُكَيْمٍ قَالَ ثُمَّ قَالَ لَمَنْ اللَّهُ أَبَا حَبِيبَةَ كَانَ يَقُولُ قَالَ : عَلِيٌّ وَفُلْتُ .  
 قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ حُكَيْمٍ لِيَشَامَ بَنُو الْحَكَمِ وَاللَّهِ مَا أَدْرْتُ إِلَّا أَنْ يَرْخِصَ لِي فِي الْفِيلِ .

(۹) محمد بن حکیم سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم سے علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں۔ ہم نے علم دین مانا کیا اور آپ کی وجہ سے ہم دوسروں سے علم حاصل کرنے سے بے پدا ہو گئے یہاں تک کہ ہم میں سے کچھ لوگ جب جلسوں میں جلتے ہیں اور لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں تو ہم ان کے جواب دے دیتے ہیں اس لئے کہ خدا نے ہم پر احسان کیا ہے آپ لوگوں کی وجہ سے۔ لیکن بعض اوقات ایسے سوالات بھی سامنے آجاتے ہیں کہ ہم نے ان کا جواب نہ آپ سے حاصل کیا نہ آپ کے آباء نے ظاہر میں سے پس ایسے موقع پر جو ہیں آلمے اسکے ہر پہلو پر غور کر کے جواب دیتے ہیں امام حکم انہوں نے فرمایا اس میں ہلاکت ہے جس نے ایسا کیا وہ ہلاک ہوا۔ پھر فرمایا۔ خدا لعنت کرے اسے جو غیثہ پر کھڑا ہے اس مسئلہ میں ملے یہ کہتے ہیں اور میں یہ کہتا ہوں۔ یعنی میرا قول ان کے دل سے بہتر ہے۔ محمد بن حکیم کہتے ہیں کہ میں نے ہشام بن عبدالحکم سے کہا۔ واللہ میں چاہتا تھا کہ مجھے مسائل دین میں تیسار کرنے کی اجازت مل جاتی۔

۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ رَفَعَهُ ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، قَالَ : قُلْتُ لَا بِي الْعَسَى لَاؤُلَ  
 يَا أَوْحِدُ ؟ فَقَالَ : يَا يُونُسُ لَا تَكُونَنَّ مُسْتَبْعَا ، مَنْ تَنَظَّرَ بِرَأْيِهِ هَلَكَ يَمُنْ تَرَفَاخُلَ  
 نَبِيٍّ كَيْسٍ نَبِيٍّ مَلَّ ، وَمَنْ تَرَكَ كِتَابَ اللَّهِ وَقَوْلَ نَبِيِّ كَفَرَ

۱۰۔ یونس بن عبد الرحمن سے مروی ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کیا امر ہے جس سے دو سائیت باری تعالیٰ کی مشنوت کی میں پائی جائے۔ فرمایا اے یونس بدعت پسند نہ بن۔ جس نے احکام دین میں اپنی رائے سے عمل کیا وہ ہلاک ہوا اور جس نے اپنے نبی کے اہلیت کو چھوڑ دیا۔ ہلاک ہوا اور جس نے کتاب خدا اور قول نبی کو ترک کیا وہ کافر ہوا۔

۱۱۔ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الزُّوَّارِ ، عَنْ مُنْشَى الْحَسَاوِ ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ  
 قَالَ : قُلْتُ لَا بِي عَبْدِ اللَّهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ : تَرَدُّ عَلَيْنَا أَشْيَاءُ لَيْسَ نَعْرِفُهَا فِي كِتَابِ اللَّهِ وَلَا سُنَّةٍ فَتَنْظَرُ فِيهَا



قَالَ : لَا : أَمَا إِنَّكَ إِنْ أَصَبْتَ لَمْ تُوجَرْ ، وَإِنْ أَخْطَأْتَ كَذَبْتَ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ .

○ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ ہم پر کبھی ایسے مسائل پیش کئے جلتے ہیں جن کا جواب ہم کو نہ قرآن سے ملتا ہے نہ حدیث میں۔ پس ہم خود ہی غور کر کے جواب دے دیتے ہیں۔ فرمایا خبردار ایسا نہ کرنا۔ اگر تمہارا قیاس ٹھیک ہو تو اس کا اجر ملے گا اور اگر تم نے غلطی کی تو اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولا۔

۱۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ جَبْرِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ، عَنْ قُسَيْبِ بْنِ أَهَانَ الْكَلْبِيِّ ، عَنْ عَبْدِ الرَّحِيمِ الْقَصِيرِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ كُلُّ مَنَفَعَةٍ ضَلَالَةٌ وَكُلُّ ضَلَالَةٍ فِي النَّارِ .

۱۲۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بدعت ضلالت ہے اور ہر ضلالت کا نتیجہ جہنم ہے۔

۱۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَبْرِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ، عَنْ سَاعَةَ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام قَالَ : قُلْتُ : أَسْلَحَكَ اللَّهُ إِنْ تَجَنَّبَ قَسَدًا كَرُمَا عَيْنَدَنَا فَلَا يَرُدُّ عَلَيْنَا شَيْءٌ وَلَا وَعَيْنَدَنَا فَبِذِّ شَيْءٍ مُسْطَرٍّ ذَلِكَ مِمَّا أَنْعَمَ اللَّهُ بِهِ عَلَيْنَا بِكُمْ ثُمَّ يَرُدُّ عَلَيْنَا الشَّيْءَ السَّيِّئَ لَبَسَ عَيْنَدَنَا فَبِذِّ شَيْءٍ مُسْطَرٍّ بَعْضًا إِلَى بَعْضٍ وَوَعَيْنَدَنَا مَا يُشَبِّهُ فَتَقْبِضُ عَلَى أَحْسَنِ ، فَقَالَ : وَمَا لَكُمْ بِالْقِيَاسِ إِنْمَا هَلَكَ مَنْ هَلَكَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِالْقِيَاسِ ثُمَّ قَالَ : إِذَا جَاءَكُمْ مَا تَعْلَمُونَ فَقُولُوا بِهِ وَ إِنْ جَاءَكُمْ مَا لَا تَعْلَمُونَ فَهِيَ وَأَهْوَى بِبَيْدِهِ إِلَى فَبِذِّ . ثُمَّ قَالَ : لَعَنَ اللَّهُ أَبَا حَنِيفَةَ كَانَ يَقُولُ : قَالَ عَلِيُّ : قُلْتُ أَنَا وَ قَالَتِ الصَّحَابَةُ وَ قُلْتُ ، ثُمَّ قَالَ : أَكُنْتُ تَجْلِسُ إِلَيْهِ قُلْتُ : لَا وَلَكِنْ هَذَا كَلَامُهُ ، قُلْتُ : أَسْلَحَكَ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ النَّاسُ بِمَا يَكْتَفُونَ بِهِ فِي عَهْدِهِ قَالَ : بَعْدَ مَا يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ، قُلْتُ : فَضَاعَ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ ، فَقَالَ : لَا هُوَ عَيْنَدَهُ .

○ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہر بدعت ضلالت ہے۔ سماعہ بن مہران نے امام موسیٰ کاظم سے کہا۔ اللہ آپ کی حفاظت کرے۔ جب تک ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو آپ کی امامیت کو یاد کرتے ہیں جو سوال ہم سے کیا جاتا ہے ہم اس کا جواب

ابن اعدیش میں پالتے ہیں جو ہمارے پاس لکھی ہوئی ہیں اور یہ وہ نعمت ہے جو اللہ نے آپ کی بدولت ہم کو دی ہے لیکن بغیر اوقات کوئی ہلکا سا مسئلہ ایسا بھی ہم سے پوچھا جاتا ہے جس کا جواب ابن اعدیش میں ہم کو نہیں ملتا۔ اور ہم ایک دوسرے کو تکتے لگتے ہیں اور دونوں میں شبہات پیدا ہوتے ہیں ہم اس وقت کسی اچھے قیاس سے کام لیتے ہیں۔ فرمایا قیاس سے تمہارا کیا تعلق۔ قیاس کی بنیاد پر تم سے پہلے بہت سے لوگ ہلاک ہو گئے۔ پھر فرمایا جب تمہارا سوال کیا جائے جس کا جواب تم کو معلوم ہے تو اسے بیان کرو اور اگر معلوم نہ ہو تو حضرت نے اپنے دہن مبارک کی طرف اشارہ کیا کہ ہم سے پوچھا کرو۔ پھر فرمایا اللہ لغت کرے ابو حنیفہ پر کہ وہ کہا کرتے تھے علی نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں یعنی میرا قول علی سے بہتر ہے اور صحابہ نے یہ کہا ہے اور میں یہ کہتا ہوں میرا قول ان سے بہتر ہے پھر فرمایا کیا تم اس کے پاس بیٹھا کرتے ہو میں نے کہا نہیں۔ لیکن یہ جافا ہوں کہ وہ ایسی باتیں کرتے ہیں کہ خدا آپ کا نگہبان ہو کیا رسول اللہ نے لوگوں کو اتنا بتایا تھا جو حضرت کے زمانہ میں ان کے لئے کافی ہوتا۔ فرمایا بے شک بتا دیا تھا جس کی ضرورت ان کو قیامت تک ہوگی۔ میں نے کہا کیا اس سے کچھ فائدہ ہو گیا نہ فرمایا نہیں وہ علم اس کے قبل کے یعنی ہمارے پاس ہے۔

۱۴۔ عَنْهُ، عَنْ تَمِيمٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ع يَقُولُ: مَنْ عَلِمَ ابْنَ شُرَيْمَةَ عِنْدَ الْجَامِعَةِ إِمْلَأْهُ دَسُورًا لِقَوْلِهِ ع وَحَلَّ عَلَيَّ عَمَلِي بِبَيْتِهِ إِنْ الْجَامِعَةُ لَمْ تَدْفَعْ لِأَحَدٍ كَلَامًا، فَبِهَا عِلْمُ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ، إِنْ أَصْحَابُ الْقِيَاسِ طَلَبُوا الْعِلْمَ بِالْقِيَاسِ فَلَمْ يَزِدْهُمْ مِنَ الْحَقِّ إِلَّا جُحْدًا، إِنْ دِينُ اللَّهِ لَا يُنْصَبُ بِالْقِيَاسِ.

۱۴۔ راوی کہتے ہیں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا۔ فرمایا کہ ابن شریمہ کا علم (عہد عباسیہ کا فاضل) فاضل ہو گیا جامعہ سے مصنفہ طرہ جس کو لکھو ایسا رسول اللہ نے اپنے ہاتھ سے لکھا علی علیہ السلام نے اس میں کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی تھی جس میں کسی کو کلام کی گنجائش ہو۔ اس میں علم حلال و حرام ہے قیاس کرنے والوں نے علم کو قیاس میں کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ امر حق سے دھوکہ دے دیے گئے۔ خدا کے دین میں قیاس کا دخل نہیں۔

۱۵۔ عَنْ عَبْدِ بْنِ إِسْمَاعِيلَ، عَنِ الْقَضَائِ بْنِ شَاذَانَ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ الْحَجَّاجِ، عَنْ أَبَانِ بْنِ تَنْبَلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع قَالَ: إِنْ السُّنَّةُ لَا تُعَاسَى الْأَثَرُ أَنْ الْمَرْءُ



تَقْضِي سَوْمَهَا وَلَا تَقْضِي صَلَواتَهَا يَا أَبَانُ إِنَّ الشُّنَّةَ إِذَا قَبِيتَ مُعِيقَ الدِّينِ .

۱۵۔ ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شریعت میں قیاس کو دخل نہیں کیا تو نہیں دیکھتا کہ عورت زمانہ حیض کے بعد عدا کرتی ہے مگر نمازیں نہیں۔ حالانکہ نماز روزہ سے افضل ہے۔ جب شریعت میں قیاس کو دخل ہوگا تو دین برباد ہو جائے گا۔

۱۶۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَتَادَةَ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى قَالَ ، سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ مُوسَى عليه السلام عَنِ الْقِيَاسِ فَقَالَ : مَا لَكُمْ وَالْقِيَاسُ ، إِنَّ اللَّهَ لَا يُسْأَلُ كَيْفَ أَحَلَّ وَكَيْفَ حَرَّمَ .

۱۷۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میں نے پوچھا قیاس کے متعلق فرمایا، قیاس سے تمہارا کیا تعلق۔ خدا سے یہ سوال نہیں ہوگا کہ کسی چیز کو حلال کیوں کیا اور حرام کیوں (سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا کہ حلال و حرام کرنے کا وجہ کیا ہے)۔

۱۷۔ عَمَّارُ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ هَارُونَ بْنِ مُسْلِمٍ ، عَنْ مَسْعَدَةَ بْنِ صَدَقَةَ قَالَ : حَدَّثَنِي جَعْفَرُ عَنْ أَبِيهِ عليه السلام أَنَّ عَلِيًّا سَأَلَ اللَّهَ عَلَيْهِ قَالَ : مَنْ نَسَبَ نَفْسَهُ لِلْقِيَاسِ لَمْ يَزَلْ دَهْرُهُ فِي النَّاسِ وَمَنْ دَانَ اللَّهَ بِالرَّأْيِ لَمْ يَزَلْ دَهْرُهُ فِي الرِّيَاسِ . قَالَ : وَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام : مَنْ أَفْنَى النَّاسَ بِرَأْيِهِ فَقَدْ دَانَ اللَّهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فَقَدْ ضَاذَ اللَّهُ حَبْثُ أَحَلَّ وَحَرَّمَ فِيمَا لَا يَعْلَمُ .

۱۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ حضرت علی نے فرمایا جس نے احکام الہیہ میں قیاس کو راہ دی وہ ہمیشہ شبہات میں مبتلا رہا۔ اور جس نے عمل آخرت اپنی رائے اور ہر وی ظن سے کیا۔ وہ ہمیشہ شبہات میں ڈوبا رہا۔ فرمایا امام جعفر صادق نے کہ امامان فرماتے ہیں کہ جو لوگوں کو فتوے دیتا ہے وہ اپنی رائے سے عمل آخرت کرتا ہے اس چیز سے جس کو وہ نہیں جانتا اور جو باوجود جاننے کے ایب کرتا ہے وہ خدا کا مقابلہ کرتا ہے حرام و حلال قرار دینے میں ان چیزوں کے جن کا اس کو علم نہیں۔

۱۸۔ عَمَّارُ بْنُ إِبرَاهِيمَ ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ ، عَنْ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بْنِ يَقُطِينٍ ، عَنْ الْحُسَيْنِ بْنِ مِيثَاقٍ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنَّ إِبْلِيسَ قَاسَ نَفْسَهُ بِآدَمَ فَقَالَ : خَلَقْتَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ ، رَ لَوْ قَاسَ الْجَوْهَرُ الَّذِي خَلَقَ اللَّهُ مِنْهُ آدَمَ

باللہ، کان ذلك أكثر نورا وجميلاً من النور

۱۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ شیطان نے قیاس کیا اپنے نفس کا نفس آدم پر اور کہا تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور آدم کو مٹی سے اس نے قیاس کیا آگ کا مٹی پر۔ اگر وہ قیاس کرتا اس بوہرا جس سے خدا نے آدم کو پیدا کیا تو وہ پاتا اس کو نور اور فیاضی نام سے بہتر۔

۱۹۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ تَهْمُوبِ بْنِ عَيْسَى بْنِ عُبَيْدٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَبِيبِ بْنِ ذُرَّازَةَ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عَنِ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ فَقَالَ: حَلَالٌ مِمَّا حَلَّلَ أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَحَرَامُهُ حَرَامٌ أَبَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ، لَا يَكُونُ غَيْرُهُ وَلَا يَجِيءُ غَيْرُهُ وَقَالَ: قَالَ عَلِيُّ ع: مَا أَحَدٌ ابْتَدَعَ بِنِعْمَةٍ إِلَّا تَرَكَ بِهَا سُنَّةً.

۱۹۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے حلال و حرام کے متعلق پوچھا فرمایا جس کو آنحضرت صلعم نے حلال بتایا ہے وہ قیامت تک حلال ہے اور جسے حرام قرار دیا ہے وہ قیامت تک حرام ہے اس کے سوا اب کوئی شریعت نہ ہوگی اور حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا جس نے شریعت میں کوئی نئی چیز ایجاد کی۔ اس نے رسول خدا کے طریقہ کو بھڑک دیا۔

۲۰۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْعُقَيْلِيِّ، عَنْ عَيْسَى بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: دَخَلَ أَبُو حَنِيفَةَ عَلَى أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ع فَقَالَ لَهُ: يَا أَبَا حَنِيفَةَ، بَلَّغْنِي أَلَا تَقْبَلُ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: لَا تَقْبَلُ فَإِنَّ أَوَّلَ مَنْ قَامَ إِبْلِيسُ جِنٌّ قَالَ خَلَقَنِي مِنْ نَارٍ وَخَلَقْتَ مِنْ طِينٍ فَقَامَ مَا بَيْنَ النَّارِ وَالطِّينِ وَلَوْ قَامَ نُورِيَّةُ آدَمَ بِنُورِيَّةِ النَّارِ عَرَفَ قَضَا مَا بَيْنَ النَّوْرَيْنِ وَصَفَا أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ.

۲۰۔ ابو حنیفہ نے ایک روز امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آئے حضرت نے فرمایا میں نے سنا ہے تم شرع میں قیاس کرنے ہو۔ انھوں نے کہا کہ ہاں فرمایا قیاس نہ کیا کرو۔ سب سے پہلے قیاس کرنے والا ابلیس ہے اس نے کہا تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا ہے اور آدم کو مٹی سے اس نے آگ اور مٹی کے درمیان قیاس کیا مگر قیاس کرتا نورانیت آدم کا آگ پر نور و نور کی نورانیت ظاہر ہو جاتی اور نور کو جو فضیلت نار پر ہے وہ اس سے پوشیدہ نہ رہتی۔



۲۱۔ عَلِيٍّ ، عَنْ ثَمَّوْبِنْ عَيْسَى ، عَنْ يُونُسَ ، عَنْ قُتَيْبَةَ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ  
مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَهُ فِيهَا ، فَقَالَ الرَّجُلُ : أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ كَذَا وَ كَذَا مَا يَكُونُ الْقَوْلُ فِيهَا؟ فَقَالَ لَهُ : مَا  
مَا أَحْبَبْتَ بِيَدِي مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَنَا مِنْهُ أَرَأَيْتَ ؟ فِي شَيْءٍ .

۲۱۔ ایک شخص امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا اس کا ایک مسئلہ پوچھا آپ نے اس کا جواب دیدیا اس نے کہا اگر مسئلہ اس طرح ہوتا تو آپ  
کا جواب کیا ہوتا فرمایا۔ خاموش۔ میں نے جو جواب دیا وہ وہی ہے جو میں نے رسول سے نقل کیا ہے۔ ہم خود اپنی طرف سے نہیں کہتے۔

۲۲۔ حَدَّثَنَا مِنْ أَصْحَابِنَا ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَالِدٍ ، عَنْ أَبِيهِ مُرْسَلًا قَالَ : قَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام  
: لَا تَتَّخِذُوا مِنْ دِينِ اللَّهِ وَلِيَّةً فَلَا تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ فَإِنَّ كُلَّ نَسَبٍ وَ نَسَبٍ وَ كَرَامَةٍ وَ وَلِيَّةٍ وَ  
بَيْعَةٍ وَ شِبْهِهِ مُنْقَطِعٌ إِلَّا مَا أَتَيْتُهُ الْقُرْآنُ .

۲۲۔ محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اخذ احکام شریعت میں خدا کا شریک کسی کو نہ بناؤ۔ ورنہ مومن نہ رہو گے۔ ہر سبب  
نسب و قرابت شرک و بیعت و شبہ ہے روز قیامت کام نہ دے گی مگر وہی چیز جو قرآن سے ثابت ہے۔

## باب بیست و یکم (۲۱)

ہر مسئلہ میں کتاب و سنت کی طرف رجوع کرنا، حلال و حرام اور ہر وہ چیز  
جس کی طرف انسان محتاج ہے کتاب و سنت میں پائی جاتی ہے

۱۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ خَدِيدٍ ، عَنْ مُرَّازِمٍ ، عَنْ أَبِي  
عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ : إِنْ لَمْ يَبْدَأْكَ وَ تَعَالَى أَنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ بَيَانًا كُلِّ شَيْءٍ حَسْبِيَ وَاللَّهُ مَا تَرَكُ  
اللَّهُ شَيْئًا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْعِبَادُ حَسْبِيَ لَا يَسْتَطِيعُ عَبْدٌ يَقُولُ لَوْ كَانَ هَذَا أَنْزَلَ فِي الْقُرْآنِ ، إِلَّا وَفَدَ  
أَنْزَلَهُ اللَّهُ فِيهِ .

۱۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ہر شے کو بیان فرمایا ہے اور جس چیز کے بندے محتاج تھے ان میں سے ایک کو بھی نہیں چھوڑا۔ کوئی یہ کہنے کی طاقت نہیں رکھتا کہ یہ چیز جو قرآن میں نازل کی جاتی ہے آگاہ ہو کہ خدا نے قرآن میں اس کو ضرور نازل کیا ہے۔

۲۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ ثَمَّارِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الشَّيْبِ، عَنْ غَمَرِ بْنِ قَبِي، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمْ يَدْعُ شَيْئًا يَحْتَاجُ إِلَيْهِ الْأُمَّةُ إِلَّا أَنْزَلَهُ فِي كِتَابِهِ وَبَيَّنَّهُ لِرَسُولِهِ عليه السلام وَجَعَلَ لِكُلِّ شَيْءٍ حَدًّا وَجَعَلَ عَلَيْهِ دَلِيلًا يَنْتَبِهُ عَلَيْهِ، وَجَعَلَ عَلَى مَنْ تَعَدَّى ذَلِكَ الْحَدَّ حَدًّا

۱۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا نے کسی ایسی چیز کو قرآن میں نہیں چھوڑا جس کی طرف امت محتاج تھی اس کو اپنی کتاب میں نازل کیا اور اپنے رسول پر ظاہر کر دیا اور ہر شے کی ایک حد قرار دی اور اس پر ایک دلیل بھی قائم کر دی اور غصہ رکھا اس کے لئے جو اس حد سے تجاوز کرے۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ ثَمَّارٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالُونَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: مَا خَلَقَ اللَّهُ حَلَالًا وَلَا حَرَامًا إِلَّا وَلَهُ حَدٌّ كَحَدِّ الدَّارِ، فَمَا كَانَ مِنَ الطَّرِيقِ فَهُوَ مِنَ الطَّرِيقِ، وَمَا كَانَ مِنَ الدَّارِ فَهُوَ مِنَ الدَّارِ حَتَّى أَشَى الْخَدَشَ فَمَا يَوَاهُ وَابْجَلَتْهُ وَنِصْفُ الْبَجَلَةِ.

۲۔ میں نے امام جعفر صادق کو فرماتے ہوئے سنا آپ نے فرمایا کہ خدا نے قرار نہیں دیا حلال و حرام کو مگر ہر ایک کے لئے ایک حد مقرر کی ہے گھر کی حد کی طرح پس جو چیز راہ میں ہے وہ داخل خانہ نہیں بلکہ راہ میں ہے اور جو داخل خانہ ہے ظاہر ہے وہ راہ میں نہیں اور جو حدیث کو کچھ فرج کرے اس کی ایسی ہی سزا ہے جیسے جسم کو مجروح کرنے والے کی بھد زخم ایک تازیانہ یا نصف تازیانہ۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ ثَمَّارِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَسَّامٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: مَا مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَفِيهِ كِتَابٌ أَوْسَنُ

۳۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے ہر وہ چیز جس کی احتیاج لوگوں کو ہوتی ہے کتاب و سنت میں موجود ہے۔

۵۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ثَمَّارِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَسَّامٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ



بن یسّان، عن أبي الجارود قال: قال أبو جعفر عليه السلام: إذا حدّثتكم بشيء فاسألوني من كتاب الله، ثم قال في بعض حديثه: إن رسول الله ﷺ نهى عن القيل والقال، وفساد المال، وكثرة السؤال: فبطل له: يابن رسول الله ﷺ هذا من كتاب الله، قال، إن الله عز وجل يقول: ولا تاتوا الشفهاء أموالكم التي جعل الله لكم قياماً، وقال: ولا تسألوا عن أشياء إن تبد لكم تسؤكم.

۵۔ الامام جعفر علیہ السلام نے فرمایا۔ اگر تمہیں کسی مسئلہ میں شبہ وارد ہو۔ مجھ سے پوچھو کتاب اللہ میں کہاں ہے پھر ایک حدیث میں فرمایا کہ رسول اللہ نے منع کیا ہے۔ قیل وقال اور فساد مال اور کثرت سوال سے۔ کسی نے پوچھا یا بن رسول اللہ یہ کتاب خدا میں کہاں ہے فرمایا خدا فرماتا ہے کہ ان کے زیادہ سرگوشی میں فائدہ نہیں۔ مگر یہ کہ صدقہ یعنی زکوٰۃ وغیرہ کے لئے ہو یا احسان کرنے کے متعلق یا لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کے سلسلے میں اور خدا فرماتا ہے کہ اپنا وہ مال جو تمہارے لئے سرمایہ معاش ہے بے وقوفوں کے حوالے نہ کرو۔ ورنہ وہ تلف کر دیں گے خدا فرماتا ہے چیزوں کے متعلق سوال نہ کرو کہ (بعض چیزیں ایسی ہوں گی) اگر تم پر ظاہر کی گئیں تو تم کو برا معلوم ہوگا۔ امام علیہ السلام نے تینوں باتوں کا جواب آیات قرآنی سے دے دیا۔

۶۔ محمد بن یحییٰ، عن أحمد بن محمد، عن ابن فضال، عن ثعلبة بن ميمون، عن حماد بن عمار، عن المَعْلَى بن خنيس قال: قال أبو عبد الله عليه السلام: ما من أمر يخالف فيه اثنان إلا وله أصل في كتاب الله عز وجل ولكن لا تبلغه عقول الرجال.

۷۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا نہیں ہے کوئی ایسا امر جس میں دو آدمی اختلاف رکھتے ہوں مگر یہ کہ وہ کتاب اللہ میں ہے لیکن لوگوں کی عقل ان تک نہیں پہنچتی۔

۷۔ محمد بن یحییٰ، عن بعض أصحابه، عن هارون بن مسلم، عن مسعدة بن صدقة، عن أبي عبد الله عليه السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: أيها الناس، إن الله تبارك وتعالى أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ الرُّسُلُ بُرْهَانًا وَأُنْزِلَ إِلَيْهِ الْكِتَابُ بِالْحَقِّ وَأَنْتُمْ أَقْبَسُونَ عَنِ الْكِتَابِ وَمَنْ أَنْزَلَهُ وَعَنِ الرُّسُولِ وَمَنْ أَرْسَلَهُ عَلَى جَنَاحٍ فَتَرَى مِنَ الرُّسُلِ طُولَ مَجْعَةٍ مِنَ الْأُمَمِ وَأَنْبَاطَ مِنَ الْجَهْلِ وَاعْتِرَاضَ

مِنَ الْفِتْنَةِ وَانْتِقَاضٍ مِنَ الْمُبْرَمِ وَعَمَىٰ عَنِ الْحَقِّ وَاضْطِافٍ مِنَ الْجَوْرِ وَاسْتِغَاثٍ مِنَ الدِّينِ  
تَلَقَّى مِنَ الْحُرُوبِ عَلَىٰ جِنِّ أَصْفَرٍ مِنْ رِيَاضِ جَنَّاتِ الدُّنْيَا وَ يُبْسٍ مِنْ أَغْصَانِهَا وَ انْتِشَارٍ مِنْ  
وَرَفِهَا وَ يَأْسٍ مِنْ ثَمَرِهَا وَ اغْوَايَ مِنْ مَائِهَا، قَدْ دَرَسَتْ أَعْلَامُ الْهُدَى فَظَهَرَتْ أَعْلَامُ الرَّدَى فَالْذُّنُوبُ  
مُنْهَجِمَةٌ فِي دُجُوبِ أَهْلِهَا مُكْمَرَةٌ بِمُدِيرَةٍ غَيْرِ مُقْبِلَةٍ، تَمَرُّهَا الْفِتْنَةُ وَ طَعَامُهَا الْحَبِئَةُ وَ شِعَارُهَا  
الْخَوْفُ وَ دِنَارُهَا السَّيْفُ، مَرَّ قَتْمٌ كُلُّ مَرَّ قِيٍّ وَقَدْ أَقَمَتْ عِيُونُ أَهْلِهَا وَ أَظْلَمَتْ عَلَيْهِمَا أَيْتَامُهَا، قَدْ نَطَقُوا  
أَرْحَامَهُمْ وَ سَفَكُوا دِمَائَهُمْ وَ دَفَنُوا فِي التُّرَابِ الْمُؤْتَمِرِ قِيَمَتَهُمْ مِنْ أَوْلَادِهِمْ، يَجْنَرُ دُونَهُمْ طَبَبُ الْعَبَسِ  
وَرَفَاهِيَةُ خُفُوضِ الدُّنْيَا، لَا يَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ ثَوَابًا وَلَا يَخَافُونَ وَاعْتَمِدُوا عِقَابَهَا، حَبَسَهُمْ أَغْمَى نَجَسٍ وَ  
مَبِينُهُمْ فِي النَّارِ مَبْلَسٌ فَجَاهُهُمْ بِسَخَةِ مَا فِي السُّخْفِ الْأُولَى وَ تَصْدِيقِ الَّذِي بَيْنَ يَدَيْهِ تَقَبُّلِ الْعَالِ  
مِنْ رَبِّ الْحَرَامِ ذَلِكَ الْقُرْآنُ فَاسْتَطِيقُوا وَلَنْ يَنْطِقَ لَكُمْ أُخْبِرُكُمْ عَنْهُ إِنْ فَبِهِ عِلْمٌ مَلْمُوسٌ وَعِلْمٌ  
مَا جَاءَنِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَ حُكْمٌ مَا بَيْنَكُمْ وَ بَيَانٌ مَا أَسْبَحْتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ قُلُوا مَا نَسُوْنِي  
عَنْهُ لَعَلَّنَاكُمْ.

۱۔ امیر المؤمنین علیہ السلام نے فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ نے تمہاری طرف رسول کو بھیجا اور ان پر کتاب حق نازل کی اور تمہارا پرہیزگار  
کتاب کو جلانے سے اور نہ اس کے نازل کرنے والے کو، نہ رسول سے و نہ اس سے اور نہ اس ذات سے جس نے ان کو رسول بنا کر بھیجا تھا انہیں  
کو اس وقت بھیجا جبکہ رسولوں کی آمد کا سلسلہ قطع ہو گیا تھا اور غفلت لوگوں پر چھائی ہوئی تھی اور جہالت اور فتنوں کا دور  
دعہ تھا اور پیغمبروں کے کاموں سے روگردانی اور غفلت اور انہیں ان کا ظلم و خدک نہایت اور آتشِ حرب کی ہر وقت شعلہ فشاں اور دنیا  
کے باغوں پر بندی چھائی ہوئی ہے اس کی شاخیں سوکھی ہوئی ہیں اس کے پتے بکھرے ہوئے ہیں اس کے پھل ایسی ہیں اس کا پانی زمین کی تہ میں  
گھسا ہوا ہے پتوں کے نشانات مٹے ہوئے ہیں ہلاکت کے نشانات ابھر رہے ہیں۔ دنیا اپنے اہل کے ساتھ ترش لدنی سے منہ چڑھا ہوئے  
ہے پھکڑ جانے والی آگے کو نہ آنے والی اس کے بھل فتنہ میں اس کا کھانا مر رہا ہے۔ اس کا شعارِ ردہ کپڑا جو نیچے پہنا جاتا ہے، فونہ آ  
کا شمار (جو کپڑا اوپر پہنا جاتا ہے) ملوار ہے اس نے اپنے اہل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں اور ان کے ایام  
کو تاریک بنا دیا۔ ان دنیا والوں نے اپنے جسم کو قلعہ کیا تا پس میں خوریزی کی اپنی زندہ لڑکیوں کو زمین میں دبا دیا۔ حالانکہ وہ انہی  
کے اولاد ہیں انھوں نے دنیا میں خوش و راحت کو طلب کیا اور اللہ سے ثواب کی امید نہ رکھی اور اس کے مذاہب سے نہیں ڈرتے ہیں ان کے



زندہ اندھے اور ستمگار ادا ان کے مردہ دوزخی اور نجات سے نا امید، پس اللہ نے حضرت رسول خدا کے لئے ایک دستور جو کتب سابقہ میں تھا اور تصدیق کی اس کی جو سامنے ہے یعنی انجیل اور اس قرآن میں تفصیل ہے حرام اور حلال کی پس اسکی صفتوں کو بیان کر دے۔ وہ تم سے نہیں بڑے گامیں تم کو بخوشیا ہیں کہ اس میں ان چیزوں کا بھی علم ہے جو گنہگاروں ادا ان باتوں کا بھی ہے جو آنے والے ہیں قیامت تک اور تمہارے نزاعات کا فیصلہ بھی ہے۔ ادا جن باتوں سے تم اختلاف کرتے ہو وہ بھی اگر تم مجھ سے ان باتوں کو سیانت کرو تو میں بتا دوں۔

۸۔ تَحْمِذُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ ابْنِ فَضَالٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُمَانَ، عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى بْنِ أُمِّ عَيْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام يَقُولُ: قَدْ وَلَدَنِي رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله وَأَنَا أَعْلَمُ كِتَابَ اللَّهِ وَفِيهِ بَدْءُ الْخَلْقِ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَفِيهِ خَيْرُ السَّمَلَةِ وَخَيْرُ الْأَرْضِ وَخَيْرُ الْجَنَّةِ وَخَيْرُ النَّارِ وَخَيْرٌ مِمَّا كَانَ وَ [خَيْرٌ] مِمَّا هُوَ كَائِنٌ، أَعْلَمُ ذَلِكَ كَمَا أَنْظَرُ إِلَى كَيْفِي، إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ فِيهِ تَيَّانٌ كُلِّ شَيْءٍ

۸۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ میں فرزند رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں میں سب سے زیادہ کتاب خدا کا ہلنے والا ہوں۔ اس میں ابتداء خلق کا حال بھی ہے اور جو قیامت تک ہونے والا ہے وہ بھی اس میں، آسمان کی خبر بھی ہے اور زمین کی بھی، اس میں جنت کی بھی خبر ہے اور دوزخ کی بھی، جو ہو چکا اس کی بھی اور جو ہونے والا ہے اس کی بھی مدیری نظر کے سامنے یہ سب چیزیں ایسی ہی ہیں جیسے میری ہتھیلی میرے سامنے ہے خدا فرماتا ہے اس قرآن میں ہر شے کا بیان ہے۔

۹۔ مِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسَى، عَنْ عَلِيِّ بْنِ النُّعْمَانِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: كِتَابُ اللَّهِ فِيهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَيْرٌ مِمَّا بَعْدَكُمْ وَفَصْلٌ مِمَّا يَنْتَظَرُونَ وَنَحْنُ نَعْلَمُهُ

۹۔ فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے کتاب اللہ میں جو تم سے پہلے ہے اس کی بھی خبر ہے ادا جو تم سے بعد میں ہو گا اس کی بھی اور تمہارے باہمی نزاعات کا فیصلہ بھی ہے ادا یہ سب باتیں جانتے ہیں۔

۱۔ حدیث من اُمد بنا ، عن أحمد بن محمد بن خالد ، عن إسماعیل بن مهران ، عن  
سید بن حمیرة ، عن أبي المغراء ، عن سماعة ، عن أبي الحسن موسى عليه السلام قال : قلت له : أكل  
فيه في كتاب الله وسنة نبيه عليه السلام أو تقولون فيه ؟ قال : بل كل شيء في كتاب الله وسنة  
نبيه عليه السلام .

۱۔ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے میرے پوچھا کیا ہر شے قرآن اور سنت نبوی میں ہے : جو لوگ کہتے ہیں اس میں  
ہر شے ، جو آپ کہتے ہیں کیا وہ بھی ہے : فرمایا ہر شے کتاب اللہ اور احادیث نبوی میں ہے ۔

## باب بست دوم (۲۲) اختلاف حدیث

### « بَابُ اخْتِلَافِ الْحَدِيثِ »

۱۔ علی بن ابراہیم بن ہاشم ، عن أبیه ، عن حماد بن عیسیٰ ، عن ابراہیم بن عمر  
البتائی ، عن أبان بن ابي قیس الہلالی قال : قلت لأمیر المؤمنین عليه السلام : إني  
سمعت من سلمان واليقداد وأبي ذر ثبنا من تفسير القرآن وأحاديث عن نبي الله عليه السلام فترما  
في أيدي الناس ثم سمعت منك تصديق ما سمعت منهم ورأيت في أيدي الناس أشياء كثيرة من  
تفسير القرآن ومن الأحاديث عن نبي الله عليه السلام أتم تخالفونهم فيها وترعون أن ذلك كله  
باطل أفترى الناس يكذبون على رسول الله عليه السلام متعمدين ويفسرون القرآن بأبائهم ؟ قال  
فأقبل علي فقال : قد سألت فافهم الجواب إن في أيدي الناس حفا وباطلا وصدا وكذبا و  
نايغا ومنسوخا وعلما وخاسا ومحكما ومتشابها وحفظا وهما وقد كذب على رسول  
الله عليه السلام على عهد حسي قام خطيبا فقال : أيها الناس قد كثرت على الكذابة فمن كذب  
على متعمدا فلينبوه مفعلة من النار ثم كذب عليه من بعده ، وإنما أناكم الحديث من أربعة



لَيْسَ لَهُمْ خَامِسٌ: رَجُلٌ مُنَافِقٌ يُظَاهِرُ الْإِيمَانَ مُتَصَيِّعًا بِالْإِسْلَامِ لَا يَتَأَنَّمُ وَلَا يَتَعَرَّجُ أَنْ يَكْتِيبَ عَلَى  
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مُتَعَدِّدًا فَلَوْ عَلِمَ النَّاسُ أَنَّهُ مُنَافِقٌ كَذَّابٌ لَمْ يَقْبَلُوا مِنْهُ وَلَمْ يَصَدِّقُوهُ وَلَكِنَّهُمْ  
 قَالُوا هَذَا قَدْ صَحِبَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ وَرَأَاهُ وَسَمِعَ مِنْهُ، وَأَخَذُوا عَنْهُ وَهُمْ لَا يَبْصُرُونَ حَالَهُ وَقَدْ  
 أَخْبَرَهُ اللَّهُ عَنِ الْمُنَافِقِينَ بِمَا أَخْبَرَهُ وَصَفَهُمْ بِمَا وَصَفَهُمْ فَقَالَ عَزَّ وَجَلَّ: «وَإِنَّا رَأَيْنَاهُمْ تَتَّبِعُكَ  
 أَجْسَامُهُمْ وَإِنْ يَقُولُوا تَسْمَعُ لِقَوْلِهِمْ، ثُمَّ يَقُولُوا بَعْدَهُ فَقَدْ بَرَأَ إِلَى أَيْمَةِ الضَّلَاةِ وَالنَّطَاقِ إِلَى  
 النَّارِ بِالزُّورِ وَالْكَذِبِ وَالْبُهْتَانِ قَوْلُهُمْ الْأَقْصَالُ وَحَمَلُوهُمْ عَلَى رِقَابِ النَّاسِ وَأَكَلُوا مِنْهَا دَنَاءًا  
 وَإِنَّمَا النَّاسُ مَعَ الْمُلُوكِ وَالْأَنْبِيَاءِ إِلَّا مَنْ عَصَى اللَّهَ فَبِئْسَ أَهْلًا لِلْأَنْبِيَاءِ. وَرَجُلٌ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ  
 اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَحِيلْهُ عَلَى وَجْهِهِ وَدِيمَ فَبَدَّ لَهُ بِتَقْدِيرِ كَذِبِهِ فَهُوَ فِي يَدَيْهِ يَقُولُ بِهِ وَيَعْمَلُ بِهِ وَ  
 يَزِيدُ يَقُولُ أَنَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ أَنَّهُ وَهُمْ لَمْ يَقْبَلُوهُ وَلَوْ عَلِمَ هُوَ  
 أَنَّهُ وَهُمْ لَرَفَضَهُ. وَرَجُلٌ ثَالِثٌ سَمِعَ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ شَيْئًا أَمَرَهُ بِهِ ثُمَّ نَهَى عَنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ  
 أَوْ سَمِعَهُ يَنْهَى عَنْ شَيْءٍ ثُمَّ أَمَرَ بِهِ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ، فَحَفِظَ مَنْسُوخَهُ وَلَمْ يَحْفَظِ النَّاسِخَ وَلَوْ عَلِمَ  
 أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَرَفَضَهُ وَلَوْ عَلِمَ الْمُسْلِمُونَ إِذْ سَمِعُوهُ مِنْهُ أَنَّهُ مَنْسُوخٌ لَرَفَضُوهُ. وَآخِرُ رَابِعٍ لَمْ يَكْتِيبَ  
 عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ، مُبِغِضٌ لِلْكَذِبِ خَوْفًا مِنَ اللَّهِ وَتَعْظِيمًا لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَمْ يَنْتَهِ بِهَذَا حِفْظُ  
 مَا سَمِعَ عَلَى وَجْهِهِ فَجَاءَ بِهِ كَمَا سَمِعَ لَمْ يَزِدْ فِيهِ وَلَمْ يَنْقُصْ مِنْهُ وَعَلِمَ النَّاسِخَ مِنَ الْمَنْسُوخِ فَعَمِلَ  
 بِالنَّاسِخِ وَرَفَضَ الْمَنْسُوخَ فَإِنَّ أَمْرَ النَّبِيِّ ﷺ مِثْلُ الْقُرْآنِ نَاسِخٌ وَمَنْسُوخٌ وَخَاصٌّ وَعَامٌّ أَوْ  
 مُعْكَمٌّ وَمُتَشَابِهٌ فَكَانَ يَكُونُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الْكَلَامُ لَهُ وَجِهَانِ: كَلَامٌ عَامٌّ وَكَلَامٌ خَاصٌّ  
 مِثْلُ الْقُرْآنِ وَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي كِتَابِهِ: «مَا آتَاكُمْ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ، وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ  
 فَانْتَهُوا»، فَبَيَّنَّ عَلَى مَنْ لَمْ يَعْرِفْ وَلَمْ يَدْرِ مَا عَنِ اللَّهِ بِهِ وَرَسُولِهِ ﷺ. وَلَيْسَ كُلُّ أَصْحَابِ  
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كَانَ يُسَالُّ عَنِ الشَّيْءِ قَبْلَهُمْ وَكَانَ مِنْهُمْ مَنْ يُسَالُّهُ وَلَا يَسْتَفِيهِمْ حَتَّى أَنْ كَانُوا  
 لَيُجِيبُونَ أَنْ يَجِيءَ الْأَعْرَابِيُّ وَالطَّائِرِيُّ فَيَسْأَلُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حَتَّى يَسْمَعُوا وَفَدَّ كُنْتُ أَدْخُلُ عَلَى  
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ كُلَّ يَوْمٍ دَخَلَةً وَكُلَّ لَيْلَةٍ دَخَلَةً فَيُخَلِّبُنِي فِيهَا أَدْرُمَةُ حَيْثُ دَارَ، وَفَدَّعِيهِمْ أَصْحَابُ  
 رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ لَمْ يَمْنَعْ ذَلِكَ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ غَيْرِي، فَرُبَّمَا كَانَ فِي بَيْتِي يَأْتِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ



أَكْثَرُ ذَلِكَ فِي بَيْتِي وَكُنْتُ إِذَا دَخَلْتُ عَلَيْهِ بَعْضَ مَنَازِلِهِ أَخْلَانِي وَأَقَامَ عِنْدِي نِسَاءً مُفْلَاةً يَتَّقِي عِلْمَ مُنْقَرِي  
وَإِذَا أَتَانِي لِلْخُلُوعِ مَعِيَ فِي مَنْزِلِي لَمْ يَقُمْ عِنْدِي فَاطِمَةُ وَلَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي، وَكُنْتُ إِذَا سَأَلَنِي أَجَابَنِي وَإِذَا  
سَأَلَنِي عَنْهُ وَلَيْسَتْ مَسْأَلِي ابْتِدَائِي فَمَا تَزَلُّ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ آيَةً مِنَ الْقُرْآنِ إِلَّا أَفْرَأُهَا وَ  
أَعْلَمُهَا عَلَيَّ فَكُتِبَتْهَا بِخَطِّي وَعَلَّمَنِي تَأْوِيلَهَا وَتَفْسِيرَهَا وَنَاسِخَهَا وَمَنْسُوخَهَا وَ مُحْكَمَهَا وَمُنْشَأَهَا  
وَخَاصَّهَا وَغَامِضَهَا وَدَعَا اللَّهَ أَنْ يُطِيبَنِي قَهْمَهَا وَحِفْظَهَا فَمَا نَسِيتُ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللَّهِ وَلَا عَلِمْتُ أَمَلًا  
عَلَيَّ وَكُتِبَتْ مِنْهُ دَعَا اللَّهَ لِي بِمَادَعَاتِهِ مَا تَرَكَ قَبِيضًا عَلَّمَهُ اللَّهُ مِنْ حَلَالٍ وَلَا حَرَامٍ وَلَا أَمْرٍ وَلَا نَهْيٍ  
كَانَ أَوْ يَكُونُ وَلَا كِتَابٍ مُنْزَلٍ عَلَى أَحَدٍ قَبْلَهُ مِنْ طَاعَةٍ أَوْ مَعْصِيَةٍ إِلَّا عَلَّمَنِيهِ وَحِفْظَهُ فَلَمْ أَنْسَ  
حَرْفًا وَاحِدًا، ثُمَّ وَضَعَهُ يَدُهُ عَلَى صَدْرِي وَدَعَا اللَّهَ لِي أَنْ يَمْلَأَ قَلْبِي عِلْمًا وَقَهْمًا وَحُكْمًا وَنُورًا فَقُلْتُ:  
يَا نَبِيَّ اللَّهِ يَا أَبَايَ أَنْتَ دَأَيْتَنِي مُنْذِرَاتٍ لِي بِمَادَعَاتِهِ لَمْ أَنْسَ قَبِيضًا وَكَلِمَةً مِنْهُ فَنِي وَلَمْ أَكُتِبْ أَذًى خَوْفٌ  
عَلَيَّ النَّسْيَانُ فِيمَا بَعْدَهُ فَكُنْتُ: لَا أَسْتُ أَتَخَوَّفُ عَلَيْكَ النَّسْيَانُ وَالْجَهْلُ.

۱۔ سلیم بن قیس ہلال سے مروی ہے کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے کہا کہ میں نے سلمان و مقداد و ابو ذر  
سے تفسیر قرآن اور حدیث نبوی کے متعلق ایسی چیزیں سنی ہیں جو بالکل الگ ہیں ان چیزوں سے جو تفسیر قرآن کے متعلق عام  
لوگ بیان کرتے ہیں آپ حضرات کا گمان یہ ہے کہ وہ سب باطل ہیں تو کیا یہ سب لوگ رسول اللہ پر جھوٹ پوساتے ہیں  
عمر ا اور قرآن مجید کی تفسیر انہی سے کرتے ہیں۔

امیر المومنین نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ تم نے جو سوال کیا اس کا جواب سنو، لوگوں کے ہاتھوں میں  
حق و باطل ہے اور صدق و کذب ہے اور ناسخ و منسوخ اور عام و خاص حکم اور تشابہ اور حفظ و دہم اور لوگوں نے  
رسول اللہ کے زمانہ میں مان پر جھوٹ بولا آپ نے خطبہ میں فرمایا۔ لوگو! میرے اوپر بہت جھوٹ بولا جا رہا  
ہے۔ پس جس نے مجھ پر عدا جھوٹ بولا۔ اس کی جگہ جہنم ہے اور حضرت کے بعد بھی آپ پر جھوٹ بولا گیا۔

تمہارے پاس احادیث چار طریقے سے پہنچی ہیں ان کے علاوہ پانچواں طریقہ نہیں، اول مرد منافق سے جو ایمان  
کو ظاہر کرتا ہے اور تصنع سے اسلام قبول کئے ہوئے ہے وہ رسول پر عدا جھوٹ بولنے کو نہ گناہ سمجھتا ہے نہ اس میں  
کوئی خرابی سمجھتا ہے اگر لوگ سمجھتے کہ یہ بڑا منافق اور جھوٹا ہے تو اس کی بات قبول نہ کرتے اور اس کی تصدیق



نہ کرتے۔ لیکن انھوں نے تو یہ کہا۔ یہ رسول اللہ کا صحابی ہے اس نے حضرت کو دیکھا ہے اور ان سے احادیث کو سننے کے لئے یہاں آئے ہیں اور وہ اس کے حال سے واقف نہ تھے اور منافقوں کے بارے میں اللہ نے جو خبر دی ہے وہ دی ہے اور جو اوصاف ان کے بیان کئے ہیں وہ کئے ہیں فرماتا ہے جب رسول تم ان کو دیکھتے ہو تو ان کے بھاری بھرکم ڈیل تم کو تعجب میں ڈال دیتے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ تم ان کی باتیں سنو یہ کہ وہ آنحضرت کے بعد بھی باقی رہا۔ اب انھوں نے آئمہ ضلالت سے تقرب حاصل کیا اور جہنم کی طرف مکر و فریب سے بلائیواہیں سے ہالے اور حکومت ان کے سپرد کر دی اور لوگوں کی گردنوں پر انھیں سوار کر دیا اور ان سے مل کر خوب خوب مزے اڑائے لوگ تو بادشاہان دنیا کے ساتھ ہو ہی جایا کرتے ہیں۔ مگر وہ جسے خدا بچائے ہیں یہ چار میں کا ایک کا گروہ ہے۔

اور دوسرا وہ ہے جس نے رسول اللہ سے کسی بات کو سنا لیکن اس کو پوری طرح یاد نہ رکھا اور وہ ہم کو اس میں دخل دیا اور عداً جھوٹ نہ بولا۔ پس یہ حدیث اس کے پاس ہے اور وہ اس پر عمل بھی کرتا ہے اور دوسرے اس کی روایت بھی کرتا ہے اور کہتا ہے میں نے حضرت رسول خدا سے ایسا سنا۔ پس اگر مسلمانوں کو معلوم ہوتا کہ وہ از روئے وہم گمان ایسا کہہ رہا ہے اسے صحیح حدیث یاد نہیں تو وہ اس کی بات کو نہ مانتا اور اگر وہ خود جانتا کہ غلط بیانی کر رہا ہے اور متنبہ ہے وہم ہے تو اس کو خود ہی نہ بیان کرتا۔

اتیسرا وہ ہے کہ جس نے رسول سے ایک ایسی حدیث کو سنا جس میں حضرت نے کسی چیز کا حکم دیا تھا اس کے بعد اس کی نہیں بھی فہمی تھی لیکن اس کو اس کا علم نہ ہوا۔ پس اس نے حکم منسوخ کو تو یاد کر لیا اور ناسخ کو یاد نہ رکھا۔ اگر اس کو علم ہوتا کہ یہ حکم منسوخ شدہ ہے تو وہ اس کا بیان ترک کر دیتا اور اگر مسلمان یہ جان لیتے کہ یہ منسوخ حکم حدیث بیان کر رہا ہے تو وہ اس پر عمل ترک کر دیتے۔

چوتھا وہ ہے جس نے رسول اللہ پر جھوٹ نہیں بولا۔ اسے جھوٹ سے عداوت ہے وہ اللہ سے خوف کرتا ہے اور رسول کی عظمت ان کے دل میں ہے اور وہ نہیں بھولا اس کو جو رسول سے سنا ہے اور اچھی طرح سے یاد بھی ہے پس جیسا رسول سے سنا ہے ویسا ہی بیان کرتا ہے نہ اس میں کچھ زیادہ کرتا ہے نہ کم۔ وہ ناسخ و منسوخ کا علم لکھتا ہے پس ناسخ پر عمل کرتا ہے اور منسوخ کو ترک کرتا ہے۔

حضرت رسول خدا کے احکام بھی قرآن کی طرح ہیں جو ناسخ بھی ہیں منسوخ بھی، خاص بھی ہیں اور عام بھی، حکم

بھی ہیں اور متشابہ بھی، کبھی رسول کے کلام کی دو سورتیں ہوتی ہیں، کلام عام اور کلام خاص قرآن کی طرح اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں فرماتا ہے رسول جو تم کو دیں اسے لے لو، اور جس سے منع کریں اس سے رک جاؤ یہ امر ان لوگوں پر مشتبہ ہو گیا جنہوں نے نہ جانا اور نہ سمجھا کہ اللہ اور اس کے رسول کا مقصد اس سے کیا ہے۔

اور آنحضرت کے تمام اصحاب ایسے نہ تھے کہ جو سوال کرتے ہوں، اس کے جواب کو سمجھ بھی لیتے ہوں بعض ایسے بھی تھے سوال تو کرتے تھے مگر سمجھنا نہیں چاہتے تھے۔ یہاں تک کہ وہ چاہتے تھے کہ کوئی بدو عرب یا اجنبی مسافر آجائے اور وہ رسول سے سوال کرے تو حضرت کے جواب کو ہم سنیں کیونکہ خود بار بار سوال نہیں کر سکتے تھے اور میرا یہ حال تھا کہ میں دن اور رات میں جب چاہتا حضرت کی خدمت میں حاضر ہوتا۔ حضرت مجھ سے تخلیہ فرماتے اور جو حضرت بیان فرماتے میں اس کو اپنے دل میں جگہ دیتا جاتا۔

اصحاب اس بات کو جانتے تھے کہ آنحضرت میرے سوا کسی اور کے ساتھ ایسا نہیں کرتے تھے بسا اوقات یہ عمل میرے گھر میں ہوتا تھا جب حضرت میرے گھر میں تشریف لاتے تو زیادہ وقت خلوت میں گزارتے اور ادراج ہمارے پاس سے ہٹ جاتیں۔ میرے سوا کوئی حضرت کے پاس نہ رہتا اور جب میرے گھر میں خلوت ہوتی تو نہ ناظر الگ ہوتیں اور نہ میرا کوئی لڑکا۔ جب میں حضرت سے سوال کرتا تو مجھے جواب دینے اور جب میں چپ ہو جاتا اور سوالات ختم ہو جاتے تو حضرت ابتدا کرتے۔

قرآن کی کوئی آیت رسول اللہ پر ایسی نازل نہیں ہوتی کہ حضرت نے مجھے پڑھ کر نہ سنائی ہو اور اسے لکھوایا نہ ہو میں نے اپنے ہاتھ سے اسے لکھا ہے۔

اور مجھے تعلیم کی ہر آیت کی تاویل اور تفسیر اور اس کا ناسخ اور منسوخ اور محکم و متشابه اور خاص و عام، اور حضرت نے دعا کی کہ وہ مجھے اس کے سمجھنے اور حفظ کرنے کی صلاحیت عطا فرمائے۔ پس کتاب خدا کی کوئی آیت میں نہیں بھولا اور نہ اس چیز کو جو رسول اللہ نے لکھوائی اور میں نے لکھی اور دعا کی۔ آنحضرت نے میرے لئے جو دعا کی، آنحضرت کو علم خدا سے جو ملا اس میں سے کوئی چیز میرے لئے بغیر بتائے نہ چھوڑی، حلال سے ہو یا حرام سے امر سے ہو یا نہی سے، طاعت سے ہو یا معصیت سے میں نے اسے سیکھا ہے اور حفظ کیا ہے اور ایک حرف تک اس کا نہیں بھولا۔

پھر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا اور اللہ سے میرے لئے دعا کی کہ وہ میرے قلب کو علم و فہم و حکمت و نور سے پُر کرے۔ میں نے کہا یا نبی اللہ میرے ماں باپ آپ پر خدا ہوں جب سے آپ نے دعا کی ہے میں کوئی بات نہیں



بھولا۔ اور جس چیز کو میں نے نہیں لکھا اسے فراموش نہیں کیا کیا آپ کو یہ خوف ہے کہ بعد میں بھول جاؤں گا۔ فرمایا نہیں۔ مجھے تمہارے متعلق نسیان و جہل کا خوف ہی نہیں ہوتا۔

۲۔ عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ قَتَرٍ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْخَرَّازِيِّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرُدُّونَ عَنْ فُلَانٍ وَ فُلَانٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ لَا يُشْهِمُونَ بِالْكَذِبِ فَيُجِيبُ مِنْكُمْ خِلَافَهُ؟ قَالَ: إِنَّ الْحَدِيثَ يُنْسَخُ كَمَا يُنْسَخُ الْقُرْآنُ.

۱۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ کچھ لوگ روایت کرتے ہیں اصحاب کے ایک سلسلہ کے ساتھ رسول اللہ سے جو نہ کہ وہ حدیث متواتر ہوتی ہے۔ لہذا ہم ان راویوں کو دروغ گو نہیں کہہ سکتے۔ لیکن آپ سے سُننے میں تو وہ ان کی بیان کردہ حدیث کے خلاف ثابت ہوتے ہیں فرمایا آیات قرآنی کی طرح احادیث بھی منسوخ الحکم ہوتی ہیں۔

۳۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ ابْنِ أَبِي تَجْرَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ، عَنْ مَنْصُورِ بْنِ حَازِمٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: مَا بَالِي أَسْأَلُكَ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَتُجِيبُنِي فِيهَا بِالْجَوَابِ ثُمَّ يُجِيبُكَ غَيْرِي فَتُجِيبُهُ فِيهَا بِجَوَابٍ آخَرَ؟ فَقَالَ: إِنَّا نُجِيبُ النَّاسَ عَلَى الزِّيَادَةِ وَالنَّقْصَانِ، قَالَ: قُلْتُ: فَأَخْبِرْنِي عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ سَدَقُوا عَلَى نَهْجٍ أَمْ كَذَبُوا؟ قَالَ: بَلْ سَدَقُوا، قَالَ: قُلْتُ: فَمَا بِالْهِمُّ اخْتَلَفُوا؟ فَقَالَ: أَمَا تَعْلَمُ أَنَّ الرَّجُلَ كَانَ يَأْتِي رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَسْأَلُهُ عَنِ الْمَسْأَلَةِ فَيُجِيبُهُ فِيهَا بِالْجَوَابِ ثُمَّ يُجِيبُهُ بَعْدَ ذَلِكَ مَا يَنْسَخُ ذَلِكَ الْجَوَابَ فَتَنْسَخُ لِأَحَادِيثُ بَعْضُهَا بَعْضًا.

۳۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے کہ ایک مسئلہ جب میں آپ سے پوچھتا ہوں تو آپ مجھے اس کا جواب دیتے ہیں، پھر میرا غیر جب آپ سے یہی مسئلہ پوچھتا ہے تو آپ اس کو دوسرا جواب دیتے ہیں۔ فرمایا، ہم جواب دیتے ہیں لوگوں کو کبھی زیادتی کے ساتھ اور کبھی کمی کے ساتھ، میں نے کہا اس بناء

پر کہ آنحضرتؐ نے کم و بیش بیان نہیں کیا اور اصحاب نے ایسا کیا تو انھوں نے رسولؐ کے متعلق سچ کہا یا جھوٹ، فرمایا سچ کہا۔ میں نے کہا جب ان کے بیان میں اختلاف ہے، ایک کہتا ہے رسولؐ نے یہ بیان فرمایا ہے دوسرا کہتا ہے یہ، تو پھر کیا صورت ہوگی، فرمایا۔ تم نہیں جانتے کہ ایک شخص رسولؐ کے پاس آتا ہے اور ایک مسئلہ دریافت کرتا ہے آپ اس کا جواب دے دیتے ہیں۔ اس کے بعد وہی الہی اس حکم منسوخ کر دیتی ہے اس کے بعد ایک دوسرا شخص آتا ہے اور وہی بات پوچھتا ہے آپ اس کو ناسخ حکم بتاتے ہیں چونکہ ایک حدیث دوسری حدیث کی ناسخ ہو جاتی ہے لہذا اصحاب کے بیان میں اختلاف ہو جاتا ہے۔

۴۔ عَلِيُّ بْنُ قَتَادَةَ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ ابْنِ مَجْبُوبٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ رِثَابٍ، عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ لِي: يَا زِيَادُ! مَا تَقُولُ لَوَأْتَيْنَا رَجُلًا مِمَّنْ يَقُولُ نَا بِشَيْءٍ مِنَ النَّبِيِّ قَالَ: قُلْتُ لَهُ: أَنْتَ أَعْلَمُ جُعِلْتُ فِدَاكَ، قَالَ: إِنْ أَخَذَ بِهِ فَهُوَ خَيْرٌ لَهُ وَأَعْظَمُ أَجْرًا. وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: إِنْ أَخَذَ بِهِ أَوْجَرَ إِنْ تَرَكَهُ وَاللَّهِ أَتَمُّ.

۴۔ ابو عبیدہ سے مروی ہے کہ امام محمد باقرؑ نے مجھ سے کہا "مے زیاد (نام ابو عبیدہ) تم کیا کہتے ہو اس معاملے میں کہ ہم فتویٰ دیں۔ اپنے دوستوں میں سے کسی ایک کو ایسے ارکا جس میں تقیہ ہو۔ میں نے کہا فرزند رسولؐ آپؐ بہتر مانتے ہیں فرمایا اگر وہ اس پر عمل کرے گا تو اس کے لئے بہتر ہوگا اور باعث اجر عظیم، اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اس پر عمل کرے گا تو اجر بڑے گا اور اگر ترک کرے گا تو وہ گنہگار ہوگا۔

۵۔ أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ، عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ مَيْمُونٍ، عَنْ زُرَّادَةَ بْنِ أَعْيَنَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَأَلْتُهُ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَأَجَابَنِي ثُمَّ جَاءَهُ رَجُلٌ فَسَأَلَهُ عَنْهَا فَأَجَابَهُ بِخِلَافِ مَا أَجَابَنِي ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ آخَرُ فَأَجَابَهُ بِخِلَافِ مَا أَجَابَنِي وَ أَجَابَ صَاحِبِي فَلَمَّا خَرَجَ لِلرَّجُلَيْنِ قُلْتُ: يَا بَنِي رَسُولِ اللَّهِ! رَجُلَانِ مِنَ أَهْلِ الْإِمْرَاقِ مِنْ شَيْعَتِكُمْ قِيَمَا يَتَنَازَعَانِ فَأَجَبْتَ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا بِغَيْرِ مَا أَجَبْتَ بِهِ صَاحِبَهُ فَقَالَ: يَا زُرَّادَةُ! إِنْ هَذَا خَيْرٌ مِنَّا وَأَهْوَى



لَنَا وَلَكُمْ وَتَوَاجَعْتُمْ عَلَى أَمْرِ وَاحِدٍ لَمَذَقْتُكُمْ النَّاسَ عَلَيْنَا وَ لَكُنْ أَقْلٌ لِبَقَائِنَا وَ بَقَائِكُمْ .  
 قَالَ : ثُمَّ قُلْتُ لَا هِيَ عَبْدُ اللَّهِ ﷺ : شِيعَتُكُمْ لَوْ حَمَلْتُمُوهُمْ عَلَى الْأَسِنَّةِ أَوْ عَلَى النَّارِ لَمَضَوْا وَهُمْ  
 يَخْرُجُونَ مِنْ عِنْدِكُمْ مُخْتَلِفِينَ ، قَالَ : فَأَجَابَنِي بِمِثْلِ جَوَابِ أَبِيهِ .

۵۔ زدارہ بن اعین سے مروی ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام سے میں نے ایک مسئلہ پوچھا۔ حضرت نے اس کا جواب دیا۔ پھر ایک اور شخص آیا اور یہی مسئلہ پوچھا۔ آپ نے میرے جواب کے علاوہ جواب دیا۔ پھر ایک اور شخص آیا۔ اس کو میرے جواب سے علیحدہ جواب دیا اور دوسرے کے جواب سے بھی الگ۔ جب وہ دونوں آدمی چلے گئے تو میں نے کہا یا بن رسول اللہ یہ دونوں عراقی آپ کے پرانے شیعوں ہیں سے ہیں ان سوالوں کے جواب آپ نے الگ الگ کیوں دیئے۔ فرمایا۔ اے زدارہ یہی بہتر ہے ہمارے اور تمہارے لئے۔ اگر تم ایک ہی امر پر جمع ہو جاؤ۔ تو مخالف تم کو مجلس سے نکال دیں گے اور پھر تم ہمارے پاس۔ کہتے آؤ گے کہ خروج کیجئے۔ اس طرح ہمارا اور تمہارا دنیا میں رہنا کم ہو جائے گا۔ اس کے بعد میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ آپ کے شیعہ ایسے پکے ہیں کہ اگر آپ حکم دیں کہ جنگ میں نيزوں پر سینے تان دیں یا آگ میں کود پڑیں تو وہ آپ کے حکم سے منہ نہ پھیریں گے پھر کیا وجہ کہ آپ سے مختلف جواب سنیں، پس حضرت نے وہی جواب دیا جو ان کے والد ماجد نے دیا تھا۔

۶۔ عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَسَّانٍ ، عَنْ نَصْرِ بْنِ الْخَنَعِيِّ قَالَ :  
 سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : مَنْ عَرَفَ أَنَا لَا تَقُولُ إِلَّا حَقًّا فَلْيَكْتَفِ بِمَا يَعْلَمُ مِنَّا فَإِنْ سَمِعَ مِنَّا  
 خِلَافَ مَا يَعْلَمُ فَلْيَعْلَمْ أَنَّ ذَلِكَ دِفَاعٌ مِنَّا عَنْهُ .

۶۔ میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام کو فرماتے سنا۔ جو شخص یہ جانتا ہے کہ ہم نہیں کہتے۔ مگر حق تو اس کو چاہیے کہ اکتفا کرے اس پر جو ہم سے جانتا ہے۔ اور اگر ہم سے کوئی بات ایسی سنی ہے جو حکم خدا کے خلاف ہو تو سمجھے کہ ہم نے تم سے دشمنوں کے ضرر کا دفع چاہا ہے یعنی بصورت تقیہ اس کو بیان کیا ہے۔

۷۔ عَنْ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ ، عَنْ أَبِيهِ ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى وَ الْحَسَنِ بْنِ مَخْبُوبٍ جَمِيعًا ، عَنْ  
 سَمَاعَةَ ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ ﷺ قَالَ : سَأَلْتُ عَنْ رَجُلٍ اخْتَلَفَ عَلَيْهِ رَجُلَانِ مِنْ أَهْلِ دِينِهِ فِي أَمْرِ

کِلَاهُمَا يَرْوِيهِمَا أَحَدُهُمَا بِأَمْرٍ بِأَخْبَرٍ بِنَهْأٍ عَنْهُ، كَيْفَ يَصْنَعُ؟ فَقَالَ: يُرْجِيهِ حَتَّى يَلْقَى مَنْ يُخْبِرُهُ، فَهُوَ فِي سَعَةِ حَتَّى يَلْقَاهُ؛ وَفِي رِوَايَةٍ أُخْرَى: بِأَيْتِمَا أَخَذْتَ مِنْ بَابِ التَّسْلِيمِ وَسِعَكَ.

۷۔ روایت ہے امام جعفر صادق علیہ السلام ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے دو دینی بھائیوں نے ایک امر کے متعلق دو مختلف حدیثیں بیان کیں ایک سے کرے کا حکم ثابت ہوتا ہے۔ دوسرے سے نہیں۔ ایسی صورت میں وہ کیا کرے۔ فرمایا۔ اس کو چاہیے کہ عمل میں تاخیر کرے۔ یہاں تک کہ ایسے شخص سے ملے جو امر واقع سے آگاہ کر دے۔ اس کے ملنے تک تاخیر عمل جائز ہوگی۔

اسی ایک اور روایت میں صاحب الزمان علیہ السلام سے ہے کہ ان دونوں روایتوں میں سے کسی ایک پر عمل کرے اس اعتبار سے کہ امام مقرر صلاۃ کا قول ہے نہ اس اعتبار سے کہ ایک قول کو دوسرے پر ترجیح دے کر۔

۸۔ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ الْمُخْتَارِ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: أَرَأَيْتَ لَوْ حَدَّثَكَ بِحَدِيثِ النَّاسِ ثُمَّ جِئْتَنِي بِحَدِيثٍ يَخِلَا فِيهِ بِأَيْتِمَا كُنْتَ تَأْخُذُ، قَالَ: قُلْتُ: كُنْتُ آخِذٌ بِالْأَخِيرِ؛ فَقَالَ لِي: رَحِمَكَ اللَّهُ.

۸۔ امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شیعہ سے فرمایا کہ اگر میں تم سے اس سال ایک حدیث بیان کروں اور دوسرے سال جب آؤ تو اس کے خلاف بیان کروں تو تم کس پر عمل کرو گے۔ میں نے کہا کہ آخر والی پر، امام نے فرمایا۔ اللہ تم پر رحم کرے گا۔ (یعنی پہلی روایت بنابر ترقیہ تھی۔)

۹۔ وَ عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ مَرْثُورٍ، عَنْ يُونُسَ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ قُرْدَوَيْهِ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ خُنَيْسٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِذَا جَاءَ حَدِيثٌ عَنْ أَوْلِيائِكُمْ وَحَدِيثٌ عَنْ آخِرِكُمْ بِأَيْتِمَا نَأْخُذُ، فَقَالَ: خُذُوا بِهِ حَتَّى يَبْلُغَكُمْ عَنِ الْحَيِّ فَإِنْ بَلَغَكُمْ عَنِ الْحَيِّ فَخُذُوا بِقَوْلِهِ قَالَ: ثُمَّ قَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام: إِنَّا وَاللَّهِ لَا نَدْخِلُكُمْ إِلَّا فِيمَا يَسَعُكُمْ، وَفِي حَدِيثٍ آخَرَ: خُذُوا بِالْأَخْتِ.

۹۔ راوی کہتا ہے میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا کہ اگر کوئی حدیث ہم سے پہلے اماموں سے پہنچے۔ مثلاً امام زین العابدین سے اور دوسری ان کے بعد والے امام سے امام محمد باقر تو ہم کس پر عمل کریں۔ فرمایا اہل



کر دے بعد ولی پر جب تک کہ زندہ امام سے دوسری حدیث تم تک پہنچے جب یہ زندہ امام سے ملے تو اس پر عمل کرو۔ پھر امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: ہم نے بعد والے امام اور زندہ امام کے قول پر عمل کرنے کو اس لئے کہا کہ ہم ہر ضرر کو تم سے دود رکھنا چاہتے ہیں اور اگر احتمال ضرر نہ ہو تو جس پر چاہو عمل کرو اور ایک روایت میں ہے کہ جو تازہ تر حدیث ہو اس پر عمل کرو۔

۱۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَيْسَى ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُسَيْنِ ، عَنْ عُمَرَ بْنِ حَنْظَلَةَ قَالَ : سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام عَنْ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِنَا بَيْنَهُمَا مُنَازَعَةٌ فِي دِينٍ أَوْ مِيرَاثٍ فَتَحَاكَمَا إِلَى السُّلْطَانِ وَ إِلَى الْقَضَاوِ أَيْحُلُ ذَلِكَ ؟ قَالَ : مَنْ تَحَاكَمَ إِلَيْهِمْ فِي حَقٍّ أَوْ بَاطِلٍ فَإِنَّمَا تَحَاكَمُ إِلَى الطَّاغُوتِ وَمَا يَحْكُمُ لَهُ فَإِنَّمَا يَأْخُذُ بِحُكْمِنَا وَإِنْ كَانَ حَقًّا فَإِنَّمَا لَهُ أَنْ يَأْخُذَ بِحُكْمِ الطَّاغُوتِ وَقَدْ أَمَرَ اللَّهُ أَنْ يَكْفُرَ بِهِ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى : دُرِّدُونْ أَنْ يَتَحَاكَمُوا إِلَى الطَّاغُوتِ وَقَدْ أُمِرُوا أَنْ يَكْفُرُوا بِهِ .

قُلْتُ : فَكَيْفَ يَصْنَعَانِ ؟

قَالَ : يُنْتَظَرُ إِنْ إِلَى مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مِمَّنْ قَدْ رَوَى حَدِيثَنَا وَ نَظَرَ فِي حَالِنَا وَ حَرَامِنَا وَ عَرَفَ أَحْكَمَنَا فَلْيَرْضَوْا بِهِ حَكْمًا فَإِنِّي قَدْ جَعَلْتُهُ عَابِكُمْ حَاكِمًا فَإِذَا حَكَمَ بِحُكْمِنَا فَلَمْ يَقْبَلْهُ مِنْهُ فَإِنَّمَا اسْتَخَفَّ بِحُكْمِ اللَّهِ وَعَلَيْنَا رَدُّ وَ الرَّادُّ عَلَيْنَا الرَّادُّ عَلَى اللَّهِ وَ هُوَ عَلَى حَدِّ الشَّرِكِ بِاللَّهِ . قُلْتُ : فَإِنْ كَانَ كُلُّ رَجُلٍ اخْتَارَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِنَا فَرَضِيًا أَنْ يَكُونَا النَّاطِرَيْنِ فِي حَقِّهِمَا وَ اخْتَلَفَا فِيمَا حَكَمَا وَ كِلَاهُمَا اخْتَلَفَا فِي حَدِيثِكُمْ ؟ قَالَ : الْحُكْمُ مَا حَكَمَ بِهِ أَهْلُهُمَا وَ أَفْقَهُمَا وَ أَصْدَقُهُمَا فِي الْحَدِيثِ وَ أَوْعَمُّهُمَا وَ لَا يَلْتَوِي إِلَى مَا يَحْكُمُ بِهِ الْآخَرُ .

قَالَ قُلْتُ : فَإِنَّمَا عَدْلَانِ مَرْضِيَانِ عِنْدَ أَصْحَابِنَا لَا يُفْضَلُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا عَلَى الْآخَرِ قَالَ فَقَالَ : يُنْتَظَرُ إِلَى مَا كَانَ مِنْ رِوَايَتِهِمَا عَمَّا فِي ذَلِكَ الَّذِي حَكَمَا بِهِ الْمُجْتَمِعُ عِنْدَهُ ، نَأْصَحَابُكَ فَيُؤْخَذُ بِهِ مِنْ حُكْمِنَا وَ يُتْرَكُ الشَّاذُّ الَّذِي لَيْسَ بِمَشْهُورٍ عِنْدَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّ الْمُجْتَمِعَ تَدْبِيرُهُ لَارِيبَ

فَبِهِ وَ إِنَّمَا الْأُمُورُ ثَلَاثَةٌ : أَمْرٌ بَيْنَ رُشْدِهِ وَ قَبِيحٍ ، وَ أَمْرٌ بَيْنَ غَيْبِهِ وَ جَبْتٍ وَ أَمْرٌ مُشْكِلٌ يَرُدُّ  
 عَلَيْهِ إِلَى اللَّهِ وَ إِلَى رَسُولِهِ ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : حَالٌ بَيْنَ وَ حَرَامٌ بَيْنَ وَ شُبُهَاتٌ بَيْنَ ذَلِكَ فَمَنْ تَرَكَ  
 الشُّبُهَاتِ نَجَا مِنَ الْمُحَرَّمَاتِ ، وَ مَنْ أَخَذَ بِالشُّبُهَاتِ ارْتَكَبَ الْمُحَرَّمَاتِ وَ هَلَكَ مِنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُ ،  
 قُلْتُ : فَإِنْ كَانَ الْخَبْرَانِ عَنْكُمَا مَشْهُورَيْنِ قَدْ رَوَاهُمَا الثَّقَاتُ عَنْكُمْ ؟  
 قَالَ : يُنْتَظَرُ فَمَا وَافَقَ حُكْمُ الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ وَ خَالَفَ الْعَامَّةُ فَيُؤْخَذُ بِهِ وَ يُتْرَكُ مَا  
 خَالَفَ حُكْمُ الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ وَ وَافَقَ الْعَامَّةُ .  
 قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ الْقَبِيحَانِ عَرَفَا حُكْمَهُ مِنَ الْكِتَابِ وَ السُّنَّةِ وَ وَجَدْنَا  
 أَحَدَ الْخَبَرَيْنِ مُوَافِقًا لِلْعَامَّةِ وَ الْآخَرَ مُخَالِفًا لَيْسَ بِأَيِّ الْخَبَرَيْنِ يُؤْخَذُ ؟  
 قَالَ : مَا خَالَفَ الْعَامَّةَ فَبِهِ الرَّ شَاءُ .  
 قُلْتُ : جُعِلَتْ فِدَاكَ فَإِنْ وَافَقَهُمَا الْخَبْرَانِ جَمِيعًا .  
 قَالَ : يُنْتَظَرُ إِلَى مَا هُمْ بِالْبَرِّ أَمِلَ حُكْمُهُمْ وَ قَضَائِهِمْ فَيُتْرَكُ وَ يُؤْخَذُ بِالْآخَرِ .  
 قُلْتُ : فَإِنْ وَافَقَ حُكْمُهُمُ الْخَبَرَيْنِ جَمِيعًا .  
 قَالَ : إِذَا كَانَ ذَلِكَ فَارْجِعْ حَتَّى تَلْقَى إِمَامَكَ فَإِنَّ الْوُقُوفَ عِنْدَ الشُّبُهَاتِ خَيْرٌ مِنَ الْإِفْتِحَامِ  
 فِي الْهَلَكَةِ .

۱۰۔ میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے اپنے اصحاب میں سے ایسے دو شخصوں کے بارے میں پوچھا جو آپس  
 میں جھگڑا کرنے والے تھے۔ قرض میں یا میراث میں وہ اپنا مقدمہ لے گئے شیطان صفت بادشاہ یا غیر مادل قاضی کے  
 پاس آیا یہ جائز ہے ان کے لئے فرمایا۔ جو حکم بنائے گا ان کو حق یا باطل میں وہ مقدمہ لے جائے گا۔ ایک شیطان  
 صفت کے پاس اور جو وہ حکم دے گا وہ رشوت کے تحت ہوگا۔ اگرچہ مدعی کے لئے حق ثابت ہو کیونکہ وہ فیصلہ  
 شیطان سے لیا گیا ہے۔ حالانکہ اس سے کفر کرنے (بچنے) کا حکم دیا گیا ہے۔ خدا فرماتا ہے۔ وہ چلتے ہیں کہ اپنا  
 محاکمہ شیطان کی طرف سے جانتے ہیں۔ حالانکہ خدا نے ان کو حکم دیا ہے کہ وہ شیطان کے فریب میں نہ آئیں۔



فرمایا۔ ان دونوں نزاع کر نیوالے شیعوں کو چاہیے کہ وہ اپنا معاملہ لے جائیں تم میں سے اس شخص کی طرف جو ہماری حدیث روایت کرتا ہے اور ہمارے ملال و حرام کو جانتا ہے اور ہمارے احکام کو پہچانتا ہے ان کو چاہیے کہ ان کے فیصلہ پر راضی ہو جائیں اور اگر اس کو قبول نہ کیا تو، توہین کی حکم خدا کی اور ہماری تردید کی اور جس نے ہماری تردید کی اس نے اللہ کی تردید کی۔ وہ اللہ کے ساتھ شرک ہے۔

میں نے کہا۔ اگر دونوں میں سے ہر ایک، ایک ایک آدمی حکم انتخاب کرے ہمارے اصحاب میں سے اور وہ دونوں اس بات پر راضی ہو جائیں کہ ان دونوں کے حق کے بارے میں غور کریں گے۔ پھر مختلف ہو ان کا حکم اور آپ حضرات کے بارے میں بھی مختلف نہوں تو کیا کیا جائے۔ فرمایا ان میں سے اس کے حکم کو مانا جائے جو دونوں میں زیادہ عادل ہو اور زیادہ توفیق دیا ہوا ہو اور بیان حدیث میں زیادہ صادق ہو اور زیادہ تقویٰ و پرہیزگار ہو۔ اور دوسرے کے حکم کی طرف توجہ نہ کی جائے۔

میں نے کہا اگر وہ دونوں یکساں عادل ہوں اور ہمارے اصحاب ان دونوں کو پسند کرتے ہوں اور ان میں سے ایک کو دوسرے پر فضیلت نہ دی جاتی ہو تو کیا ہو۔ فرمایا یہ ہمارے شیعوں سے معلوم کیا جائے کہ کون سی حدیث ہماری ان میں زیادہ مانی جاتی ہے اسی پر عمل کیا جائے اور جو شاذ ہے اور تمہارے اصحاب میں زیادہ مشہور نہیں۔ اسے چھوڑ دیا جائے کیونکہ جس پر لوگوں کا اتفاق ہو اس میں شک نہ ہوگا اور امور شریعت تین قسم کے ہیں اول وہ کہ جن کی رشد و راستی صراحتہ قرآن و حدیث میں بیان کر دی گئی ہے ان پر عمل کیا جائے۔ دوسرے وہ امور جن کی گمراہی بیان کر دی گئی ہے ان سے اجتناب کیا جائے۔ تیسرے جو مشکل ہیں ان کی صراحت نہیں ان میں اللہ اور رسول کی طرف رجوع کی جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا کہ حلال بیان کر دیے گئے وہ واضح ہیں، حرام بیان کر دیے گئے وہ واضح ہیں، رہے ان کے درمیان شبہات، پس جس نے ان کو ترک کیا نجات پائی محرمات سے اور جس نے ان پر عمل کیا وہ مرتکب محرمات ہوا اور نادانی کی صورت میں وہ ہلاک ہوا۔

راوی نے کہا اگر آپ دونوں امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے دو حدیثیں مشہور ہوں اور ثقہ حضرات نے ان دونوں کی روایت بھی کی ہو تو کیا کیا جائے۔ فرمایا۔ دیکھا جائے گا کہ کونسی حدیث قرآن و سنت کے مطابق اور رائے عامہ کے خلاف ہے جو موافق کتاب و سنت ہوگی اس پر عمل کیا جائے گا۔ اس حدیث کو جو کتاب و سنت کے خلاف ہوگی اس رائے عامہ کے موافق۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اگر دقیقہ